THE YOUTH PARLIAMENT OF PAKISTAN

VERBATIM REPORT

Saturday, May 09, 2009
SESSION FOUR

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Calling Attention Notices
3. Resolutions
4. Motion

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margala Hotel, Islamabad, on 09th April, 2009 at nine thirty in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation of Holy Quran

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

ترجمہ :اے ایمان والو ایک قوم سے دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو فسق کے نام لینے ایمان لانے کے بعد بہت برے ہیں اور جو باز نہ آئیں سووہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو کیوں کہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سواس کو توتم ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ ا ے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

سورۃ الحجرات (آیت 11 تا 13)

Madam Deputy Speaker: جزاک اللہ۔

The first on the agenda today is the resolution by Mr. Ahmed Noor. At present he is not here we move to item No.2 on the agenda which is a resolution by Mr. M. Essam Rehmani, Zameer Malik and Mr. Abdullah Zaidi.

Mr. Essam Rehmani: I just like to point out that this is a motion, not a resolution.

"This House may discuss the impact and consequences of the strike on 12the May called in Karachi the economic hub of Pakistan. This House is also of the opinion that this strike may precipitate into ethnic clashes and racial profiling on the part of the political parties that have called the strike."

Honourable Speaker, another strike, another day of death and destruction. 12th May Karachi strike will quickly degenerate into violence. Vehicles and properties being damaged, paralyze public transport, tripled industry and other commercial activities. Exams postponed, educational institutions closed, daily wage earners affected the most, the people who earn on daily basis. Karachi Chamber of Commerce and Industry has estimated that one strike in the Karachi city comes in economic loss of over one billion rupees. The financial impact of such shut downs in the part of the city will be followed a chain reaction throughout the country. Other more damages will be cause during the strike. اگر ان لوگوں نے اپنی strike کو اتنا کامیاب کرنا تھا یا اپنے شہیدوں کو یاد کرنے کے لیے strike کی جا رہی تو مگر ان کے لیے قرآن خوانی کراتے ، نہ کہ strike call کرتے جس سے economic, property losses ہوتے ہیں it is about a time that we don't show power and nobody would have benefited out of this. These are some of the consequences and the impacts of the strike. جہاں تک ethnic clashes and racial profiling کی بات ہے تو ضمیر ملک صاحب could be more able to explain this part of motion. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر ملک: میڈم سپیکر! میں چاہوں گا کہ میں اپنی باری پر بات کروں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عبداللہ زیدی صاحب۔ ثفیان بجاڑ صاحب۔

جناب ثفیان بجاڑ: شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ میں ایصام صاحب سے agree کروں گا کہ کراچی کی ایک دن کی strikeسے بہت زیادہ financial damage ہوتی اور daily wagesپر لوگوں کی جو employment ہے وہ بہت affectہوتی ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ دو سال پہلے 12th May کو کراچی میں جو کچھ ہوا کہ ایک ایسی پارٹی MQM جو ابھی گورنمنٹ میں ہے، وہ ایک طرف تھی اور سارے پاکستان کی پارٹیاں دوسری طرف تھیں۔ وہاں جو killings ہوئیں، اس کے لیے definitely MQM responsible ہے اور اس کو strike callکرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اب لوگ کیا کریں کہ حکومت بھی MQM کی ہے اور strikeبھی اس نے دوسروں کے ساتھannounce کر دی ہے۔یہاں پر MQMکی condemnationکی ضرورت تھی کہ وہ ہی violence پھیلا رہے ہیں۔ وہ ہی violence کرتے ہیں، وہ ہی situation exploitکرتے ہیں اور جہاں تک دوسروں ANP جماعت اسلامی، پیپلز پارٹی کی بات ہے، وہ تو اب وہاں پر minority میں ہیں، ان کو تو gun point پر انہوں نے hostage بنا لیا ہے۔ اس hostage takeover کو روکنے کے لیے لوگوں کو protest کا rightدینا پڑے گا اور لوگوں کا حق ہے کہ جس دن چاہیں وہ protestکر سکتے ہیں۔ اگر کسی communityکے لوگ ان کی حمایت کرتے ہیں اور ایک دن کا اپنا financial lossبرداشت کرنے کو تیار ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے and they should be given a chance to protest. MQM کی جو گورنمنٹ میں ہے اس کو میں پھر condemnکروں گا اور میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں Election Commission کو recommendکرنا چاہیے کہ جو بندہ پندرہ سال سے پاکستان میں آیا ہی نہیں، جس نے دیکھا ہی نہیں کہ پندرہ سال سے پاکستان میں کیا ہو رہا ہے، he should not be allowed to take part in Pakistan’s politics. Thank you very.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Farrukh Jadoon.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Khalil Tahir.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Ahmed Javaid.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Dhanesh Kumar.

Madam Deputy Speaker: Let this list end and then we will you a chance to raise your points of order.

Honourable Fawad Zia.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Waqas Aslam Rana.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Honourable Niaz Mustafa.

جناب فرخ جدون: میڈم سپیکر! بہت شکریہ۔ ایم کیو ایم نے بارہ مئی کو جو کیا اور اس کے بعد ہمیں جو کرنا چاہیے تھا، وہ نہیں کیا گیا اس پر ایک شعر یاد آ رہا ہے

رسم الفت ہی اجازت نہیں دیتی ورنہ
ہم تمہیں ایسا بھولیں کہ سدا یاد کرو

اس ملک میں بہت بڑا مسئلہ ہے کہ جو بندہ شلوار قمیض پہن کر بات کرے، چاہے وہ ٹھیک بات بھی کر رہا ہو تو اس کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میں آج اس ایوان کو استعمال کرتے ہوئے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ جینز پہننے والے جو طالبان ہیں، ان کو بھی پکڑا جائے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

انہوں نے 12 May, 2007 کو اس ملک کے ساتھ جو کچھ کیا، انہیں بھی اس extremismکی سزا ملنی چاہیے اور ہمیں اس بارہ مئی کی ریلی کو منعقد کرنا چاہیے اور ان جینز پہننے والے طالبان کو وہاں روکنا چاہیے، چاہے وہ جتنی بھی تعداد میں ہوں۔ میں اس سلسلے میں بجاڑ صاحب کی بات سے اتفاق کروں گا کہ ہر بندے کو کسی بھی peaceful rally منعقد کرنے کا حق ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب خلیل طاہر: شکریہ میڈم سپیکر۔ بارہ مئی پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ اس دن Chief Justice of Pakistan کو Airportپر چند دہشت گردوں نے محصور کر دیا۔ انہوں نے وہ جو وکلاء اور عدلیہ کی تحریک تھی، اس کو کچلنے کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا۔ میرے دوستوں بات کی کہ کراچی میں پاکستان کی economyبہت متاثر ہوتی ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ دو دن پہلے یہاں پر ایک resolution move ہوئی تھی جس میں سب نے MQB کے کردار پر تنقید کی تھی کہ کراچی کے امن و امن کو تباہ کرنے کی ذمہ دارMQMہے۔ اس دن بھی پوری پاکستان کی سیاسی جماعتیں ایک طرف تھیں، ایم کیوایم نے دہشت پھیلائی، لوگوں میں خوف پیدا کیا۔ پہلے ہم نے ان پر تنقید کی تھی کہ وہ کراچی کے امن و امن تباہ کرنے کی ذمہ دار ہے اور آج آپ کہتے ہیں strikeنہیں ہونی چاہیے، ہڑتال ہوگی، آپ ان کو برا بھلا کہیں گے، انہیں احساس ہو گا کہ ہماری غلطی ہے۔ اگر آپ اتنا بڑا سانحہ بھول جاتے ہیں تو یہ دوبارہ ایسا کام کریں گے۔ جو لوگ غلط کام کرتے ہیں ان کو بتانے کے لیے ہم ایک دن، ایک دن کی اکانومی قربان کر سکتے ہیں۔ ان کا جو برا کام ہے ہمیں اس کی مذمت کرنے چاہیے اور یہ strikeہر صورت ہونی چاہیے تاکہ ان کو پتا چلے کہ ہماری غلطی تھی۔ یہ نہ صرف کراچی بلکہ پورے پاکستان میں ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب احمد جاوید: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میرا خیال ہے strike calls کی بات ہو رہی ہے تو اس سے آپ محض اپنی economic activity stopکررہے ہیں اور دوبارہ ایک ایسا ماحول createہونے کا chance ہے کہ جس سے دوبارہ ویسا ہی violenceہو جو دو سال پہلے بارہ مئی کو ہوئی۔ میرا خیال ہے اس سے زیادہ effectiveیہ چیز ہو گی کہ گورنمنٹ یا ان parties کے levelپر میرا خیال ہے کہ ان parties کو recognize کرنا چاہیے کہ اگر یہ اس اپنے شہید ہونے والوں کو یاد کرنا چاہتے ہیں تو ان کے پسماندگان کی فلاح کے لیے پارٹی فنڈ قائم کریں، کوئی ان مدد کریں، ان کے رشتہ داروں کو rehabilitate کرنے کی کوشش کریں اور national level پر ان parties کے representatives کے بیچ میں صلح کے لیے کوششیں ہونی چاہییں۔Strike callمحض economic activityتباہ کرنے کا بہانہ ہے، ملک میں دوبارہ violence promoteکرنے کا بہانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو ہم strongest possible words میں condemnکرتے ہیں ۔

جناب دھنیش کمار: شکریہ میڈم سپیکر۔ اختلافی رائے رکھنا جمہوریت کی خوبصورتی ہے ۔ Freedom of expression of views ہر کسی کا حق ہے۔ بارہ مئی جو MQM کے خلاف بہت بڑی سازش تھی، جب بھی آپ enquiry کرتے ہیں تو ایک simple چیز دیکھی جاتی ہے کہ who was the last beneficiary of this event. آپ سب کو یاد ہو گا کہ بارہ مئی سے پہلے MQM was just ready to be extended in all over the country. پنجاب، بلوچستان، سرحد میں ان کے offices set ہو چکے تھے۔ It was a conspiracy جو بارہ مئی کو MQMکے خلاف کی گئی، اس کے officesبند کروائے گئے and it was a looser of the 12th May.اس میں کسی ایک پارٹی کے نہیں، سب پارٹیوں کے کارکن اور عام شہری شہید ہوئے ہیں۔ اس کی judicial enquiry کے لیے MQMنے بھی demandکی ہے۔ ساری پارٹیوں کو مل کر enquiryکروانی چاہیے، ہمارے ہاں آزاد عدلیہ ہے، تنقید کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ آزاد عدلیہ ہے، کیس داخل کریں، سب لوگ مل کر اس کی enquiryکروائیں۔ اس میں جو بھی مجرم ثابت ہوگا وہ سزا کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ strike کی بات کی کہ MQMنے اعلان کیا ہے، میرے بھائی میں سب کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ MQM was not the first to call the strike. Last year, ANPنے strikeکا اعلان نہیں کیا تھا، پچھلے سال بارہ مئی آرام سے گزر گیا۔ANP کو last year کیوں یاد نہیں آیا۔ اس کے علاوہ MQM نے بارہ مئی کی strikeکو supportکیا ہے not announced by the MQM اس نے ANP کو supportکیا ہے اور یہ بات record کہی ہے کہ اگر ANPاس strikeکو واپس لے لے تو we are fist to call it end. یہ صرف supportکی گئی ہے to stop the ANP to take the political advantage.

اس کے علاوہ اس بات پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ کراچی میں امن ہونا چاہیے، یہ بہت resolutionہے۔ I appreciate the mover of this resolution. کراچی کو mini Pakistanکہا جاتا ہے، یہ سب پاکستانیوں کا شہر ہے، کسی ایک گروپ کا نہیں ہے۔ اس شہر میں اگر ایک دن کی strikeہو تو پاکستان کے لے بہت بڑا نقصان ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ممبران یوتھ پارلیمنٹ گھر سے سوچ کر آتے ہیں کہ ہمیں کس کی مخالفت کرنی ہے۔ They are not talking on issue based. دو دن پہلے کہا گیا تھا کہ الطاف حسین بھائی نے انڈیا میں جا کر یہ بیان دیا ہے کہ پاکستان غلط بنا تھا۔ طالبان کے خلاف آرمی نے جو اپریشن کیا ہے، جس کو تمام پارٹیوں کی بھر پور support حاصل ہے۔ جس میں MQM, ANP, مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق)، پیپلز پارٹی شامل ہیں۔ اس نے record پر TVکہا تھا کہ میں پاکستان بچانے کے لیے سوات میں ایک لاکھ کارکن بھیجنے کے لیے تیار ہوں ۔ اب یہاں پر کوئی اس کو appreciateکرنے کے لیے تیار ہے؟ کوئی گھر سے یہ سوچ کر نہ آئے کہ مجھے کس کی مخالفت کرنی ہے۔ آپ کی دشمن پارٹی کیوں نہ ہو، اگر issueپر پاکستان کی supportکرنی ہے then you will have to support that. This is issue politics. آپ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ بھارت ہمیشہ ہمارے خلاف پراپیگنڈا کرتا آیا ہے۔ الطاف حسین نے کب پاکستان کی بات نہیں کی؟ آپ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ بھارت کا میڈیا پاکستان میں انتشار پھیلانے کے لیےپراپیگنڈا کر سکتا ہے۔ میری سب بھائیوں سے گزارش ہےکہ we are all Pakistaniہم تو کہتے ہیں کہ بلوچستان، سرحد میں بھی بھارت اور امریکا ہے۔ بنگلہ دیش کو بھی ہم نے بھارت اور امریکا کا الزام لگا کر الگ کروایا۔ میرے بھائیو! یہ 71 ٹائم ہے، میں آج بتا دیتا ہوں position is of the 1971.اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں باہر کے ممالک اس میں involveہیں لیکن ہمارے local peopleان کو inviteکرتے ہیں۔ ہم اس ناانصافی کو ختم کریں، اپنی جو غلطیاں ہیں، ان کو دیکھیں، انصاف لائیں اور پاکستان کی جو چار اکائیاں ہیں، ان کو مضبوط کریں۔ جس طرح کل احسن اقبال صاحب نے کہا تھا کہ آپ ایک دس یا سو منزلہ عمارت بناتے ہیں تو اگر اس کی بنیاد کمزور ہو گی تو اوپر کی عمارت گر جائے گی تو اس لیے ہمیں صوبوں کو strongکرنے کی ضرورت ہے، اس سے ہی پاکستان بچے گا۔ یہی حل ہے کہ 1940کی قرارداد کے تحت 23مارچ کو ہم آج بھی چھٹی مناتے ہیں لیکن آج ہم اس پر عمل کرتے ہیں؟ نہیں کرتے۔ 1940کی جو قرارداد ہے، اس کے تحت ہم نے صوبائی خود مختاری نہیں دی۔ اس لیے پاکستان کو بچانے کا یہی واحد حل ہے۔ خدارا! پاکستان کو بچائیں اور issue based politicsکریں اور گھر سے سوچ کر نہ آئیں کہ کس کے خلاف بولنا ہے۔

(مداخلت)

جناب فواد ضیاء: شکریہ میڈم۔ پہلے تو میں اس امر کی تائید کرنا چاہوں گا کہ ہر پارٹی کو اپنے موقف کی حمایت میں peaceful strikeکرنے کا حق ہے۔ دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو staticsلیے گئے ہیں کہ تقریباً ایک دن خالی کراچی کا سائیٹ ایریا بند ہوتو تقریباً دو بلین روپے یومیہ کا نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ ماضی میں حکومت کی طرف سے بھی جب کچھ فیصلے postponeکیے گئے تو ان کی وجہ سے

بڑی strikesہوئیں جس میں حکومت کے جو عام شہری کے ٹیکسوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک دن میں تیرہ بلین روپے لگائے پھر بعد میں سول سوسائٹی کی جو movement تھی اس کے موقف کو تسلیم بھی کیا گیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بالکل ان کو حق ہونا چاہیے۔ جیسا کہ میرے colleagueڈھنیش بھائی نے بتایا کہ پہلے جو strike ANP نے callکی تھی، اب ہم یہ کہیں کہ اس کی حمایت یا retaliationمیں MQMنے بھی اس کا ساتھ دیا لیکن اس بات کا جو negativeعنصر اس طرح portray ہوتا ہے کہ MQMنے مذاکرت میں ANPکو یہ کہا کہ اگر آپ strikeنہیں کریں گے تو ہم بھی نہیں کریں گے۔ اگر ایک فریق غلط ہے تو دوسرا بھی اس کے ساتھ retaliationوالی politicsکر رہا ہے۔ .Thank you madam Speaker

جناب وقاص اسلم رانا: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کراچی میں strikeکرنے سے بہت زیادہ economic loss ہو گا لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا جو واقعہ ہوا جو پورے ملک نے دیکھا، کراچی کے لوگوں نے experienceکیا، ابھی تک اس کی judicial enquiry کیوں نہیں ہوئی؟ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کی وفاق میں اور سندھ میں حکومت ہے تو میرے خیال میں یہ تھوڑی valid demand ہے کہ اتنے بڑے incidentکی judicial enquiry ہو۔ میری کسی ساتھی نے کہ کہا کہ آپ کیس دائر کریں، عدلیہ آزاد ہے لیکن میرے خیال میں یہ حکومت کی responsibilityہے کہ national levelکا ایک ایسا incident جس میں پوری دنیا میں پاکستان بدنام ہوا، اتنے بے گناہ پاکستانی اس میں شہید ہوئے تو یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ اس کی انکوائری ہو۔ Ascertainکیا جائے کہ اس میں کون involveتھا، یہ کیوں اور کیسے ہوا۔ یہ strike ANPیا جس نے بھی callہو، یہ strike callکرنا بالکل justifiedہےbecause اگر دو سال کے بعد بھی عام پاکستان کو یہ پتا نہیں کہ یہ کیوں ہوا، کیسے ہوا تو یہ ان کی حق ہے کہ وہ of course peacefully demonstrateکریں کہ حکومت ابھی تک اس پر کیوں کچھ نہیں کیا۔ دیگر examples بھی ہیں، بے نظیر کی assassination کی ابھی تک FIRہی رجسٹر نہیں ہوئی۔ ہم UNکے پاس تو گئے ہیں لیکن اس قتل کی ابھی تک FIRہی درج نہیں ہوئی تو جبnational and government levelپر اس طرح کے eventsہو ں گے تو عام population, political parties میں یہ feelingہو گی کہ گورنمنٹ انصاف مہیا کرنے میں sincereنہیں ہے اور بارہ مئی کا incident اتنا volatile ہے، اس میں اتنے ethnic issues involvedہیں، اس کی تو اگلے دن ہی enquiry کروانی چاہیے تھی۔ اب نئی diplomatic government آنے بعد بھی اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تو یہ ان پارٹیوں کا جو involvedتھیں، جنہوں نے strike call ہے، ان کابالکل expected and justified response ہے۔جب تک اس کی judicial enquiryنہیں ہو گی، اس طرح کی چیزیں settleنہیں ہوں گی۔ شکریہ۔

جناب نیاز مصطفےٰ: شکریہ جناب سپیکر۔ Houseکے تمام ممبران جانتے ہیں کہ جب بھی strikeہوتی ہے، وہ حکومت، کسی گروپ یا جو طاقتور ہو، اس کے خلاف ہوتی ہے۔ اس وقت جو government ruleکر رہی ہے، اس وقت بھی governmentمیں تھی۔ اس نے ہی ظلم ڈھائے، آج پھر حکومت میں موجود ہے۔ ایک سیاسی پارٹی نے strikeکا سوچا تو گورنمنٹ اس میں شامل ہو گئی تاکہ اس کی جو اصل روح ہے، اس کو ختم کیا جا سکے۔اب بنیادی طور پر strikeکا مقصد failہو چکا ہے، اب ہو نہ ہو۔ Strikeاب نہ ہو تو بہتر ہے کیونکہ غریبوں کو جو مسائل درپیش ہوں گے، وہ تو اس سے ختم ہوں لیکن یہ بات تو درست ہے کہ جب پچھلی دفعہ یہ incidentہوا، میں چیف جسٹس کے گرد و نواح میں جو قیامت برپا ہوئی تھی، وہ TV channels پر دیکھ رہا تھا، آج بھی وہ مناظر آج بھی میری نظر میں دوڑ رہے ہیں کہ کس طرح MQM کے جھنڈے اٹھائے ہوئے MQMکے لونڈے اپنے ہاتھوں میں کلاشنکوفیں اٹھائے ہوئے پورے شہر میں دندناتے پھرتے تھے اور اس طرح سے غریب،معصوم اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا جا رہا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ جو بھی اس کے خلاف بولے گا، ہم اس کی گردن دبوچ لیں گے۔ سوال رہا قائدانہ صلاحیتوں کا تو یہاں ایک رکن نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ قائد جو بھائی لوگ ہیں ، ہمارے ملک سےبڑے مخلص ہیں، ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس ملک میں آئیں اور اپنے اخلاص کی یہاں تشہیر کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

رہا سوال ان کی اس offer کا ایک لاکھ لونڈے جو ہمارے پاس دہشت گرد موجود ہیں جو ہم وہاں بھیجنا چاہتے ہیں، ہم اس کو welcome کرتے ہیں ، جلدی بھیجیں، ہماری فوج کا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ جو لونڈے ہیں وہاں مارے جائیں اور یہاں پاکستان کے شہری آرام کی زندگی گزار سکیں۔ یہاں بھائی لوگوں سے جان کی امان پانا ضروری ہے تو میں ایک شعر پر ختم کروں گا؛

زندگی اتنی بھی غنیمت نہیں جس کے لیے

میں اہل کم ظرف کی ہر بات گوارا کر لوں

Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Honourable Rafiq Wasan.

جناب رفیق وسان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے دوستوں نے چونکہ کافی باتیں کر لی ہیں لیکن میں کچھ باتیں addکرنا چاہوں گا۔ جس طرح بلیو پارٹی سے میرے دوست نے کہا کہ الطاف صاحب یا MQM پاکستان سے بڑی مخلص ہے اور انہوں نے اپنے ایک لاکھ کارکن سوات بھیجنے کا اعلان کیا ہے، MQMکی dual approachسمجھ میں نہیں آتی کہ جب ملک میں judiciary restorationپر بات ہو رہی تھی تو اس وقت MQMکا clear stanceکہاں تھا اور اب جب طالبنائزیشن کو کراچی اور سندھ کے perspective میں exploit کیا جا رہا ہے تو purely linguistic perspectiveمیں دیکھا جا سکتا ہے کہ MQM اس issueکو کیوں کراچی اور سندھ کے حوالے سے ہوا دے رہی ہے۔ جیساکہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ MQM, ownership and resourcesکے issueپر اپنی politicsکر رہی ہے اور کراچی میں talibnizationکا کوئی issueنہیں ہے اور انہوں نے جو بارہ مئی کی strikeکی callدی ہے، یہ بات بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیوں، کس وجہ سے اور کس کے لیے جب کہ وہ گورنمنٹ کا حصہ ہیں، انہوں نے یہ call کیوں دی ہے۔یہ ethnic clashes reinforceکرنے والی بات ہے کیونکہ پاکستان کی political historyمیں سندھ ہی وہ صوبہ ہے جہاں پر ethnic clashesکو وہاں کے لوگوں نہ بہت بھگتا ہے۔الطاف بھائی، MQMکو چاہیے کہ اگر وہ پاکستان، سندھ کے ساتھ مخلص ہیں، جو وہ ہر بار feudalism کی سیاست کرتے رہے ہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ اس stance سے گریز کریں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Muhammad Hamid.

جناب محمد حامد: شکریہ میڈم سپیکر۔ یوتھ پارلیمنٹ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ میں بھی ایک پارٹی openکرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس کا انشاء اللہ مارچ میں telephonicافتتاح ہو گا کیونکہ اگر سات سمندر پار سے ہو سکتا ہے، ایک پارٹی کنٹرول ہو سکتی ہے اور ایک لاکھ کارکن کسی ایسی جگہ جہاں نہ کارکن نہ خود لیڈر گئے ہیں، وہ کس طرح یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کسی جگہ ایک لاکھ کارکن بھیج کو وہ ان کی problems solveکر سکتے ہیں۔ جناب !ہڑتال تو ہو گی، ڈنیش کمار صاحب کہتے ہیں کہ گھر سے سوچ کر نہ آئیں، جب میں گھر جاتا ہوں تو میرے کزن، ان کے دوست جن کو بارہ مئی کو اور پچھلے دنوں پینتیس لوگوں کو شہید کیا گیا تو کیا میں گھر سے سوچ کر نہیں آوں گا کہ میں نے MQMبلکہ قاتلوں کی مخالفت کرنی ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا! میں ایک نظریاتی انسان ہوں اور یہاں پر اپنے نظریات کے مطابق بولتا ہوں، میں گھر سے سوچ کر آتا ہوں۔ جب میں بقول ان کے ٹی وی پر دیکھتا ہوں کہ انہوں نے جو ایک لاکھ کارکن سوات بھیجنے تھے، وہ انہوں نے بارہ مئی کو کراچی میں deployکیے، اس کے بعد انہوں نے مسیح کالونی میں deployکیے۔ اس لیے جب میں بولوں گا تو اپنے گھر سے ایک نظریہ بنا آوں گا، لوگوں کی باتیں سن کر اپنا نظریہ mouldنہیں کرتا۔ ہڑتال کے بارے میں بہت سے لوگوں نے بات کی کہ اس سے economic activity disturbہوتی ہے۔ جناب والا! ہڑتال سے صرف ایک دن کی activity disturbہوتی ہے لیکن اگر آپ broader contextمیں دیکھیں کہ بارہ مئی اور اس جیسے واقعات سے پورے کراچی کی دو سال سے economic activity disturbہوئی ہے، اس کا جواب کون دے گا۔ بھگت سنگھ نے کہا تھا کہ اونچا سننے والوں سنانا پڑتا ہے۔ جناب والا! Judicial enquiry, legal proceedingہوتی تو تب تو پٹھان بھائی اور ANPوالے ہڑتال کرنے میں غلط ہوتے لیکن آج تک کوئی انکوائری نہیں ہوئی بلکہ جو لوگ مرے ہیں اور پٹھانوں کا media trialہو رہا ہے کیونکہ میڈیا پر MQM اور الطاف بھائی کا holdہے ان کے خلاف میڈیا کچھ نہیں بولتا۔ اگر عمران خان کچھ بولتا ہے تو وہاں پر سائرن بج جاتا ہے یا حامد میر صاحب breakلے لیتے ہیں۔ ان چیزوں کو avoidکرنے کے لیے ہڑتال ہو گی، ہوگی اور ہو گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zameer Malik.

جناب ضمیر ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بارہ مئی کے شہداء کو ایک شعر سے خراج تحسین پیش کروں گا؛

کوئی دم کی رات ہے، کوئی پل کی بات ہے
نہ رہے گا کوئی قاتل، نہ رہیں گی قتل گاہیں
میں زمیں کا آدمی ہوں، مجھے کام ہے زمیں سے
یہ لندن والے مجھے چاہیں یا نہ چاہیں
(ڈیسک بجائے گئے)

جناب! بات یہ کہ خلیل طاہر صاحب نے کہا کہ strikeہونی چاہیے اور ہمیں ایک دن کی قربانی دے دینی چاہیے۔ جناب! 1978میں جب APMSOبنی اس دن سے 1980 میں APMSO مہاجر قومی موومنٹ میں تبدیل ہوئی، اس دن سے آج تک روز قربانیاں دے رہے ہیں، روز کوئی چوہدری شاہد، کوئی نجیب احمد مارا جاتا ہے۔ آپ ایک دن کی قربانی کی بات کرتے ہیں، ہم دے دیں گے لیکن اس سے MQMکو کیا فرق پڑے گا۔ اس کا کوئی بندہ نہ مزدور ہے، نہ کسان ہے، نہ ہاری ہے، نہ وکیل ہے، نہ طالبعلم ہے۔ فرق تو جناب! ہمیں یا civil societyکو پڑے گا۔ پھر میرے بھائی ڈھنیش کمار نے بات کی کہ freedom of expressionہونی چاہیے، ہم نے کب روکا؟ جناب الطاف حسین صاحب ایک، ایک گھنٹہ ARY, GEO TVپر live press conferenceکرتے ہیں، ہم نے تو کبھی نہیں کہا کہ کیوں کرتے ہیں ، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا حق ہے۔ اگر ہم ان کو روکتے تو پھر آپ کہتے کہ ہم آزادی رائے پر قدغن لگا رہے ہیں۔ پھر آپ beneficiary of enquiry کہتے ہیں، کون beneficiaryتھا؟ آپ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ نقصان MQMکو پہنچا، جو پینتالیس لوگ مارے گئے، جن ما ؤں کےبچے، جن بہنوں کے بھائی، جن خواتین کے شوہر مارے گئے، آپ کو وہ نقصان نظر نہیں آ رہا کہ آپ کہتے ہیں MQMکو نقصان پہنچا، MQMپورے پاکستان میں پھیل رہی تھی۔ اگر MQMپورے پاکستان میں پھیل رہی ہے تو وکیلوں کے Karachi Bar Councilکے الیکشن میں MQMکبھی نہیں جیتی، طلباء کے الیکشن ہوتے ہیں، کبھی نہیں جیتی، کسانوں، وکلاء میں ان کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم غریب لوگ ہیں، ہمارا تعلق متوسط طبقے سے ہے، مجھے بتائیں کہ کراچی میں ایک ادارے کے علاوہ کہاں آپ نے الیکشن یا ریفرنڈم جیتا ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم آپ کو supportکرتے ہیں کہ آؤ سیاست کرو، منافقت نہ کرو۔ ہمارا MQMسے کوئی clashنہیں ہے اور آنے والی بارہ مئی کی ہڑتال کے ہم کیوں خلاف ہیں کیونکہ ایک طرف مہاجر مارا گیا، دوسری طرف پٹھان مارا گیا اور جب MQMکے علاقوں میں پٹھان یا ان کے علاقے مہاجر دکانیں بند کرائیں گے تو اس سے بہت بڑا clashہو سکتا ہے۔

ڈھنیش کمار بھائی نے کہا کہ judicial enquiryہونی چاہیے تو میں آپ کو وہ دن یاد کراتا ہوں جب بارہ مئی کی enquiryہو چکی تھی اور فیصلہ سنایا جانے والا تھا تو MQMکے کارکنوں نے Sindh High Court کا گھیراؤ کر لیا تھا اور کہا کہ ہم اپنے کاغذات جمع کرانے آئے ہیں تو پھر گھیراؤ کیوں کیا تھا کیونکہ جسٹس سمرمد عثمانی فیصلہ کر چکے تھے اور ایجنسیوں نے منع کر دیا تھا کہ فیصلہ نہ سنائیں۔ وہ فیصلہ MQMکے خلاف آ رہا تھا۔ آپ نے issue based politicsکی بات کی۔ بالکل issue based politicsہونی چاہیے، issueکی بات کریں۔ Issueکیا ہے؟ Issueیہ ہے کہ کراچی میں پٹھانوں کی دکانیں بند کرائی جا رہی ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ یہ طالبان ہیں، جو پٹھان ہے، وہ طالبان ہے۔ پھر ڈھنیش کمار بھائی کا سندھ سے تعلق ہے، انہوں نے کہا کہ الطاف حسین بھائی نے کہا ہے کہ میں فاٹا میں ایک لاکھ کارکن فاٹا میں بھیجوں گا۔ میں الطاف حسین کو اس میڈیا کے توسط سے کہتا ہوں کہ جناب فاٹا میں کارکن نہ بھیجیں۔ اگر بھیجنے ہیں تو عراق، فلسطین اور افغانستان میں بھیجو جہاں مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا۔ فاٹا میں اللہ کا کرم ہے پاکستان کی فوج نے اگر 1992 سے 1996تک تمہارے دہشت گردوں کا صفایا کیا تو فاٹا میں بھی ان دہشت گردوں کا صفایا ہو گا کیونکہ ہمیں پاکستان فوج کے ہر جوان اور آفیسر پر یقین ہے کہ وہ فاٹا سے دہشت گردوں کا خاتمہ کر کے چھوڑے گی۔ اگر آپ نے ایک لاکھ کارکن بھیجنے ہیں تو وہاں بھیجو جہاں آپ کا boss امریکا، اسرائیل اور انڈیا مسلمانوں کا قتل و غارت کر رہا ہے۔ آخر میں پھر یہ کہوں گا کہ خدا کے واسطہ ہے ہم MQMکو ہی نہیں ANPکو بھی کہہ رہے ہیں، تمام جماعتوں کو کہہ رہے ہیں کہ بارہ مئی کو کچھ بھی ہو سکتا ہے، کراچی میں اسلحہ پہنچ چکا ہے اس لیے MQMاور ANP دونوں بیٹھیں اور میں چاہوں گا کہ ہم یہاں ایک resolution passکریں کیونکہ وہ تاریخ کے شہید تھے، انہوں نے اپنے interestکے لیے جانیں نہیں دیں اور میں آپ کو یاد دلاتا ہوں جب گیارہ بج کر پچپن منٹ پر پہلی گولی چلی تو وہ لوگ بھاگ کر اپنے گھروں کو جا سکتے تھے لیکن کوئی کسی ٹرک کے نیچے اور کوئی کسی سڑک کے کنارے چھپا کھڑا تھا اور پانچ بج کر تیس منٹ پر

جب DSPالطاف حسین راجہ جن کو اب نہ جانے کہاں غائب کر دیا گیا ہے، وہ آئے اور انہوں نے لوگوں کو گرفتار کیا، اس وقت تک وہ لوگ گھر جا سکتے تھے لیکن چھ، سات گھنٹے تک وہ اس لیے کھڑے رہے کہ ان کی خواہش تھی کہ ہم کسی طرح ائرپورٹ تک پہنچ کر چیف جسٹس کا استقبال کریں۔ لہذا وہ جو مارے گئے ہیں ان کی یاد میں یہ دن قومی دن کے طور پر منایا جائے اور یہاں ایک resolution passکیا جائے کہ اس دن پاکستان کا جھنڈا سرنگوں رہے گا۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Waqas Aslam Rana: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی وقاص صاحب۔

جناب وقاص اسلم رانا: میڈم ڈپٹی سپیکر! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ نسلی سیاست غلط ہے اور ہم اکثر نسلی سیاست کا پرچار کرنے والی پارٹیوں کو criticizeکرتے ہوئے خود ایسی باتیں کر جاتے ہیں جن میں ethnic bias نظر آتا ہے۔ میرے خیال میں یہ اسی sentimentکو ہوا دیتا ہے جس کو اس طرح کی پارٹیاں cash inکرتی ہیں، چاہے وہ MQMہو یا کوئی اور جماعت ہو جو کہ sectarianism or ethnic basisپر ووٹ حاصل کرتی ہے۔ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب کو realizeکرنا چاہیے کہ وہ شخص جو پاکستان میں بیٹھ کر نسل کی سیاست کرے گا ہو پاکستان کا اور ہمارا دشمن ہے اور اس کو ہرانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اتنی harmony and confidenceلائیں کہ کسی نسل کے انسان کو پاکستان میں یہ feelنہ ہو کہ وہ یہاں پر second, third or fourth class citizenہے۔ اس طرح کی organizations صرف reactionپر cash in کرتی ہیں کیونکہ جب ان پر creak downکیا جاتا ہے تو یہ اس کو نسلی رنگ دیتی ہے اور جب بھی ان کے خلاف کوئی بات کی جاتی ہے تو اس کو بھی یہ نسلی رنگ دیتی ہیں اور اس سے یہ مسئلہ اور طول پکڑتا ہے۔ اگر یہ actively anti state activitiesمیںinvolvedنہیں ہیں تو ان کو برداشت کریں۔ آہستہ، آہستہ وہ ساری وجوہات جن کی وجہ سے ایک خاص ethnic groupکے لوگ ان کو supportکرتے ہیں، ان کا ازالہ کریں۔ چاہے وہ غربت ہو، تعلیم کی کمی یا شہر کے اندر certain locationsپر civic amenities کی کمی ہو، جب آپ ان سب چیزوں کو caterکرنا شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی شہر میں بجلی، پانی، گیس اور لوگوں کے پاس روزگار موجود ہوتو کسی کو بھی بندوق اٹھا کر کسی دکان پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ بات یہ ہے کہ نسلی، مذہبی سیاست sectarianism ان سب کی roots poverty and inequalityپر basedہیں۔ جب بھی ہم ان پر یا اس طرح کی پارٹی پر تنقید کریں تو ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہم خود ان کے بچھائے ہوئے جال، ان کے planکا حصہ نہ بن جائیں اور ہم تنقید میں اتنا آگے نہ چلے جائی کہ ایک خاص گروپ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ ---- feelکریں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. There are people who raised points of order before. Ahmed Gul Sahib, you will be the one and there will two or three people from the Green party. You have the time to speak now.

جناب احمد نور: میڈم سپیکر! جو ایک لاکھ کارکنوں کو بھیجنے کی بات کی گئی ہے میرا point of orderاس سلسلے میں ہے۔ میڈم سپیکر! ہم لوگ وہاں پر ان privateلشکروں سے پہلے ہی بہت تنگ ہیں، ان سے کہا جائے کہ وہ اپنے کارکن وہاں نہ بھیجیں کیونکہ اس سے حالات بہتر ہونے کی بجائے خراب ہو سکتے ہیں۔ Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Thank you. Anybody from the Green party?

(pause)

Madam Deputy Speaker: Anybody else from the Blue party wants to speak on this topic.

جناب فرخ جدون: میڈم! میں ایک بات کرنا چاہوں گا، جس طرح وقار بھائی نے بات کی، یہاں بارہ مئی کو جو کچھ بھی ہوا، بجائے اس بات کے کہ ہم کسی ایک پارٹی کو رگڑنا یا ان کے خلاف تنقید کرنا شروع کر دیں، کسی ایک کو اچھا ثابت کرنا شروع کر دیں، ہمیں اس بات پر بحث کرنی چاہیے کہ ان مسائل کو کس طرح حل کریں گے۔ یہاں پر ہمیں solution based politicsکرنی چاہیے اور ہمیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے کہ وہ MQM, PSF or PPSFیا جمیعت کا ہے، ہمیں یہاں پر issue discussکرنے چاہییں۔ میں سیکرٹریٹ سے بھی گزارش کروں گا کہ خدارا! اس طرح کے issuesکو سامنے نہ لائیں بلکہ ایسے issues کو سامنے لائیں جو اس قوم کو جوڑیں۔ اس کی بجائے قوم کو توڑنے والی باتیں ہو رہی ہیں کہ ایم کیوایم نے فلاں بات کی تھی، اب کر دی ہے تو اس کو معاف کیا جائے، اپنا دل بڑا کریں اور ان کو accommodateکریں۔ دنیا کے لیڈروں کو دیکھیں، لوگوں نے accommodateکیا ہے۔ آپ مارٹن لوتھر کنگ، جارج واشنگٹن، ابراھام لنکن کو دیکھیں، لوگوں نے accommodateکیا ہے evenنپولین جیسے ڈکٹیٹر نے لوگوں کو accommodateکیا ہے۔ آپ لوگوں کو accommodateکریں، ان کو ساتھ لے کر چلیں اور یہاں پر solution based politicsکریں، یہ کہیں کہ اس مسئلے کا حل یہ ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب ضمیر ملک: میڈم سپیکر! اس کا solutionیہ ہے کہ یہاں پر ایک resolution passکیا جائے کہ بارہ مئی کو عام تعطیل کر دی جائے اور پاکستان کا جھنڈا سرنگوں ہو۔ میرے بھائی نے کہا کہ ان سے negotiateکریں تو ٹھیک ہے پھر فلسطین والوں کو اسرائیل مار رہا ہے، اس کے ساتھ ہاتھ ملا لو، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ امریکا کے ساتھ بھی ہاتھ ملا لو اور اپنے لوگ مرواتے رہو۔تیس سال سے تو negotiateکر رہے ہیں اور اگر اب بھی یہ لب نہ کھلے، میں جانتا ہوں کہ فرخ صاحب کے شاید کسی رشتہ دار کے ساتھ کراچی شہر میں ایسا سلوک ہوا ہو لیکن ہم نے اس شہر میں اپنے رشتہ داروں کے جنازے اٹھا، اٹھا کر تنگ آ چکے ہیں۔ اب یا تو ہمارا جنازہ اٹھے جائے تا کہ یہ روز روز کی کہانی ختم ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب نیاز مصطفٰے: میڈم! جدون صاحب نے بڑا اچھا اخلاقی لیکچر دیا، میں اس سے بڑا متاثر ہوا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر ڈاکہ پڑتا ہے تو اس کو کسی نہ کسی کے پاس انصاف کے لیے جانا ہوتا ہے، اس کے خلاف آواز اٹھانی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی کہے کہ اب تو ہو گیا ہے، خیر ہے۔ ایسی بات نہیں ہے بلکہ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں اکٹھے بیٹھ کر solutionکے حوالے سے بات کرنی چاہیے، انہیں بھی بلانا چاہیے کہ آپ نے یہ کیا، آپ کا یہ قصور بنتا ہے جس کی آپ کو سزا ملے گی اور یہ commitmentکریں کہ آئندہ آپ اس قسم کی نازیبا حرکتیں نہیں کریں گے۔لہٰذا صرف اخلاقی لیکچر سے کسی کو impressکرنے پر ہم اتفاق نہیں کرتے۔

جناب فرخ جدون: سب سے پہلے تو میں ضمیر صاحب کی بات کا جواب دوں گا۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی سے آپ کو خون کا رشتہ ہو تب ہی آپ کو دکھ پہنچتا ہے۔ مجھے تو اس قوم کے ہر بچے، ہر بوڑھے کا دکھ پہنچتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میرے بھائی، بہنیں میرے اپنے صوبے میں مر رہے ہیں۔ سوات میں میرے کتنے دوست شہید ہو چکے ہیں۔ نیاز مصطفٰے بھائی نے بہت اچھی بات کی۔ مجھے ایک شعر یاد آیا ہے۔

میں نا امیدی کا قائل تو نہیں ہوں لیکن
میں نے برسات میں جلتے ہوئے گھر دیکھے ہیں

ہمارے ساتھ ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہم تاریخ نہیں پڑھتے، آپ مغرب کی تاریخ پڑھ لیں، جب بھی وہ ٹوٹنے پر آتے ہیں تو جو حالات ہمارے ہاں ہیں، وہاں بھی وہی حالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کو blameکرنا شروع کر دیتے ہیں کہ you are the culprit. At leastکوئی تو ہو جو اپنی غلطی مانے اور سب کو ساتھ لے کر چلے۔ ایک leadershipسامنے آئے، سب کو accommodateکرنے والے لوگ سامنے آئیں۔ یہاں پر blame game startکرنے کی بجائے تمام چیزوں کے solutions discussہونے چاہییں۔ جو کچھ بارہ مئی کو ہو گیا تھا، اب اس کو چھوڑ دیں، اس کو آپ کس طرح حل کریں گے۔ ہم یہاں پر ساٹھ بندے بیٹھے ہیں ، ہم discussکرتے ہیں کہ اس

مسئلے کو کس طرح حل کریں گے اور سیکریڑیٹ یہ پابندی لگائے کہ کل جانے سے پہلے ہم یہ report submitکروا کر جائیں۔ شکریہ۔

(مختلف آوازیں: پوائنٹ آف آرڈر)

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ سما صاحبہ، ضمیر صاحب بات کرلیں۔

جناب ضمیر ملک: میڈم سپیکر! بات یہ ہے کہ ہم صرف بارہ مئی کو نہیں 6فروری 1992کی ہڑتال کو بھی رو رہے ہیں جب بہت سے دوستوں کو مارا گیا اور ان کو آگ لگا دی گئی۔ پھر ہم ان دو جوکھیو ڈاکٹر اور اس انجنیئر بھائی کو رو رہے ہیں جن کو 1994 میں کراچی میں HBL groundمیں مارنے کے بعد گلے کاٹ کر پھینک دیا گیا تھا۔ یہ بارہ مئی کی بات نہیں ہے۔ پاکستان کے لیے ہم ہر طرح کی قربانی دیں گے۔ ہم کسی کو توڑنے کی بات نہیں کر رہے، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو لسانی سیاست ہو رہی ہے، ایم کیوایم سے ہمارا کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہمارا مسئلہ لسانی سیاست ہےہم نہیں توڑ رہے، ایم کیو ایم والے ہمیں اپنے سے توڑ رہے ہیں۔ ہم نے تو کبھی نہیں کہا کہ کوئی اردو بولنے والا ہم سے الگ ہے۔ ہم تو ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے لیے قربانی اردو بولنے والوں نے دی جو اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے۔ میں پنجابی بولنے والا ہوں لیکن مجھے طلبہ سیاست میں لانے والے قائدین اردو بولنے والے تھے۔ میں ایم کیو ایم کو کہتا ہوں کہ مہاجر کا نعرہ کیوں لگاتے ہیں۔ اپنے جھنڈوں پر لکھتے ہیں، "جیے مہاجر، جیے سندھ، جیے پاکستان"۔ جیے سندھ کیوں؟ جیے پنجاب کیوں نہیں؟ کیونکہ آپ سندھ میں سندھیوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے representativesہیں۔ اگر جیے سندھ لکھتے ہو تو جیے پنجاب، جیے بلوچستان، جیے سرحد بھی لکھو۔تقاریر تو ماشاءاللہ ہم سب کر لیتے ہیں۔ مسئلے کے حل کی بات کرتے ہیں تو حل یہ ہے کہ شہر کراچی میں Chief of Army Staffکو چاہیے کہ کراچی میں army deployکریں اور ایک الیکشن کروائیں، پچھلے الیکشن میں جو اقوام متحدہ کے مبصرین تھے اور میرا خیال ہے پلڈاٹ نے بھی پچھلے الیکشن میں بہت کام کیا ، ان کی رپورٹ بھی پڑھیں اور اقوام متحدہ کے جو مبصرین کراچی میں تعینات تھے، ان کی رپورٹ پڑھیں کے جو مینڈیٹ ملا، وہ کس طرح ملا۔ اگر MQM mandateرکھتی ہے، چاہے ایک شخص کا بھی رکھتی ہو تو ہم الطاف بھائی کو سلام کریں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ خدا کے واسطے ہم بھی انسان ہیں روز ہمارے بچے، بھائی، باپ مروا دو، یہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ میرے یہاں پر دوست جن کی ہمدردیاں MQMکے ساتھ ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہم سندھ میں ان کے پاس جاتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور کراچی شہر کو de-weaponizeکرنے کی بات کریں لیکن جب de-weaponizationکی بات ہو رہی ہے تو CCPO, IGکو تبدیل کر دو۔ کیوں تبدیل کر دیں؟ مسئلہ یہ ہے کہ کراچی میں بہت زیادہ اسلحہ ہے۔ پرویز مشرف کے دور میں صرف کراچی میں بیس ہزار کلاشنکوف کے پرمٹ بنا کر دیے گئے۔ یہ تو طاقت کی، اسلحہ کی جنگ ہے، یہ کس طرح لیا جائے؟ یا تو وہاں آپریشن ہو یا گھر تلاشی ہو گی۔ حل تو ایسے ہی ہے لیکن MQMراضی نہیں ہے کہ ہمارا گھر بھی کوئی checkنہ کرئے۔ تو ہم کیا کریں؟ انشاء اللہ یہ رونا تو ایک دن ختم ہو گا کیونکہ ایک دن حسین سر کٹاتا ہے اور اسلام ہمیشہ کے لیے زندہ، پائیندہ ہو جاتا ہے۔ یہ issueایسا ہے کہ اس کا تعلق لسانیت سے ہے، میں بھی شاید اردو بولنے والا ہوتا اور کراچی میں رہتا تو میری بھی مجبوری ہوتی کہ MQMکو supportکروں۔ میری اردو بولنے والوں سے کوئی جنگ نہیں ہے، میں ان کو اپنا بڑا بھائی کہتا ہوں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ بارہ مئی کے بارے میں فی الفور ایک قرارداد پاس کی جائے، میں ایصام رحمانی اور اپنے قائد جناب احمد علی بابر صاحب سے کہوں گا کہ بجائے اس کے کہ یہ debateآگے بڑھے، ہم سب کی سیاسی وابستگیاں ہیں اور سیاسی وابستگی پاکستان میں ایسی چیز ہےکہ اپنا قائد جو کہہ رہا ہوتا ہے وہ صحیح ہوتا ہے چاہے جھوٹ ہی ہو۔ میں یہی کہوں گا کہ ایک قراداد پاس کی جائے کہ بارہ مئی کو چھٹی کی جائے کیونکہ اس کا حل صرف چھٹی ہے۔ اگر بارہ مئی کو عام تعطیل کر دی گئی تو اس طرح کوئی clashنہیں ہو گا۔ اگر clashہوا تو پھر یہ رکے گا نہیں ۔

(مختلف آوازیں۔ پوائینٹ آف آرڈر)

Madam Deputy Speaker: Let him speak.

جناب ضمیر ملک: انہوں نے کہا تھا کہ کسی کی اگر کوئی وابستگی ہے، ہم تو یہاں پر وابستگی سے بالاتر ہو کر بات کر رہے ہیں، ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں غریب ٹانگے والا، رکشے والا، ڈرائیور یا ہوٹل میں بیٹھنے والا مرے گا۔ اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ کراچی شہر میں establishmentنے اتنا اسلحہ پھیلا دیا ہے، اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ میں ایصام بھائی اور بابر بھائی سے کہوں گا کہ ایک قراداد پاس کریں۔ MQM and ANPکی طرف

سے بھی یہ مطالبہ تھا کہ ہم ہڑتال کو موخر کر سکتے ہیں اگر عام تعطیل کی جائے۔ عام تعطیل ہوئی تو ان شہدا کو بھی خراج تحسین پیش کیا جا سکتا ہے اور ہم لسانی جنگ سے بھی بچ جائیں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

(Voices of point of order)

Madam Deputy Speaker: Miss Sama Paras.

مس سما پارس: Thank you madam Speaker. محترم ضمیر صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلے کا واحد حل عام تعطیل ہے تو میں ان کو کہناچاہتی ہوں کہ پاکستان کی economy حالت آپ کے سامنے ہے۔ آپ کو اور کتنی national holidays چاہییں، قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ کام، کام اور صرف کام۔ میرا خیال ہے کہ we are all about چھٹیاں، چھٹیاں اور صرف چھٹیاں۔بارہ مئی 2007 کو مزدور اور غریب عوام مرے تھے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ بارہ مئی 2009 کو عام تعطیل کر دیں تو daily wages والا طبقہ پھر بھوکا مرے۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں I am not getting it. دوسری بات یہ کہ کوئی practical solution بتائیں۔ عام تعطیل۔۔۔

(مداخلت)

مس سما پارس: آپ کی عام تعطیل کی بات سمجھ نہیں آئی، پلیز آپ اس کو explain کریں کہ how would it prevent any such unpleasant incident which should happen. Please give an explanation.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Zameer Sahib let him talk first, than you can give any further clarification. Sherafgan Sahib.

جناب شیرافگن: Thank you madam Speaker میں یہاں پر نہ MQM کے خلاف اور نہ حمایت میں بات کروں گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ کچھ sessions پہلے اس House میں جب talabnization اور سوات میں تحریک نفاذ شریعت محمدی کے بارے میں debate ہو رہی تھی تو ہمارا House divided تھا۔ کچھ لوگ سمجھتے تھے کہ وہاں فوج بھیجنی چاہیے اور some persons are of the view کہ وہاں شریعت نافذ ہونی چاہیے اور ہو گئی لیکن اب دوبارہ government operation کر رہی ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جب ہم MQM کی بات کرتے ہیں تو اس House کا almost unanimous opinion ہے کہ کراچی میں target killings نہیں ہونی چاہییں۔ جب ہم طالبان اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کی بات ہوتی ہے تو divided opinion کیوں ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ MQM جو کر رہی ہے وہ نسلی بنیاد پر کر رہی ہے اور تحریک نفاذ شریعت محمدی، مذہبی بنیاد پر کر رہی ہے، اس کے علاوہ تو کوئی difference نہیں ہے۔ یہ difference کیوں ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم جو کہیں، سوچ کر کہیں اور biasness نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایم کیو ایم کو، ان کے terrorism کو control کرنے کے لیے فوج کو بھیجنا چاہیے تو پھر بھیجیں، پھر آپ کا وہی decision ہونا چاہیے کہ نہیں وہ اچھے لوگ ہیں، ہم سے اسلام کو بہتر سمجھتے ہیں، وہ صحیح کر رہے ہیں۔ اگر سوات میں schools destroy کررہے ہیں تو کراچی میں business بند ہو رہے ہیں۔میرا نہیں خیال کہ دونوں میں کوئی فرق ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی مس گل بانو۔

مس گل بانو: Madam Speaker, thank you. بہت اچھی اور بڑی healthy debate ہوئی ہے۔ ایک طرف تو یہ پتا چلتا ہے کہ Youth Parliament کا بڑا clear view ہے کہ لسانی پارٹیوں کے خلاف سخت action لینا چاہیے۔ میں یہاں پر یہ بات کرنا چاہوں گی کہ ایم کیو ایم کے issue پر بہت بات کی جا رہی ہے لیکن تھوڑا سا ان پارٹیوں کے بارے میں بھی بات کرنی چاہیے جو interior Sindh and Balochistan میں ہیں، جو بلوچستان کی آزادی کی بات کرتی ہیں، جو سندھ کی آزادی کی بات کرتی ہیں۔ وہ پاکستان سے آزاد ہونے اور اپنے آپ کو ایک الگ ملک کی حیثیت سے دیکھنے کی بات کرتے ہیں، جو یہ کہتے ہیں کہ ہم پر پنجاب ظلم کر رہا ہے، ذرا ان

پارٹیوں کی طرف بھی دیکھ لیں۔ صرف ایک پارٹی کو issueبنا کر بات کرنا، ٹھیک ہے، اس سے بھی بہت اچھا affectپڑ رہا ہے، ایک اچھی تبدیلی کی امید کی جا سکتی ہے لیکن ساتھ ہی ان پارٹیوں کی طرف بھی دیکھا جائے جو ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی positionsمضبوط کر رہی ہیں۔Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Nishat Sahib, let him speak and then you get your chance. Waqar Sahib.

جناب وقار نیئر: میڈم سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پچھلے ایک گھنٹے سے we are going around the circles about the same issue. I think ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں بارہ مئی کے شہدا کو کسی نہ کسی formمیں خراج تحسین پیش کرنے کی ضرورت ہے اور جس طرح ضمیر صاحب نے کہا کہ عام تعطیل کر دی جائے اورمیں Leader of the Opposition and Leader of the House دونوں سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ اس پر consensusپر آئیں کیونکہ جہاں تک بات ہے کہ کیا MQMمحب وطن جماعت ہے کہ نہیں، کیا وہ ایک فاشٹ جماعت ہے کہ نہیں، یہ ایک ایسا argumentہے جس کے لیے اگر ہم چار دن تک بھی discussionکریں تو شاید پھر بھی کسی واضح نتیجے پر نہ پہنچیں کہ اس کے خلاف ملٹری ایکشن کرنا چاہیے کہ نہیں۔ اس کے کیا consequencesہوں گے۔ بلوچستان پر اس کا کیا impactہو گا، interior Sindhکی پارٹیوں پر اس کا کیا impactہو گا۔ ANPپر اس کا کیا impactہو گا اور خود federationپر اس کے کیا اثرات ہوں گے تو یہ ایک بڑی لمبی debateہے۔ اس پر اگر نہ جائیں اور صرف اس بات پر strictرہیں کہ ہم سب اس پر متفق ہیں کہ بارہ مئی کو جو ہوا، وہ بہت غلط ہوا اور اس کو commemorate کرنے کے لیے ہمیں کوئی stepsضرور لینے چاہییں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. جی نشاط صاحب before we move to the Leader of the ….

سید محمد نشاط الحسن کاظمی:بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ I just like to brief the observations of the two speakers that are referred. سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ میں فرخ جدون صاحب کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے بار بار national unityکی بات کی ہے کہ we have to move on now. کتنا chaos پہلے ہو چکا ہے، ہمیں پہلے realitiesکوacceptکرنا ہوگا اور ان realities کے اندر جو ایک بات ابھر کر سامنے آ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ کراچی کی populationکی density changeہو رہی ہے، بہت تیزی سے ہو رہی ہے۔ ہمیں اس realityکو کھلے دل سے قبول کرنا ہو گا۔ اگر ہم کراچی میں امن چاہتے ہیں، کراچی میں economic prosperityاور اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کا economic hubترقی کرے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میں ضمیر ملک صاحب کی بات سے بالکل اتفاق نہیں کرتا، میں اس کو اشتعال انگیز بات کہوں گاکہ انہوں نے کہا کہ جنرل کیانی صاحب کو اقوام متحدہ کی زیر نگرانی سندھ میں ایک free and fair electionکرانا چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2008کے الیکشن کو اقوام متحدہ نے پہلے بار free and fairقرار دیا اور اس کے نتیجے میں سندھ اسمبلی میں ایک مختلف قسم کی divideسامنے آئی۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم صرف condemnationکی سیاست نہ کریں، realities acceptکریں اور national unityکی بات کریں۔بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.---ضمیر صاحب

جناب ضمیر ملک: میڈم! چونکہ یہاں پر حقائق کو مسخ کیا گیا ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ جو انہوں نے کہا، اقوام متحدہ کی رپورٹ دیکھیں اور میں پلڈاٹ کی----

Madam Deputy Speaker: Zamir Sahib, I would request the honourable Prime Minister to make his statement about this motion.

جناب وزیر اعظم: Thank you, Madam Speaker. میڈم سپیکر! اس motionپر اتنی detailed debateکے بعد یہاں پر دو باتیں واضح ہوچکی ہے جن کا cruxمیں اس ایوان کوبتانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہاں پر بارہ مئی کو جو لوگ شہید ہوئے، کسی بھی جماعت کے ہاتھوں ہوئے ہوں، ہم ان کو اس طرح نہیں چھوٹ سکتے بلکہ یہ انصاف کا قانون ہے کہ کسی کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو اس کو حق حاصل ہے کہ اس کا مداوا کیا جائے۔ سب سے پہلے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ہر حال میں ان کا مداوا کریں اوران کو compensateکریں ۔ چاہے وہ judicial enquiryکی صورت ہویا حکومت کی طرف سے اعلان کردہ کسی سہولت کی فراہمی کی صورت ہو لیکن ان کے دکھوں کا مداوا کرنا بہت ضروری ہے۔

میڈم سپیکر!دوسری بات یہ کہ جدون صاحب اور نشاط صاحب کی جو بات سامنے آئی ہے، وہ ہمارے پروگرام کا second phaseہونا چاہیے اور یہ بہت importantہے کہ اس stepکے بعد جب تک national unity and national cohesion کی بات نہیں ہو گی، ہم آگے نہیں چل سکتے۔ چاہے وہ اردو، پشتو، سندھی یا پنجابی بولنے والے ہوں، ہمیں ان لوگوں کو ہر حال میں ساتھ لے کر چلنا ہے کیونکہ اس ملک کو توڑنے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ چاہے کوئی بھی گروپ ہو، کسی بھی نسل، کسی بھی قوم سے تعلق رکھتا ہو، آپ اس کو national unityکے phaseسے باہر نہیں رکھ سکتے۔ دکھوں کا مداوا کرنے کے بعد ہم national unityکا phaseشروع کریں گے تا کہ اس کو آگے لے کر جایا جا سکے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. We are in deed honoured to acknowledge the presence of Mr. Imran Khan. The former Captain of Pakistan Cricket team who has played cricket for Pakistani cricket team from 1971 to 1992 and served as its caption intermitting the throughout 1982 to 1992 and shot to glory after Pakistan won World Cup 1992.

(Desks thumping)

For morethan 4 years after retiring from cricket in 1992, he focused his efforts solely on social work. In April 1996 Mr. Imran Khan founded and became the Chairman of Pakistan Tehrik-e-Insaf. By 1991 he founded the Shouket Khanum Memorial Trust and in April 27, 2008, a technical collage named N….. collage was built in Mianwali district by Mianwali Development Trust, chaired by Mr. Imran Khan. In 1992, he was honoured with Pakistan's prestigious civil award "the Hilal-e-Imtiaz" before he had received the President's pride of performance. Sir, we are extremely honourd to have you today with us. Now suspending the rules of the parliament, we would request the honourable guest to please come and deliver his address to the Youth Parliament.

(Desks thumping)

جناب عمران خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم سپیکر، ممبران یوتھ پارلیمنٹ، میں جس چیز پر بات کرنا چاہتا ہوں، آج پاکستان کے لیے بڑا relevantہے اور وہ terrorism issueہے جو آج کل پاکستان میں بڑھتا جا رہا ہے، جس کو variousنام Islamic extremism, talibnization, Al-Quida دیے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک confusionہے اور sight of distortionزیادہ بڑھ گئی ہے، وہ اس لیے کہ foreign countriesبھی defineکر رہے ہیں کہ terrorismکیا ہے اور وہ بھی defineکر رہے ہیں کہ پاکستان کے کیا problemsہیں اور ان کا حل کیا ہے۔ میں سب سے پہلے جو بات شروع کرنا چاہتا ہوں، ایک چھوٹی سی تقریر کروں گا کیونکہ میں آپ کے questions answersکا زیادہ منتظر ہوں۔

کامیاب انسان، کامیاب معاشرہ، کامیاب industryمیں ایک چیز commonہے۔ یہ نہیں ہے کہ وہ غلطیاں نہیں کرتے، یہ ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں۔ اپنی غلطیوں کا analysisٹھیک کرتے ہیں۔ آپ میں سے جو لوگ کامیاب ہوں گے، وہ اپنی غلطیوں کی نشاندہی صحیح کریں گے۔ کئی مرتبہ ہوتا ہے کہ انسان غلط conclusionپر آ جاتا ہے کہ جب اس زندگی میں set backہوتا ہے تو بجائے اس کے کہ وہ یہ سمجھے کہ مجھے یہ set backکیوں ہوا، کیوں ہمیں industryمیں نقصان ہوا یا مثلاً 1971میں ہمارا ملک ٹوٹ گیا۔ اگر ہم اس کا

صحیح نشاندہی نہ کریں تو history کہتی ہے کہ "those who don't learn from their mistakes are condemn to repeat them". ہم آج جہاں کھڑے ہیں، ہم ایسی منزل پر پہلے بھی آ چکے ہیں۔ میں جب آپ کی عمر کا تھا تو مجھے یاد ہے کہ ہم نے مشرقی پاکستان میں اپنی فوج بھیج دی اور یہ جوسوات فوج بھیجنے سے پہلے کا scenario تھا، بالکل یہ scenario built up ہوا تھا، ان کو مارو، یہ بنگالی ہم پر بوجھ بنے ہوئے ہیں، ان کو سیدھا کرو۔ اب fundos ہے تب bingos تھا۔ اس طرح کے نام لیے گئے، ہماری جو پڑھی لکھی elite تھی کسی نے یہ نہ سوچا کہ وہ کھڑے ہو گئے ہیں، پہلے وہ اپنے rights, پھر 6 points, اور آخر میں کیوں آزادی پر پہنچ گئے، کیا وجہ ہے؟ لیکن یہاں یہ ہے کہ فوج بھیجو۔ ہمارے بہت بڑے اور شائد قائد اعظم کے بعد سب سے charismatic politician ذوالفقار علی بھٹو جب بنگال سے واپس پاکستان آتے ہیں اور ملٹری ایکشن شروع ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں Pakistan has been saved یہ ان کے پہلے الفاظ تھے اور نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے جو پاکستان کے ساتھ ہوا۔ ملک ٹوٹ گیا، ہماری فوج پکڑی گئی، نوے ہزار فوجی قیدی ہو گئے، اس ملک کو اربوں، کھربوں روپے کا نقصان ہوا۔ Psychological نقصان ہوا تو بجائے اس کے کہ ہم صحیح enquiry کرتے اور action لیتے اور یہ کہتے کہ ہم کبھی اپنی غلطیاں نہیں دہرائیں گے۔ حمودالرحمٰن رپورٹ پچیس سال کے بعد نکلی اور وہ بھی کہاں نکلی Outlook magazine ہندوستان میں نکلی۔ پاکستان میں حمودالرحمٰن رپورٹ پر کبھی debate نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے ہم نے بار بار وہی غلطیاں دہرائیں۔ ہم نے وہی scenario بلوچستان میں دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے حقوق مانگ رہے تھے اور بڑے جائز حقوق مانگ رہے تھے۔ جو مشرقی پاکستان کے ساتھ ہو رہا تھا، آج ہم وہی بلوچستان کے ساتھ کر رہے ہیں۔ پاکستان کی زمین کا چوالیس فیصد حصہ ہے، اس کا بجٹ اسلام آباد کے development budget کے برابر ہے۔ 20 districts کی اکثریت غربت کی لکیر سے نیچے ہے۔ سارے پاکستان میں سوئی گیس فیلڈ سے گیس آ گئی، بلوچستان میں سب سے آخر میں آئی اور وہاں بھی کدھر گئی، پہلے کوئٹہ کنٹونمنٹ میں گئی، عام بلوچوں کو نہیں ملی۔جب وہ لوگ بیچارے اپنے حقوق مانگ رہے تھے، ہم نے کیا کیا کہ بجائے سیاسی طور پر مسئلہ حل کرنے کے اپنی فوج بھیج دی۔ آج وہی لوگ، جو حقوق کی بات کر رہے تھے، آزادی کی بات کر رہے ہیں۔ وزیرستان کے اندر پاکستان کی تاریخ میں کبھی قبائلی علاقے میں کوئی problem نہیں ہوا۔ آپ تاریخ پڑھیں تو انہوں نے اس ملک کے لیے problem کی بجائے قربانیاں دیں۔ سوائے میرے شاید ہی پاکستان کا کوئی politician سارے قبائلی علاقے میں گیا ہو۔ میں سارے قبائلی علاقوں میں ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ گیا اور میں نے ایک کتاب travel book لکھی، میں اس کے لیے research کر رہا تھا تو مجھے 1947 کے British intelligence کے paper ملے۔
آگے جاری----

Youth Parliament 9th May,09
Dildar M. Fani

British Intelligence کی reports یہ تھیں کہ سکھ East Punjab میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہے تھے تو قبائلی علاقے کے اندر جگہ جگہ جرگے بیٹھ رہے تھے ۔ جرگے کا مطلب ان کی کونسل بیٹھ رہی تھی۔جرگہ کا نام ہی سن کر ہمیں شرم آنے لگتی ہے پتا نہیں وہ ہم کو پیچھے لے کر جا رہے تھے اپنی Modern .... English کے لیے کونسل بیٹھ رہی تھی ۔ ہر جگہ discussion کیا ہو رہی تھی کہ ہمارے بھائی وہاں مارے جا رہے ہیں ۔ مسلمانوں کو بچانے کے لیے خود پیسے جمع کر رہے تھے اور لشکر تیار کر رہے تھے جو سکھ قتل عام کر رہے تھے۔ یہ British Intelligence کی reports تھیں ۔ بار بار وہ بتا رہے تھے ، سارے علاقے میں un-rest ہے ، لوگ ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں ۔ پھر 1948 میں جو آج آزاد کشمیر آزاد ہے ، آج بھی وہاں پر وزیرستان کے لوگوں کی قبریں ہیں۔وہ وہاں پر لڑے اور اپنی جانیں قربان کیں۔یہ آزادکشمیر پاکستانی فوج نے آزاد نہیں کرایا۔ اس کے بعد 1965 میں انہوں نے offer کی کہ ہم پاکستانی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ لڑنا چاہتے ہیں -1971 میں پھر انہوں نے پاکستان حکومت کو letter لکھا کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ لڑنا چاہتے ہیں۔اپنے ملک کے لیے قربانیاں دینا چاہتے ہیں ۔ جب پختونستان موومنٹ چلی تو افغانستان اور فرنٹئیر میں سارا قبائلی علاقہ بفر بن گیا۔ سارے قبائلیوں نے کہا ہم پاکستانی ہیں ،ہم اس موومنٹ میں شرکت نہیں کرتے-2004 میں جب تورا بورا پر امریکہ نے ایکشن کیا اور اس کی وجہ سے کئی foreigners قبائلی علاقوں میں آئے اور وزیرستان میں آئے تو امریکہ کی demand آئی کہ ہمیں handover کیے جائیں۔ پاکستان اور ہم ایک Military dictator کے نیچے جو کہ اپنے آپ کو determined کرنا چاہتا تھا امریکیوں کی آنکھوں میں اس نے ان کو کہا کہ جناب میں بالکل آپ کے لیے حاضر ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا کہ ہمیں لوگ واپس کرو۔ انہوں نے کیا کہا ۔ اگر یہ ساری چیز آپ نے سمجھنی ہے تو سنیں اور ہمیشہ route cause پر پہلے جائیں۔ اس symptom کو treat کریں یہ گلے کاٹ رہا ہے ۔ بڑا بر ا ہو رہا ہے ۔سوات کے اندر ہی

ہو رہا ہے بڑا بُرا ہو رہا ہےلیکن پہلے یہ تو پتا کریں کہ یہ کام شروع کہاں سے ہوا ہے اور انتہا تک ہم کیسے پہنچے۔ اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو اس کا حل نہیں کرسکیں گے۔ آپ symptom کو ٹھیک کریں گے آپ causes پر نہیں جائیں گے۔ دونوں نے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں ہم آپ کو handover نہیں کریں گے لیکن اگر آپ ہمیں ثبوت دے دیں تو ہم آپ کو پکڑا دیتے ہیں، آپ ثبوت دے دیں کہ یہ terrorists ہیں تو ہم آپ کو handover کردیں گے۔ انہوں نے جب pressure ڈالا تو انہوں نے آگے سے کہا کہ ہمیں یقین نہیں کہ اگر ہم آپ کو handover کریں گے تو آپ ان سے انصاف نہیں کریں گے کیونکہ پاکستان پیسے لے لے کر اپنے لوگوں کو سی آئی اے کے حوالے کر رہا تھا ۔جنرل مشرف اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ہم نے سات سو لوگ پیسے لے کر امریکہ کے حوالے کیے ہیں۔پاکستان کے آئین کی violation کی، ان کے fundamental rights کی violation کی ۔ یاد رکھیں کہ اگر پاکستانforeigner بھی ہے ، اگر Pakistan Foreigner بھی ہے تو اس پر بھی Article 4 لگتاہے پاکستانی آئین کہ اس کو He has a right to prove his innocent in a Court of Law یہ نہیں کہ صرف پاکستانیوں کے لیے ، Foreigners تو چھوڑیں ہم نے پاکستانی بھی ان کے حوالے کردیے ہیں ان میں سے اکثریت جو کہ امریکن کہتے ہیں کہ ان میں سے اکثریت بے قصور لوگوں کی تھی ، ان کو ٹارچر کیا گیایہ تو پتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا کیا گیا۔sublet کی گئی ٹارچر۔ پہلے ان کو اور جگہوں پر رکھا گیا ، پھر ان کو گوانتاناموبے پہنچایا گیا۔ وہ بڑی honourable بات کر رہے ہیں یہ کوئی غلط بات نہیں کر رہے ہیں۔ آج اگر آپ کسی سے بھی کہیں گے کہ جناب ہمارا دہشت گرد آپ کے ملک میں بھاگ گیا وہ ہمیں واپس چاہیے وہ ڈیمانڈ کریں گے اپنی عدالتوں میں۔آپ پہلے ان کو prove کریں گے کہ وہ دہشت گرد ہے۔ ایک احمد یاکرچیچن گوریلا وہ برطانیہ کے اندر چلا گیا ------روس نے پورا زور لگایا کہ یہ دہشت گرد ہے اس کو ہمیں واپس کرو۔ برطانیہ نے کیا کہا ، کیا انہوں نے اس کو پکڑوا دیا ، انہوں نے کہا ہماری عدالتیں آزاد ہیں آپ عدالت کے اندر prove کریں اور اس کو لے جائیں۔ روس نے عدالت میں کیس لڑا ۔ کیس ہار گئے وہ احمد یارکر آج بھی برطانیہ میں بیٹھا ہوا ہے۔وہ کہتے تھے آپ ہمیں prove کردیں، یا اپنے ثبوت دے دیں ہم آپ کو واپس دے دیتے ہیں اس کی بجائے انہوں نے ایک گارنٹی کی یہ وزیرستان میں گورنمنٹ کا جرگہ ہوا تو انہوں نے گارنٹی کی کہ ہم کسی foreigners کو افغانستان میں لڑنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ گارنٹی کر رہے تھے کیوں میں پاکستانی سائیڈ پر جو حکومت کا جرگہ تھا اس کے ممبر سے ملا۔ انہوں نے یہ گارنٹی کی agreement sign ہونے لگی تھی 9فروری2004 کو پاکستان کی فوج بھجوا دی جنرل مشرف نے امریکہ کے دباؤ میں آ کر۔ اس کے بعد دیکھیں کیسے چیزیں deterrent کرتی ہیں تب پانچ چھ مہینے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک بڑا famous incident September میں ہوتا ہے کہ ساؤتھ وزیرستان میں ستر لوگ مارے جاتے ہیں ایک میزائل اٹیک میں۔ جب ستر لوگ مارے جاتے ہیں تو حکومت announce کرتی ہے۔ میں نیشنل اسمبلی میں بیٹھا ہوا تھا کہ سب foreigners دہشت گرد تھے۔ وزیرستان کا ایم این اے کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی دہشت گرد ہو تومیں resign کرنے کے لیے تیار ہوں وہ سارے local تھے۔ کوئی انکوائری نہیں ہوتی۔ اس کے دو تین دن کے بعد لوگ پھر سے جمع ہوتے ہیں پتا نہیں کوئی جنازہ تھا۔ پھر میزائل گرتا ہے اور چالیس اور مر جاتے ہیں۔ وہ وزیرستان کا turning point تھا۔ وہ جو لوگ ہمیشہ peace full رہے تھے وہ آہستہ آہستہ پاکستانی فوج کو attack کرنا شروع کرتے ہیں اور پاکستانی فوج چونکہ بڑاپھیلا ہوا علاقہ ہے۔ انہوں نے وہی tactics وزیرستان میں استعمال کیں جو افغانستان میں امریکی کر رہے تھے۔ Artily bombing, Helicopter Gunship کئی جگہ ایسی چیزیں استعمال کیں اور تین سال لگے وہاں کے لوگوں کو ایک نیا phenomena بننے کے لیے جس کا نام پاکستانی طالبان ہے۔ یہ جو نیا phenomena تیار ہوا۔ پہلے وزیرستان میں شروع ہوا پھر آہستہ آہستہ یہ سرائیکی اورکزئی ، خیبر اس سے باجوڑ اور آخر میں سوات میں پہنچ گئے۔ سوات کے اندر ایک اور phenomena تھا جو پہلے 1977سے چلا آ رہا تھا لوگ وہی پرانا نظام چاہتے تھے جو 1974 میں ان کا پرانا والی سوات کے زمانے کا نظام تھا۔1977 میں ایک ایف سی کا ایکشن ہوا لوگ کھڑے ہوگئے کیونکہ جب پاکستان کا نظام آیا تو لوگ انصاف کے دائرے سے باہر ہوگئے۔ عام لوگوں کو پرانے نظام کے تحت گاؤں میں مفت انصاف ملتا تھا وہ ایک دم اس سے باہر ہو گئے۔ یاد رکھئیے انگریز کے آنے سے پہلے سارا شرعی نظام تھا۔ مغل کا شرعی نظام تھا ، قبائلی علاقوں میں ابھی بھی ان کی جو شریعت کی interpretation ہے اس کے مطابق نظام ہے۔جب پاکستان نے قانون لگایا جو اب صوفی محمد کہتا ہے کہ ہم انگریز کا قانون نہیں مانتے۔ وہ جو 1974 کے بعد جب پاکستان کا قانون لگا وہ اس کو انگریز کا قانون کہتے تھے۔جب public انصاف کے دائرے سے باہر ہونا شروع ہو گئی نہ ان کا infrastructure تھا نہ Judges تھے نہ وکیل تھے تو یہ 1977 میں uprising ہوئی تھی اور 1977 میں جو uprising ہوئی تھی وہ Frontier Constabulary کے ذریعے اور پھر political settlement, concession دونوں کرکے انہوں نے mix کردیا ، آدھا اُن کا اور آدھا ان کا تھوڑاتیتر اور بٹیر کو mix کرکے بنا دیا۔ پھر 1999 میں شروع ہوئی کیوں کہ وہ نظام کام نہیں کر رہا تھا ۔ صوفی محمد کی بات تب شروع ہوئی تھی۔ یہ pre-date کرتی تھی طالبان کو کیوں کہ

actually original سوات کا مسئلہ تھا لیکن جب یہ spread کیا وزیرستان سے یہ مومنٹ basically Anti-
Pakistan Army کیوں کہ پاکستان آرمی کو وہ سمجھتے تھے کہ امریکہ کہ کہنے پر بلکہ وہ proxy تھی امریکہ
کی ۔ ادھر سے یہ ساری moment eventually سوات پہنچی لیکن اس کی basic کیا تھی کہ یہ لوگ کیوں
پاکستان فوج کے خلاف لڑیں اس لیے یہ perceive کرتے تھے اور صحیح perceive کرتے تھے کہ ہم امریکن
سے پیسا لے پاکستانی فوج امریکیوں کا کام کرے گی۔ یہ basic تھا اس ساری چیز کا ۔ آج جو لوگ کہتےہیں کہ آپ
امریکہ کی بات نہ کریں یا وہ نہ کریں یا امریکہ کے اوپر سارے مسئلے ڈال دئیے ہیں لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہیں
وہ کیوں کہ جب سے ہم نے امریکہ کے کہنے پر اپنی فوج قبائلی علاقوں میں نہیں بھیجی تھی تو ہم پر خوئی
خودکش حملے نہیں تھےہاں ہماری sectarian terrorism تھی پاکستان میں اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا
ہے کہ اس میں ہماری Establishment کا بہت بڑا ہاتھ تھا اس sectarian terrorism کو پالنا ، ان کو استعمال
کرنا لیکن وہ کوئی natural phenomena پاکستان کا نہیں تھا یہ جو قبائلی علاقے کے اندر شروع ہوا ہے یہ
directly related تھا افغانستان سے اور یہ جو sowbread کیا سارا یہ directly related ہوا جب پاکستانی فوج
کو انہوں نے امریکہ کی proxy سمجھا ۔ پاکستانی فوج پر attacks اسی طرح کے ہوئے جو عراقی اور افغانی فوج
کو افغانستان اور عراق میں ہو رہے تھے ۔عراق اور افغانستان میں جو target کیے جا رہے تھے ان کی فوج اور ان
کی پولیس اسی طرح یہ آہستہ آہستہ جو دہشت گردی بڑھی یہ اس سے بڑھتی گئی اور پھر جو ہم نے لال مسجد میں کیا
اس کو بھی differentiate کریں Militant extremism and fundamentalism میں بھی فرق ہےبنیاد پرستی
کیا ہوتی ہے fundamentalism جو ہوتی ہے وہ ایک reaction ہوتا ہے جب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا culture
یا ان کا دین خطرے میں ہے تو لوگ پھر دوسری extreme جانا شروع ہو جاتے ہیں یہ ایک bulian derlamal
نے ایک کتاب لکھی ہے بہادر شاہ ظفر کے زمانے میں اس نے بڑا ہی اچھا literate کیا ہے کہ کیسے مسلمان اور
ہندو بالکل مکمل harmony میں رہتے تھے ۔ ایک دوسرے کے Religious festivals کو respect دیتے تھے
ان میں شرکت کرتے تھے اور جب انگریز کے خلاف Mutually ہوئی جب یہ بغاوت ہوئی تو یہ بنگال آرمی میں
شروع ہوئی تھی جس میں 80 فیصد ہندو برہمن تھے اور انہوں نے اپنا لیڈر کس کو تسلیم کیا ۔ بہادر شاہ ظفر کو۔
انہوں نے انڈین یا ہندو کسی لیڈر کو تسلیم نہیں کیا۔جیسے ہی میرٹ کے اندر mutually ہوئی سارے دہلی پہنچے اور
بہادر شاہ ظفر کو proclaim کیا اور انہوں اس سے کہا کہ defender of the faith تھا ، ان کے دین کو defend
کرتا تھا یہ بات ہندؤں نے یہ کہا تو آج ہم یہ جو پچھلی تاریخ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے
دبایاactually اگر آپ وہ period پڑھیں تو آپ کو پتا چلے گا کیوں کہ مسلمانوں کی بڑی progress تھی ۔
fundamentalism ادھر سے شروع ہوئی جب کرسچن مشنری نے حکومت کے ساتھ مل کر aggrasity
Christen fundamentalist جب پہنچےگئے اورانہوں نے زور لگایا اور زبردستی لوگوں کو convert کرنے
کے لیے تو تب مسلمانوں کے اندر reaction آنا شروع ہوا اور ہندؤوں میں بھی ۔ آج بھی اگر آپ یہ دیکھتے ہیں کہ
fundamentalism جو ہے یہ صرف پاکستان میں ہی نہیں ہے ۔ اگر یہاں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا دین خطرے
میں ہے اور وہ ایک دم react کرتے ہیں تو وہ ہندوستان میں بھی ہیں۔ انہوں نے 160 گرجا گھر جلا دئیے۔ پتا نہیں
کتنے مسیح لوگوں کو مارا ، دو ہزار مسلمانوں کو ماردیا وہ extremist تھے جو کچھ گجرات میں ہوا لیکن
fundamentalism انڈیا میں بھی ہے۔Fundamentalism آپ اسرائیل چلے جائیں وہاں آپ کو سب سے زیادہ ملیں
گے۔ امریکہ میں کتنے fundamentalists ہیں۔ تو آپ جو fundamentalism کا مقابلہ کرتے ہیں آپ کبھی
بندوقوں سے نہیں کرتے fundamentalism کا سب سے بڑا اس برصغیر میں اگر کسی نے مقابلہ کیا تھا تو وہ
علامہ اقبال نے کیا تھا۔ Ideas کی جنگ ideas سے لڑی جاتی ہے ۔ideas کو ideas defeat کرتے ہیں۔تو یہاں
آج کیا ہوا ہے صرف لال مسجد کو complete کردوں کہ بجائے realize کرنے کے وہ جو خواتین تھیں وہ ڈنڈوں
سمیت CDs Shops میں جاتی تھیں وہ کیوں react کرتی تھیں کیوں کہ وہ سمجھتی تھیں کہ ان کا دین خطرے میں
ہے۔ ان کو اس طرح تو treat نہیں کرنا چاہیے تھا پہلے buildup کیا گیا کہ پتا نہیں اسلام وہاں takeover ہونے لگا
ہے ان کو پورا buildup کیا گیا کہ اسلام آباد خطرے میں ہے اس کے بعد پھر ان کو مارا گیا اور جو ان کے ساتھ کیا
گیا وہ شاید ہی اس ملک کی تاریخ میں سے شرمناک واقعہ ہو اور باقاعدہ time کیا گیا باقاعدہ buildup کیا گیا اور
timing killer کی گئی ۔جیسے ہی APDM کی وہاں لندن میں اسی ہفتے میٹنگ ہو رہی تھی۔ ان ہی دو دنوں میں لال
مسجد پر حملہ کیا اور ساری main headlines اس کی آگیں۔ جب کہ چوہدری شجاعت بار بار کہتے ہیں کہ میں
نے سمجھوتا کر لیا تھا اور سب کچھ ہو گیا تھا اور سب نکلنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ ایک دم آرڈر آیا کہ نہیں
پیچھے ہٹ جائیں اب Military action ہوگا اور اس کی اگر consequences اس کی انکوائری ہو ، اگر
یونیورسٹیز کے اندر کبھی ریسرچ کی جائے کہ لال مسجد کے after effects کیا ہوئے ہیں سوسائٹی میں تو آپ کو
پتا چلے گا کہ کتنی زیادہ انتہاپسندی اس ملک میں اس کے بعد بڑھی ہے۔ اس کے اوپر Carna Honstron نے ایک

بڑی اچھی کتاب لکھی ہے Battle for God جو fundamental struggles ہیں وہ ساری trace کی ہیں کہ جب آپ ان کو دباتے ہیں وہ militant ہو جاتے ہیں ۔ اب آخر میں سوات میں آگئے ہیں کہ جو کچھ سوات میں ہو رہا ہے۔میں اس military action کے خلاف ہوں جو وہاں کیا گیا لیکن پاکستان میں ایک پوری campaign بن گئی ہے کہ ان کو مارو ۔مجھے یاد آتا ہے جب میں چھوٹا تھا East Pakistan کے لیے پہلے پوری ایک campaign بن گئی کہ ان کو صحیح کرکے مارو ، فوج بھیجو اور فوج میں بڑی خوشیاں منائی گئی تھیں کہ اب سارا کچھ کنٹرول ہو جائے گا ۔سب سے پہلے تو جو سوات میں ہوا اس کی نوبت آنی نہیں چاہیے تھی۔یہ basically Frontier Constabulary کے ذریعے یہ بڑا آرام سے کنٹرول ہوسکتا تھا۔ ادھر تک پہنچنا ہی نہیں چاہیے تھادوسری چیز کے جب یہ یہاں پہنچ گیا اور پانچ مہینے military action ہوا تو پھر elected Government نے ایک امن معاہدہ کیا ، صوبہ سرحد کی حکومت نے ، پھر پارلیمنٹ نے اس کو endorsed کردیا۔ اس کے بعد ہوتا کیا ہے سارے پاکستان میں ایک شور سا ، ایک پوری campaign چل جاتی ہےکہ capitulation ہوگئی ہے۔ بڑی زبردست campaign چلتی ہے کہ یہ بڑا برا ہوا اب طالبانائزیشن ہو جائے گی پاکستان کی اور سب کچھ۔ پوری campaign چلنے کے بعد دوہفتے کے اندر امن معاہدہ بھی ہوتا ہے ، پانچ مہینے کی جنگ پہلے ہوئی ہے۔دوہفتے کے اندر یہ ہوتا ہے۔ اچھا یہاں سے زیادہ انٹرنیشنل پریشر ، ساری دنیا میں شور طالبانائزیشن ہوگی۔ اب وہ بونیر پہنچ گئے ہیں ۔ طالبان اسلام آباد سے صرف ساٹھ میل دور ہیں۔میں کوئی تین چار دن پہلے بونیر سے ہو کر آیا ہوں اور میں ادھرگیا جدھرطالبان پہنچے تھے میں نے وہاں لوگوں سے پوچھا کہ یہاں طالبان آگئے تھے چوں کہ ساری دنیا میں شور مچ گیا تھا ۔اسلام آباد ساٹھ میل دور رہ گیا ہے۔مجھے لوگوں نے کہا جناب یہاں تیس چالیس طالبان آئے تھے جن سے سارے ملک کو خطرہ ہو گیا تھا۔ وہ آئے اور انہوں نے پولیس سٹیشن کو takeover کیا اور اس کے بعد یہاں پھرتے رہےاور تھوڑی دیر کے بعد وہ چلے گئے۔ ساری دنیا میں شور مچ گیا کہ پاکستان میں طالبان پہنچنے والے ہیں۔ یہ اخبارات کی main headlines تھی کہ sixty miles from Islamabad. اور اس کے بعد جیسے ہی آصف زرداری امریکہ land کرنے لگتے ہیں اس وقت ہی Military action شروع ہو جاتا ہے اور military action جب شروع ہوتا ہے تو میں وہاں مہاجر کیمپ سے ہو کر آیا ہوں ۔ آپ ادھر لوگوں کی باتیں سنیں جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ ہوا ہےکہ وہاں heavy Artery Bombardment ہو رہی ہے ، عورتیں ، بچے ، بوڑھے، لوگ گھروں کے اندر trap ہو گئے۔ بیس بیس میل سے Artillery shalls گر رہے ہیں ، بڑی توپیں چل رہی ہیں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہےکہ پہلے تو کیا واقعی طالبان سے سارے پاکستان کو خطرہ ہے جس ملک کی سات لاکھ فوج ہے، جس ملک کی سترہ کروڑ آبادی ہے کیا تھوڑے سے طالبان سے سارے ملک کو خطرہ ہے کیا وہ پانچ ہزار ہیں، چھ ہزار ہیں، آٹھ ہزار ہیں جو سوات میں ہیں ۔کیا ہمارے ملک کو خطر ہے۔ نمبر دو۔ چلیں ہم نے military action لینا تھا تو کیا پہلے ہمیں provision نہیں کرنی چاہیے تھی یہ کہ جو اتنے زیادہ لوگ جو وہاں رہتے ہیں ان کو پہلے وہاں سے نکالتے ۔ اگر ہم نے آرٹلری اور بمبارٹ منٹ کرنی تھی تو کیا ان لوگوں کو نکالنا نہیں چاہیے تھاپہلے ان کی provision نہ کرتے کہ وہاں جو اتنی زیادہ پبلک پھنسی ہوئی ہے ۔ اب تک یہ اندازہ لگا رہے ہیں کہ دس لاکھ لوگ وہاں سوات سے نکل رہے ہیں ۔ابھی بھی attacks ہو رہے ہیں۔ مجھے فیکس آ رہی ہیں ، کوئی دیر میں traps ہو رہے ہیں وہاں لڑائی ہو رہی ہے ، مینگورہ میں ہو رہی ہے تو یہ کیا ہے ۔ کیوں کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی یا تو ملک کو کوئی immediate خطرہ ہوتا اور میں جو تیسرا سوال پوچھتا ہوں کہ امن معاہدہ کو کیا ہم نے پوری طرح interact, conclusive نہیں لے جانا چاہیے تھا کہ ابھی تو دس دن ہی ہوئے تھے یہ معاہدہ ہوا تھا۔ پانچ مہینے پہلے بھی military action ہو رہا تھا کیا ہمیں یہ کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی کہ اس کو implement کرواتے جب طالبان وعدہ توڑ رہے تھے ان کو اور expose کیاجاتا۔ میری پارٹی نے سرحد میں یہ propose بھی کیا کہ ایک fact finding mission تمام پارٹیوں کی وہاں جائے اور پہلے پتا تو چلائیں کہ ہو کیا رہا ہے۔ کون معاہدہ توڑ رہا ہے۔میں یہ آپ کو اس لیے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا خطاب ختم کرنے لگا ہوں میں آپ کو یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ جو وہاں کے لوگ ہیں جو میں نے لوگوں سے پوچھا یہ بڑی خطرناک بات ہے جو میں آپ کےسامنے کرنے لگا ہوں۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ان کے خون پر ڈالر ز لیے جا رہے ہیں۔ وہاں سے جو لوگ نکل رہے ہیں ان میں سے میں نے جن جن سے پوچھا ان کا خیال ہے کہ یہ سارا کچھ اس لیے کیا گیا ہے کہ ان کے خون کے اوپر پیسا بنایا جا رہا ہے۔جب آصف زرداری کی visit تھی اس سے پہلے یہ سب کچھ کیا گیا چوں کہ وہ یہ پوچھیں گے کہ یہ انہوں نے کرنا تھا تو ہمیں پہلے بتا دیتے ہم وہاں سے نکل جاتے۔لیکن timing یہ رکھی گئی کہ وہاں یہ بتایا جائے کہ ہم پاکستان میں کتنی زبردست war on terror ہے پاکستان کو کتنا خطرہ ہے اس لیے fact finding mission ضرور بھجوانی چاہیے تھی پہلے پتا تو چلاتے کہ agreement کس نے کیا ، کیا تھی ، کیوں ٹوٹی،کیا اس کو اور prolong کرسکتے تھے time bar کرسکتے تھے ۔ کوشش تو کرتے کیوں کہ یہ option تو ہمیشہ رہتا ہے military action تو ہمیشہ available ہے لیکن مہذب معاشرے ہمیشہ military is always the last resort never the first option

جب سارے حربے استعمال ہو جاتے ہیں پھر آپ فوج کو استعمال کرتے ہیں اس لیے کہ جب military action شروع ہوجاتا ہے یاد رکھیں اس کے consequences پر کنٹرول نہیں رہتا۔ ابھی تک military action نے اس ملک میں کوئی چیز حل نہیں کی۔ East Pakistan کا ہوا نہ ہی بلوچستان کا ہوا ، وزیرستان کے اندر اور پورے قبائلی علاقوں میں طالبان کا کنٹرول ہے ۔فوج نے کچھ کیا نہیں سارا کچھ الٹا ہو گیا ہے تو کیا یہ جو ہم کرنے جا رہے ہیں اور دس لاکھ لوگ وہاں سے نکلیں گے اور نکل رہے ہیں کیا ہمارے پاس ان کو دیکھنے کے لیے provision ہے کیا یہ جو بے روزگار پھریں گے ، ان کے لیے روزگار ہے۔ ان کی economy برباد ہو گئی ہے ، کیا ہم ان کا دھیان رکھ سکیں گے ؟ میں نے پہلے کہا ہے کہ military option آپ ہمیشہ استعمال کرسکتے ہیں لیکن اس کے consequences کیا ہم برداشت کرسکتے ہیں؟ کیا اگر ان لوگوں کی یہ feeling آگئی کہ ہمیں استعمال کیا گیا ہے ڈالرز لینے کے لیے ، کیا وہ State کے خلاف نہیں چلے جائیں گےبعد میں کیا اس سے اور extremism تو نہیں بڑھے گی ؟ ہم نے یہ جو کرتو دیا ہے اب کیا ان کے consequences پر ہمارا کنٹرول ہے ؟اس لیے جب ہم oppose کرتے ہیں ۔ میں جب یہ کہتا ہوں لوگ کہتے ہیں عمران pro-Taliban ہے ۔میں آپ کو بتاؤں کہ ہٹلر کا information propagandas تھا جس کا نام گلوبلز تھا ۔ اس نے ایک دفعہ بڑی زبردست بات کہی ۔ اس نے کہا کہ اگر ہم نے اپنی پالیسی عوام سے منوانی ہے تو پہلے لوگوں کے اندر خوف پیدا کرو۔طالبان آ رہے ہیں، ملک کو takeover کرنے لگے ہیں ۔یہاں ہمارے سارے Italianization Artists says we don't وہ سارے لاہور میں پھر رہے تھے کہ طالبان آ گئے ہیں، کراچی میں فنکار بے چارے ڈر گئے تھے کہ طالبان آ گئے ہیں تو پہلے خوف پیدا کروکہ طالبان آنے لگے ہیں پھر جو بھی آپ کی پالیسی سے disagree کرے اس کو کہہ دیں کہ یہ pro- Taliban ہے Anti-Patriotic and Anti-Nationalist ہے اس کو چپ کروا دو، اس کے اوپر Patriotism کے پیچھے چھپ کر یہ یاد رکھیں کہ اس کے اوپر بالکل Debate ہونی چاہیے تھی۔ ایک elected Parliament نے پہلے فرنٹئیر سے کہا خود ہی انہوں نے امن معاہدہ کیا پھر پاکستان کی پارلیمنٹ نے endorse کیا اور دو ہفتے لگائے اس پر کہ اگر وہ توڑ بھی رہے تھے تو کوشش کرتے اور اس کو end تک extend کرتے کیوں کہ military action تو ہمیشہ ہوتی ہےfact finding mission کوئی بھجواتے پتا تو چلاتے کہ کیا ہو رہا ہے کہیں ہم استعمال تو نہیں ہو رہے ؟ ان کی وہاں کی عوام جو سمجھ رہی ہے کہ ڈالرز کے لیے ہمارا خون کیا جا رہا ہےپہلے یہ سارا تاثر ختم کرتے ،ان کو corner کرکے eventually military action تو ہم ہمیشہ بھی لے سکتے تھے لیکن یہ دو ہفتے کے اندر کیا کیا۔ وہاں لوگ پھنسے ہوئے ہیں اور ہم Artillery shelling, F-16, Helicopter Gunship ہندوستان میں بارہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں کتنی دفعہ ان پر بمباری کی گئی۔ ایک دفعہ بھی کسی پر بمباری کسی نے کی ہے۔ میں انگلینڈ میں تھا تیس سال سے terrorism تھی کتنی دفعہ British Forces نے لوگوں کے اوپر بمباری کی ہےیہ ہیں کہ civilian areas میں heavy guns سے بمباری کر رہے ہیں۔میں اس کے consequences میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ consequences ہاتھ سے نکل جاتے جب آپ military action کرتے ہیں اس لیے مہذب معاشرے آخری منٹ تک کوشش کرتے ہیں کہ political settlement ہو جائے اور یہ ہمارے سیاستدانوں کا failure ہے کہ ہم نے اتنی جلدی یہ کیا۔ خودی سیاستدان معاہدہ کرتے ہیں اور دس دن کے اندر international pressure میں آ کرختم کردیتے ہیں۔ سب کو پتا ہے پھر ہمیں بڑی back slapping بڑی precious appreciation ملی امریکہ سے now Pakistan is doing the right thing ہلری کلنٹن نے بڑا prove کیا ہے کہ ہاں اب پاکستان ٹھیک کر رہا ہےتو میں آخر میں میڈم سپیکر اس کو conclude کرنا چاہتاہوں کہ ہمارے ملک میں جو حالات ہیں اگر ہم نے ابھی بھی ان کو sincerely tackle نہ کیا ، بجائے بیماری ختم کرنے کے ہم آگ کے اوپر تیل چھڑکیں گے اور یہ بیماری پاکستان میں اور پھیلے گی ، انتہاپسندی اور بڑھے گی اس کے لیے بڑی sensible چاہیے ، اس کے لیے سوچ سمجھ کے ، اس کے لیے ہمیں ایسی brains چاہیں جو اس کا صحیح analyses کریں اور جب آپ analyses کریں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ ہم نے کسی اور کی جنگ کو اپنا کر ڈالرز کے پیچھے اور ایک dictatorion legitimacy کے پیچھے ہمارے ملک کا مستقبل تاریک کر دیا ہے، ہمارے ملک کے اندر انتشار پیدا کردیا ہے اگر اس کو ہم نے sensibly tackle نہ کیا یہ مزید اور آگے بڑھ جائے گا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Thank you. The very grateful to you for your valuable inside and information, if you could kindly come here its why they asked the question.

Madam Deputy Speaker: The first question from the Blue Party. Mr. Ahmed Noor.

جناب احمد نور: Thank you Sir, Ahmed Noor YP-08, FATA-01 جناب میرا تعلق وزیرستان وانا سے ہے۔ میرے تین simple سے questions ہیں بہت short ہیں لیکن میں خواہش کرتا ہوں کہ آپ ان کا briefly جواب دیں۔ سر وزیرستان میں ہم نے دیکھا جب حکومت کا first operation شروع ہوا تو اس وقت ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جو طالبان ہیں یا دہشت گرد ہیں یا militants ہیں جو چاہے ان کو نام دے دیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن آج 2009 میں جو میں دیکھ رہا ہوں ان کی تعداد بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ اس military operation کی وجہ سے اس کی تعداد بڑھ رہی ہے کم نہیں ہو رہی ہے۔جناب ایک بات یہ ہےسر وزیرستان میں ہم نے دیکھا کہ جو بھی military operation lounch ہوتا تھا وہاں پر۔ sirاسی وقت اسلام آباد میں امریکہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی Delegation یا بندہ آ جاتا تھا جس وقت یہاں وزیرستان میں آپریشن شروع ہوتا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ پرسوں الطاف حسین نے statement دی ہے کہ میں ایک لاکھ کارکنوں کو وہاں پر بھیج رہا ہوںتوits means کہ وہ trained peoples ہیں جو وہاں پر لڑ سکتے ہیں تو اگر Tribal کے militants سے یا Tribal کے trained لوگوں سے گورنمنٹ یا پاکستان کو خطرہ ہے تو ان کی تعداد تو لاکھوں میں نہیں ہےmostly بہت کم ہوں گے۔لیکن جو کراچی میں ایک لاکھ ٹرینڈ لوگ ابھی تیار کیے گئے ہیں کیا وہ اس ملک کے لیے خطرہ نہیں ہیں؟ اگریہ اس ملک کے لیے خطرہ ہیں تو ہمارے صدر جا کر الطاف حسین سے ملاقات کرکے آئے ہیں تو اس میں کون سی سیاست ہے۔-Thank you very much.

جناب عمران خان: سب سے پہلے تو میں آپ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ military action سے وزیرستان کے اندر کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ وہ جو چاہتے تھے اس کے opposite ہو گیا۔پہلے تو وزیرستان میں پورا قبائلی نظام تھا جو اپنے ملک صاحبان کے ذریعے ہم سے بات کرنے کے لیے تیار ہوتے تھے وہ pro-pakistan تھے ۔ جیسے جیسے military action ہوتا رہا سارے pro-pakistan Maliks مار دئیے گئے ، سارا پرانا قبائلی نظام ختم ہو گیاہے۔ اس کی خلا کے اندر ایک نیا phenomina جس کو تحریک طالبان آپ کہتے ہیں یہ بن گیا ہےجس پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور بجائے اس کے کہ پاکستانی فوج جس original purpseکے لیے بھیجی گئی تھی کہ ہم نے وہاں سے لوگوں کو لے کر آنا تھا اور ایریا کو کنٹرول کرنا تھا وہ اور out of control میں چلا گیا۔جو لوگ اس وقت pro-pakistan تھے اور سارا قبائلی علاقہ pro-pakistan تھا اس وقت وہاں بڑی نفرت پائی جاتی ہےپاکستان کی فوج کے خلاف اس علاقے میں۔ ہم نے اتنی stupetilty کی ہے ، احمقانہ چیز کہ اپنی فوج اور اپنے لوگوں کو لڑا دیا ہےیاد رکھیں کہ اس سے بڑا پاگل پن کوئی ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی قوم اپنی فوج اور اپنے لوگوں کو لڑائے تو اس طرح دشمنوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ آج خود ہی ہمارے مشیر داخلہ کہہ رہے ہیں کہ دیکھیں جی انڈیا کی activities شروع ہو گئی ہیں ، بلوچستان میں وہ یہ کر رہے ہیں اور یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ Foreign Hand ہے تو ہم نے خود ہی foreign hands کو آنے کے لیے موقع دیا ہے۔آپ نے جب ایک situation create کی تو وہ آئے ہیں اور آخر میں آپ نے الطاف حسین کی بات کی۔ دیکھیں میں نے تو کل گارڈن براؤن کو خط بھی لکھا ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف وہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں ، اس وقت ایم کیو ایم حکومت میں ہےپچھلے سات سال سے حکومت میں ہیں اور الطاف حسین British Citizen ہو کر سترہ سال سے باہر بیٹھے ہیں وہ کراچی کے لوگوں کو کہہ رہے ہیں کہ ہتھیار پکڑو طالبانائزیشن کے خلاف۔میں سب سے پہلے تو حکومت سے پوچھتا ہوں کہ وہ کیوں اس کی اجازت دے رہی ہےکیا حکومت کو وہاں اپنی rit of government وہاں نہیں establish کرنی چاہیے؟ کیوں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی پولیس اور ینجرز ہوتے ہوئے کوئی باہر بیٹھا کہہ رہا ہے عام شہریوں کو کہ بندوقیں پکڑیں اور آپ نے طالبان کو پکڑنا ہے۔ کراچی میں بیس لاکھ پشتون ہیں ، کسی کے ماتھے پر تو نہیں لکھا ہوا کہ وہ طالبان ہے۔ یہ تو exect voilance create کرنے کے لیے ایک بہت بڑا انتشار پھیلانے کے لیے ہے، یہ سبق شہر کی بربادی کے لیے ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ یہاں پر ہی حکومت کا double standard دیکھ لیں ایک طرف تو rit of government قائم کرنے کے لیے پوری فوج بھیج دی ہے ، دوسری جگہ openly rit of the government flowned ہو رہی ہے ، لوگوں کو کہا جا رہا ہے کہ بندوقیں پکڑیں اور بلکہ وہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی بڑی اچھی capson میں "NEWS" آئی ہوئی تھی جب آصف زرداری اور الطاف حسین کی ملاقات ہوئی .meeting of the minds جی-.meeting of the similar minds جی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Honourable Amir Ejaz.

جناب عامر اعجاز: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ خان صاحب ویسے پہلے تو بہت بہت شکریہ کہ آپ یہاں آئے ، آپ ایک بڑی پارٹی کے سربراہ ہیں اور آپ نے اتنا بڑا initiate لیا ۔ میں اپنا سوال فاٹا اور کرکٹ کے بارے میں رکھوں گا۔

جناب عمران خان: کرکٹ میں بھی terrorism ہے۔ Cricket coalption damage ہوگئی ہے۔

جناب عامر اعجاز: خان صاحب یہ جو لاہور میں سری لنکا کےساتھ ہوا اور آئی سی آئی نے پاکستان کے خلاف decession کیا کہ ورلڈ کپ پاکستان میں نہیں ہوگا۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت نے ، پاکستان کی کرکٹ یا پاکستان کرکٹ بورڈ کا اتنا calbar ہے کہ وہ کسی فارن ٹیم کو پاکستا ن میں بلائے اور کرکٹ کھیلیں ، کیا اتنی ہماری ability ہے ۔

جناب عمران خان: ہو تو سکتا تھا ۔ دیکھیں سری لنکن ٹیم بڑی risk لے کر یہاں آئی تھی۔ وہ بے چارے انہوں نے پاکستان کی دوستی میں یہ tour accept کیا اور پاکستان نے ان کو گارنٹی کیا کہ ان کو Presidental security ملے گی۔Presidental Security کا مطلب یہ ہے کہ جو سیکیورٹی آصف زرداری کو ملتی ہے۔ اب اگر آصف زرداری کی سیکیورٹی دیکھ لیں ، پہلے تو آپ دیکھ نہیں سکیں گے کیوں کہ آپ کو نظر ہی نہیں آئے گا، آپ کو اس کے پاس ہی نہیں آنے دیں گےکیوں کہ اتنی زبردست سیکیورٹی ہے۔ بے چارے سری لنکن اتناrisk لے کر آئے ، ان بے چاروں کو یعنی یہ سوچیں کہ یہ معجزہ ہی تھا کہ وہ بچ گئے ہیں، نہیں تو آج سری لنکن ٹیم ہی نہ ہوتی۔ہمارے وہاں پنجاب کے گورنر سلطان راہی بیٹھے ہوئے تھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب عمران خان: اب چپ کر کے بیٹھ گئے ہیں ، اب پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ گورنر کدھر گئے ہیں لیکن پہلے ہر دوسرے دن statement دیتے تھے جب کہ سری لنکن غریب un-protected رہے جب کہ intelligenc پہلے یہ کہہ رہی تھی کہ یہ بس target ہوگی، انہوں نے کہا تھا کہ یہ ایک out-side agency اس کو target کرے گیon the way to the stedium ۔ پنجاب پولیس کے پاس بھی پوری information تھی ۔اس کے باوجود انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ، اللہ کے حوالے کرکے ٹیم کی بس کو چھوڑ دیا اور گوکہ وہ بچ گئے ہیں تو اس میں ہماری سیکیورٹی کا کوئی قصور نہیں وہ گرنیڈ miss کرگیا۔اس میں بڑا واضح تھا کہ یہ وہ terrorist نہیں ہیں جو کہ اس وقت باقی Su-side attacks کر رہے ہیں کیوں کہ اگر وہ ہوتے تو آج سری لنکن ٹیم نہ ہوتی۔اس کے بعد اگر ہم اپنے آپ کو پاگل بنانا چاہتے ہیں کہ کوئی ٹیم پاکستان میں آجائے کیوں کہ اس خوش فہمی میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ اس کے بورڈ نے پتا نہیں یہ کیا کیا ، مجھے بورڈ کی بھی سمجھ نہیں آئی کہ ان کو سیدھا سیدھا جا کر کہنا چاہیے تھا کہ اگلا جو ورلڈ کپ ہے اس کو swip swap کریں اسٹریلیا سے اور اسٹریلیا کو پہلے دے دیں اور ہم اگلا ورلڈ کپ کر لیں گے یہ کس لیے کہ ورلڈ کپ سے millions of millions of dollars کی generation ہونی تھی کرکٹ کی بھی اور پاکستان کی economy کے لیےیہ جو ہم ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں یہ ہماری سب سے بڑی نااہلی تھی اور یہ کہتے کہ شاید پھر سے کوئی ٹیم آ جائے گی اس کے بعدیہ اپنے آپ کو پاگل بنانا ہے ، کس ٹیم نے اب پاکستان آنا ہے؟ جب تک یہ امریکہ افغانستان میں بیٹھا ہے مجھے نہیں یقین کہ یہاں کوئی ٹیم آتی ہے۔کیوں کہ یہاں امن نہیں ہوسکتا جب تک وہ افغانستان میں ہیں۔تو اس لیے ہم نے بڑی boldn opportunity miss کی کہ ورلڈ کپ کو swap کردیتے اور ابھی بھی کوشش کرنی چاہیے کہ اگر اسٹریلیا پہلا ورلڈ کپ 2010-11 کا ہے وہ اسٹریلیا میں ہو جائے اور اگلا ورلڈ کپ پاکستان ، ہندوستان اور سری لنکا میں ہو جائے۔ ابھی بھی کوشش کرنی چاہیے کیوں کہ بہت بڑا revenue loss ہوگا کیوں کہ آگے تو ورلڈ کپ بیس تیس سال کے بعد آئے گاتو تب تک یہ پاکستان کرکٹ کا revenue loss ہوگا۔ یعنی اس سے ہم پورا infrastructure develop کرسکتے تھےصرف World Cup revenue سے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ماریہ اسحاق۔

Madam Maria Ishaq: Thank you Madam Speaker.Sir, it is ……………per as long, as you remember. Sir, my question would be that since a very long times in Pakistan……what is feel کیوں کہ اس کی the policy is not change ٹیم کے چہرے بدل جاتے ہیں
اس طرح سے نہیں ہوتی جس طرح سے کی جاتی ہے۔ اب جیسے آپ ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس implementation
کے ذریعے لیکن یہ نہیں ہوا۔ تو اب آپ کے خیال سے کیا چیز بہتر ہوگی dialoge کیا جاتا handle کو situation
آپ ہی جیسے کہہ رہے ہیں کہ جو ………… کرتے ہوئے اور consider کو gravity of situation کہ جو
کر دیتا ہے ۔جیسے لاہور میں انہوں نے enhance کو بہت زیادہ gravity ہے اس چیز کا وہ اس چیز کی terror
کو ختم کردیں ۔جیسے بہت سے سکولز اور co-education کردیا ، لڑکیوں کو کہا کہ پردہ کریں اور attack ایک
کالجز میں پہلی کلاس سے ہوتا ہے۔……………………………………..

جناب عمران خان: دیکھیں یہ بڑا crtical time ہے پاکستان پر اور یہ defence of revolution سے
پہلے ایک بڑی اچھی کتاب ہے اس کے اندر charge decline لکھتا ہے free friend revolution france کے
اوپر کہ it was the best of times there was a worst of time یہ بالکل پاکستان میں fit ہے ۔ایک طرح بڑا
مشکل وقت ہے اور آگے ہم سنتے رہتے تھے کہ پاکستان cross road ہے یہ واقعی cross road ہے ۔ اگر ہم نے
یہاں سے صحیح قدم لے لیا ،ہم بچ بھی سکتے ہیں اور ایک نیا پاکستان بن سکتا ہے لیکن اگر ہم نے یہ جو موجودہ
policies follow کرتے رہے تو اس میں کوئی hope نہیں ہے۔یہ صرف one way traffic ہے ۔پہلے یہ یاد رکھیں
terrorism جو ہے it is an idea, terrorism کوئی conventalفوج کا نام نہیں ہے اگر terrorism کے
خلاف military سے جنگ جیتی جاتی تو آج امریکہ کا یہ حال عراق میں اور افغانستان میں نہ ہوتا۔ دنیا کی تاریخ کی
سب سے distructure military machine ہے لیکن دونوں جگہ پھنسی ہوئی ہے ۔ میں آپ کو یہ بھی کہتا ہوں کہ
عراق سے جب نکلیں گے آپ دیکھنا عراق کے اندر بالکل بہت بڑا انتشار آئے گا۔یہ tempary وہاں پر رکے ہوئے
ہیں اور افغانستان کو already traind بتا رہی ہے کہ ان کے against جا رہی ہے بلکہ پیک ڈک چینن جو امریکہ
کا Presidental Candidate تھا اس نے ایک آرٹیکل لکھا اور اس نے کہا ہم افغانستان میں جنگ ہار چکے ہیں
exit starigy- پہ انہوں نے فیصلہ کر لیا مگر ہم announce نہیں کر رہے کیوں کہ ہم نے اگر announce کیا
تو government collaps کرجائے گی۔ وہاں ان کے حالات اچھے نہیں ہو رہے اس کے باوجود کہ ان کی سب
سے powerfull military machine ہے دنیا کی تاریخ میں۔ ایک Gain co-operation کی رپورٹ تھی انہوں
نے 1967 سے جتنی بھی terrorist conflicts تھیں ان کے اوپر انہوں نے anylesis کیا اور وہ اس نتیجے پر
پہنچے کہ صرف سات فیصد military means سے حل ہوئے باقی 93% intelligence, police سے اور
dialoge سے ہوئے تو ہم اپنے سے پوچھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں ؟ ابھی پانچ مہینے کی جنگ کے بعد سوات کے
اندر ایک معاہدہ ہوتا ہے جو سارے سوات کے لوگ celebrate کرتے ہیں ۔ ایک elected government sign
کرتی ہے کیا ہم نے اس کو دس دن دیے ہیں۔ ساری دنیا میں شور مچ گیا پھر امریکہ کا کیا کام تھا ۔ کبھی گراڈن براؤن
یہاں بھاگا آ رہا ہے ، ان کا ملن بھاگا آ رہا ہے یہ بتانے کے لیے کہ طالبان چھا گئے ۔ کیا ہمارے ملک کے اندر کوئی
اس کا صحیح anylisis نہیں کیا کہ کون سی قیامت آ گئی تھی اگر ہم تھوڑی اور کوشش کرتے ۔جو وہ کر رہے تھے
میں آپ کو بتاؤں کہ وہ لوگ جو کر رہے تھے یہ کوئی اسلام بھی نہیں ہے۔کہتے ہیں کہ انتہا پسند اسلام یہ وہ بھی نہیں
ہے؟ اسلام میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ عورتوں کے سکول بند کردو۔ اسلام تو ایک انقلاب کا نام تھا ، آزادی کا نام تھا ۔ یہ
بالکل اس کے opposite حرکتیں کر رہے تھے۔ نبی کریم نے جنگ بدر کے بعد education emergency نافذ
کردی کیوں کہ بہت سے لڑیں ہیں جنگ بدر میں ہتھیاروں اور ڈنڈوں کے ساتھ لڑے ہیں۔جو وہ قیدی تھی ان کو واپس
کرتے تھے تو پیسے ملتے تھے ، انہوں نے کہا تم دس لوگوں کو لکھا پڑھا دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔یعنی ہتھیاروں
سے آگے انہوں نے تعلیم کے اوپر زور دیا ۔یہ جو چیز کر رہے ہیں یہ اسلام کے دائرے میں نہیں آتی لیکن بہرحال آیا
یہ جو terrorist activities کر رہی تھی آخر برطانیہ ان سے table پر بیٹھا ۔ آخر انہوں نے realize کیا کہ جنگ
بندوق سے یہ مسئلہ حل نہیں ہونے لگا۔ ان کے اوپر بھی یہی الزام لگتے تھے وہ بھی کوئی غلط حرکت نہیں کرتے
تھے terrorist ہیں لیکن ایک دفعہ peace talks ٹوٹیں پھر ٹوٹیں ، پھر ٹوٹیں eventually dialoge کامیاب
ہوگئے ۔ہم نے دس دن کے اندر ہی ختم کردیا۔ تیس لوگ بونیر پہنچے تو کہا کہ یہ تو اسلام آباد پہنچنے لگے ہیں اور
پورا groung relay کرکے وہ military actions کیے ہیں ۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کی فیملیاں بونیر ، سوات میں
traps ہوئی ہوں آپ کے بیوی بچے ہوں۔اور وہاں بمباری کر رہے ہوں ہیوی گن کے شیلز اور ہیلی کاپٹرگن سے
بمباری ہو رہی ہو۔ میں نے وہاں جو لوگوں سے پوچھا جب میں وہاں مہاجر کیمپوں میں گیا سب اکثریت سے یہی کہہ
رہے تھے کہ اکثریت بے قصور لوگ مر رہے ہیں۔ہم کیسے یہ اپنے لوگوں پر کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس

کے re-procations نہیں ہوں گے۔ اس لیے میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نمبر ۱ اگر ہم نے اپنے ملک کو بچانا ہے تو ہمیں امریکہ کو کہنا پڑے گا کہ ہم آپ کی جنگ میں شرکت نہیں کرسکتے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب عمران خان: آپ اتنی hectic stratigy وہاں افغانستان میں plan کریں ۔ہم یہ جو مختلف گروپس ہیں دیکھیں کوئی ایک طالبان نہیں ہے جو لڑ رہا ہے وہ اپنے آپ کو طالبان کہتا ہے، جس میں phernor گھس گئے ہیں ، جس طرح کی یہ لوگ حرکتیں کر رہے ہیں سوات کے اندر یہ باقی جگہ تو نہیں کررہے ، سکول اگر اڑا رہے تھے تو ادھر اڑا رہے تھے، وزیرستان اور باقی ایجنسیوں میں تو کوئی سکول نہیں اڑا رہے تھے۔ علیحدہ علیحدہ گروپس ہیں اگر حامد کرزئی آج کہہ سکتا ہے کہ میں ملا عمر سے بات کرنے کے لیے تیار ہوں اور یہ کہہ سکتا ہے کہ طالبان اور القائد ہ میں فرق کرو تو ہم کیوں ان سے اتنے آگے بڑھ گئےہیں کہ ہم بات ہی کرنے کے لیے نہیں جا رہے، ہم سب سے بات کریں ان کو اپنے ساتھ ملائیں اور ہم ان میں سے باقی جو انتہاپسند ہیں ان کو morganlize کریں کیوں کہ یہاں دینی انتہاپسند بھی ہیں ۔بالکل ٹھیک ہے جو شرپسند ہیں ان کو چھوڑیں لیکن لوگوں کو تو اپنے ساتھ ملائیں۔ اس وقت پندرہ لاکھ مسلح قبائلی ہیں ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ان کو اپنے ساتھ ملا کر اور جو یہ انتہا پسند ہیں ان کو morganilze کریں بجائے اس کے کہ وہ ایکشن کریں کہ ان کو ہم ادھر دوسری طرف دھکیل رہے ہیں جو ابھی ہم کر رہے ہیں اور ہم پاکستان کے اندر home ground policies لے کر آئیں جب تک ہماری اپنی home ground policies نہیں ہوں گیں جب تک ہم یہ بھکاریوں کی طرح جا کر ڈالر مانگ رہے ہیں شرم آتی ہے کہتےہیں جی اتنے پیسے ہمیں مل گئے ہیں پتا نہیں جس طرح آپ کی کوئی اپنی عزت ہی نہیں ہے کوئی ان کو شرم نہیں ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ ایسے کیسے کر رہے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب عمران خان: بھکاریوں کی طرح وہاں گھسے ہوئے ہیں ۔آصف زرداری statement دیتا ہے جاپان کے اندر ۔جاپان میں آصف زرداری کہتا ہے ۔آج بھی ایک statement آئی تھی help us to save the world کہ ہمیں ڈالرز دو تاکہ ہم دنیا کو بچا لیں یہ جو لوگ ہیں یہ دنیا کے لیے خطرہ ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ وہ بے چارے جن کی نہ تعلیم ، نہ کوئی عقل ہے نہ کچھ ہے یہ اپنے آپ کو تو خطرہ کرسکتے ہیں دنیا کو یہ کیسے خطرہ پہنچا سکتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

دنیا کو خطرہ ہے ہمیں ڈالرز دو اور جیسے ہی بمباری شروع کی تو دیکھنا اب ہمارے ڈالرز صحیح استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ ہیلری کلنٹن کی statement ہےNow they are doing a good job Pakistan اور مارو ان کو do more وہ کہہ رہے ہیں do more یہ کہہ رہے ہیں give me more, do more and give me more اور پاکستان کا بیڑا غرق کر رہے ہیں اس سے۔Independent Foreign policy خود داری پیدا کریں اپنے آپ میں، کسی قوم نے بھکاریوں کی طرح بھیک مانگ مانگ کر آج تک ترقی نہیں کی۔پاکستان میں reforms کی ضرورت ہے economic remorms, governance refarms, judicial refarms, refarms کریں بجائے یہ کہ پیسا مانگیں۔ آپ کا ملک بڑا امیر ہے، یہ غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ غریب ملک ہے لیکن امیر ملک تو تب ہوگا جب آپ اس ملک کے resources کو take کریں بجائے جا کر قرضے لینے کے اور امداد لینے کے اور اس پر آپ گزارا کر رہے ہیں۔کینسر کا علاج ڈسپرین سے کر رہے ہیں۔ملک میں سرجری کی ضرورت ہے ۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Sama Paras .

Madam Sama Paras Abbasi: Sir, your ……….I would to ask you a question that if your party would have been the rulling party right now. So, what would be a startigy exectally into stoping Dron Attacks in Northern Areas and Waziristan? That how would you cut the pressure of the Amrica and everyone like how exectally would you stop it. Thank you.

جناب عمران خان: میں کیسے روکوں گا۔ میں انہیں کہوں گا نہ کریں وہ نہی کریں گے۔ یہ تو اس وقت ہم نے ان کو اجازت دی ہوئی ہے لیکن یہ کہنا کہ دیکھیں جی کیا کر رہے ہیں وہ جو ان کی انٹیلجنس کمیٹی کی چیئرمین ہے

dine hinstian اس سے کانگریس میں پوچھا گیا کہ پاکستانی حکومت بڑی complaint کر رہی ہے ڈرون اٹیک کے اوپر ، آپ کیوں ڈرون اٹیکس کر رہے ہیں جب وہ اتنی complaint کر رہی ہے اس نے کہا پتا نہیں کیوں complaint کر رہے ہیں۔ ہم تو ان ہی کے basis سے اڑ کر ان ہی کو مار رہے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہماری basis سے اڑ رہے ہیں تو ہماری اجازت سے اڑ رہے ہیں ۔یہاں آپ کا ریڈار سسٹم ہے ، کوئی چیز آپ کی اجازت کے بغیر اڑ ہی نہیں سکتی۔اس نے کمیٹی کو کہا اور اس نے یہ understanding کہی کہ یہ اپنی public consumption کے لیے اس کو codmen کرتے ہیں تو اس لیے آپ کہتے ہیں کہ ہم کیسے کریں گے ۔ ہم تو کہہ دیں گے کہ آپ نہ کریں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ہم آپ کو اجازت نہیں دیں گے اور آپ کے basis یہاں سے ہٹا دیں گے۔صرف یہی ہوگا کہ ہمیں ڈالرز نہیں ملیں گے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ ڈالرز ہمارے ملک کے لیے لعنت ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میں یہ آپ کو گارنٹی کرتا ہوں کہ یہ صرف اس لیے کر رہے ہیں کہ give me more میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستانی قوم کا آپ کو اندازا نہیں ہے کہ ہماری اس قوم کا کتنا potential ہے۔ دیکھیں ابھی آٹھ ارب ڈالرز صرف overseas Pakistanis rmitances میں بھیجتے ہیں۔ ڈیڑھ ارب ڈالر امریکہ دے رہا ہے اگر آپ اس ملک میں خودداری پیدا کردیں یا پھر governance system ٹھیک کردیں۔ یہ جو چوری ، ڈاکے اور کرپشن ہے جو جو پاکستان کا کرپٹ ترین آدمی ہے آج بڑے سے بڑے عہدے پر بیٹھا ہوا ہے۔جن لوگوں نے اربوں روپے چوری کیے اور باہر بھاگے ہوئے تھے NRO کی گنگا میں نہا کر یہ نہیں کہ صرف ان کو پیسا ہی مل گیا ہے ۔انہوں نے پیسہ بھی اپنے پاس رکھ لیا ہے اور اس کے باوجود بڑے بڑے عہدوں پر بھی آ کر بیٹھ گئے ہیں۔جب آپ چوروں اور ڈاکوؤں کو اپنی فیکٹری کا مالک بنا دیں گے تو آپ کی فیکٹری بند ہو جائے گی تو ملک کیسے چل سکتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

یہ کیسے ہوسکتا ہے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ crime کیسے رک سکتی ہے۔ اگر آپ معاشرے میں signal دیتے ہیں کہ crime base than crime multiplies اگر مغرب کے معاشرے کے اندر آج crime نہیں ہے ، اس لیے نہیں کہ وہ ہم سے اچھے لوگ ہیں۔ یہاں اس ملک کے لوگوں میں خدا کا زیادہ خوف ہے لیکن وہاں جو ان کا legal system ہے it ensure that crime doesn’t pay ان کی law enforcementپوری کوشش ہوتی ہےکہ جو بھی crime کرے پکڑا جائے تو جب Crime obay نہیں کرتی تو اس ملک کے اندر ایمانداری آتی ہے اب جب آپ کے اوپر لوگ مسلط ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے Bank Accounts سارے بیرون ملک میں ہیں ۔ ایک اور بھی چیز دیکھیں کہ لوگوں سے قربانیاں مانگی جا رہی ہیں ۔ جب وہ ہر بار بجلی کی قیمت بڑھانے لگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ قوم کو ایک اور کڑوی گولی کھانی پڑے گی لیکن اپنا سارا پیسہ باہر پڑا ہے ۔آپ کے سارے بڑے بڑے political Houses کا پیسہ باہر پڑا ہے اور جائیدادیں بھی باہر ہیں۔ایک classic example ہے شوکت عزیز کا کہ اس کی پاکستان میں کیا commitments تھیں۔ نہ اس کا گھر یہاں ، خیر اس نے بعد میں یہاں ایک گھر تو لے ہی لیا تھا لیکن تمام پیسے باہر ، یہاں سے جوں ہی فارغ ہوا سیدھا باہر۔تو اس کی پاکستان کے ساتھ کیا commitments تھیں؟ پہلے تو پاکستان کے اندر ایک قانون ہونا چاہیے کہ آپ پاکستان میں کسی بھی سطح کا الیکشن لڑ نہیں سکتے جب تک آپ کی ساری جائیداد پاکستان میں نہ ہو ،آپ کے سارے بینک اکاؤنٹس پاکستان میں نہ ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اور آپ کو خود پتا ہو کہ آپ ٹیکس کتنا دیتے ہیں۔ آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے ،آپ کا ٹیکس کتنا ہے۔ آپ کی source of income کیا ہے ، آپ کا ٹیکس اور آپ کے assets declare نہ ہوں۔ آپ مجھے بتائیں یہاں کس کے assets declear ہیں آپ اگر ان کے اثاثے دیکھیں تو کہ ہمارے بڑے بڑے لوگوں کے تو آپ کو شاید ان کو چندہ دینا پڑجائے ۔ آپ کو پتا چلے گا کہ وہ بے چارے بالکل بھوکے ننگے ہیں۔چوں کہ بہت بڑا پاکستان میں Tax invision کا ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے بے نامی اکاؤنٹس ۔ اپنے نام پر کچھ رکھنا نہیں پیسے بچانے کے لیے اور یہ چھپانے کے لیے کہ میری source of income کیا ہے اور میرے Assets کتنے ہیں ۔دوسروں کے نام پر اپنے assets transfer کردیتے ہیں۔ یہ جو بے نامی اکاؤنٹس ہیں یاد رکھیں انشاء اللہ تحریک انصاف اگر power میں آتی ہے تو کیا کرے گی۔ سب سے پہلے اپنے revenues and expenditure کو balance کرے گی۔وہ کیسے ، کوئی قرضے لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔صرف اور صرف یہ کریں کہ خود ٹیکس دیں ، جو عوام کا ٹیکس ہے اس کا صحیح استعمال کریں۔ جتنے بڑے بڑے Governor Houses, Chief Ministers, President, Prime Minister Houses یہ جو شان و شوکت کے جو یہ symbols ہیں یہ بند کردیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

تاکہ یہ احتیاط کریں۔یہ غریب ملک ہے اگر حکومت کے پاس پیسہ نہیں تو پہلے اپنے سے قربانی شروع کریں اور اپنا بتائیں کہ آپ کتنا ٹیکس دیتے ہیں ۔سب بے نامی اکاؤنٹس ختم کردیں۔ یہی جو میں نے کہا ہے کہ کوئی الیکشن نہ لڑے

جب تک وہ اپنا سارا کچھ پاکستان میں نہ رکھے۔ اس کے بعد آپ overseas Pakistanis کو اپیل کریں کہ پاکستانی بینکوں میں اپنے پیسے رکھوائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کسی ک اندازا نہیں ہے کہ آپ کے ملک میں لوگوں کے پاس کتنا پیسہ ہے اور اس ملک میں کتنا potential ہے ۔ اس کے بعد reforms کریں پاکستان میں education emergency announce کریں، تعلیم کا اتنا بڑا پرابلم ہے اس وقت پاکستان میں کوئی Realize ہی نہیں کر رہا کہ government states pool structure collaps کر گیا ہے پاکستان میں ۔سرکاری سکولوں کی تعلیم ٹھیک کریں۔ عام آدمی کو تعلیم دیں۔ کوالٹی کی تعلیم دیں یہ ہوسکتا ہے ۔ Law and Order, law enforcement, judicial system ٹھیک کریں ۔ ٹیکس کا سسٹم ٹھیک کریں، امیروں سے ٹیکس لیں اور غریبوں پر خرچ کریں۔آج پاکستان میں غریبوں سے ٹیکس لے کر امیروں کو ہم subsidizeکر رہے ہیں ۔opposite ہے ۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان میں یہ جو آج ہم کر رہے ہیں کہ باہر سے تنخواہ لے کر اپنی فوج سے اپنے لوگ مروا رہے ہیں اور پھر do more کے لیے بھی ہمیں کہہ رہے ہیں۔تو ایسی ذلت کی زندگی گزارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Sofia Saeed.

محترمہ صوفیہ سعید:. Thank you Madam Speaker. میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے potential کی بات کی ہے اور دوسرا آپ کی پارٹی کا منشور ہے ۔کیا آپ حکومت کو support نہیں کرتے۔تو عوام کو کسی تحریک کے لیے کسی چیز کے خلاف کھڑا ہونے کے لیے leadership چاہیے ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم صرف ڈرون اٹیک کے بارے میں بات کرتے ہیں اور war of terriorکے خلاف ہم کچھ نہیں کرپاتے تو اگر آپ نے لانگ مارچ میں اپنی leadership provde کی ہے تو آپ اس تحریک کے لیے اپنی leadership کیوں نہیں provide کرتے۔

جناب عمران خان: دیکھیں terrorism کے خلاف لانگ مارچ کیسے کریں گے، کدھر جائیں گے ۔

محترمہ صوفیہ سعید: میں لانگ مارچ کی بات نہیں کررہی ۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اگر عوامی طاقت دکھا کر ہم war against terrior سے withdraw کرسکتے ہیں۔تو آپ اس تحریک کے لیے عوام کو leadership کیوں نہیں provide کرتے۔

جناب عمران خان: اچھا .OK دیکھیں یہ آپ کا بہت اچھا idea ہے اس وقت میں اس لیے کہتا ہوں کہ ضرورت اس وقت یہ ہے کہ آپ سے نہیں پورے دیس سے کہہ رہا ہوں کہ All Parties Confernce arrange کرنی چاہیں اور ابھی تک ہو جانی چاہیے تھی اور آل پارٹیز کانفرنس سےconsensus develop کرتے کہ ہم نے اس سے کیسے نکلنا ہے ۔ کیا یہ طریقہ ہے کہ ہم باہر سے جن سے پیسے لے رہے ہیں ان کی جنگ لڑتے رہیں اسی طرح اور اپنے ملک کا ستیاناس کریں یا ہمیں ایک Independent Foreign Policy اختیار کرنی چاہیے۔ اس کے لیے بڑا ضروری تھا آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد لیکن وہ ابھی تک ہو نہیں رہی اور اس کی وجہ ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہآج جو rulling party ہے پاکستان کی ان کے جو لیڈر ہیں یہ NRO کی وجہ سے کبھی بھی Amrican policy کو oppose نہیں کریں گے اور اصل میں جو last election ہو ا تھا 2008 کا اس الیکشن کا مقصد ہی ایک تھا کہ امریکہ کی پالیسیوں کا تسلسل رہے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جلدی جلدی الیکشن کے ذریعے مشرف کو legitmize کیا جائے اور اس کے ساتھ ایک ایسی political party جائے جو کہ ان ہی پالیسیوں کو جاری رکھے۔ اس لیے NRO sign کروایا گیا تھا۔NRO مشرف اور پیپلزپارٹی کے درمیان sign کیا گیا تھا اور اس کو broker کیا تھا Amricans نے۔ اس لیے جب بے نظیر بھٹو نے الیکشن سے ایمرجنسی کے بعد فیصلہ کیا کہ الیکشن کا بائیکاٹ کرنا ہے تو آپ کو یاد ہوگا کہ رچرڈ باؤچر اور نیگروپونٹے بھاگے بھاگےآئے اور اڑتالیس گھنٹے میں اس کو اپنا فیصلہ rewires کرنا پڑا۔ تو یہ جو الیکشن ہوا تھا اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ ایک ایسی حکومت ہو یا پاکستان میں ایک ایسی لیڈرشپ آئے جو US policies endorse کرے اور ابھی بھی وہی ہو رہا ہے۔اور اس لیے ہم اس پر پھنسے ہوئے ہیں اور اسی لیے آل پارٹیز کانفرنس نہیں ہونے دیتے کہ کیوں آل پارٹیز کانفرنس کا کیا فاہدہ اگر leading party join نہیں کرتی۔لیکن آپ کا یہ point ٹھیک ہے کہ کسی نہ کسی point پر ہمیں ایک تحریک چلانی پڑے گی independent foreign policy کی اور اس دلدل سے نکلنے کے لیے۔یا پھر ہمیں ، میں آپ کو یہ

بھی کہہ دوں کہ اوباما جو ہے میں نے یوسف رضا گیلانی کو بھی کہا کہ جب اوباما نیا نیا آیا تھا اور ہمارے پاس ایک golden opportunity تھی کہ یہاں سے ایک ایکسپرٹس کی ٹیم لے کر جاتے اور اس کو presentation کرتے کہ یہ جو آپ کی موجودہ فارن پالیسی ہے یہ آپ کی بربادی ہے اور پاکستان کی مکمل بربادی ہے۔آپ یہ stratigy change کریں اور یہ ہوسکتا تھا لیکن ہمارے پاس کوئی pro-active foreign policy تھی نہیں اس کے نتیجے میں ہم وہی پالیسی چلاتے آئے ہیں جو ہمیں حکم ملتا وہی ہم کر رہے ہیں۔اور اس لیے بجائے حالات بہتر ہونے کے بگڑ رہے ہیں۔ اس کا یوں بھی ہوسکتا ہے کہ ہم حکومت کو insest کریں کہ اوباما کو ایک ایکسپرٹس کی کمیٹی جس کو آل پارٹیز کانفرنس منظور کرے وہ جا کر ایک presentation دے اوباما ایڈمنسٹریشن کو کہ اپنی stratigy change کریں کہ ہم یہ آگے persue نہیں کرسکتے۔ اب دیکھیں کوئی پاکستانی 9/11 میں ملوث نہیں تھا۔ القاعدہ افغانستان میں بیٹھی تھی ۔ آج ہم نے کیا کیا ہے کہ ہمارے پتا نہیں کتنے ہزار لوگ مر گئے ہیں۔ ہماری فوج اور شہری لڑ رہے ہیں اور internally displace Pakistani کم از کم اس وقت پندرہ سے بیس لاکھ کو پہنچنے والے ہیں تو ہم نے کیا کیا تھا اس میں اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دیکھیں تھوڑی دیر کے لیے آپ قربانی دینے کے لیے بھی تیار ہیں۔مجھے اگر کوئی یہ کہہ دے کہ اگر آپ یہ اپریشن کریں گے تو ٹھیک ہو جائے گا۔کوئی ہمیں یہ بھی بتا دے نایا چلیں اگر ہم یہ 1,2,3 steps لیں گے تو پاکستان میں امن ہو جائے گا تو کوئی ایسا پلان بھی نہیں ہے بلکہ اس وقت جو بھی ہو رہا ہے اس سے مجھے اور بگڑتی ہوئی صورت نظر آ رہی ہے۔ تو اس لیے جو ہوناچاہیے ایک آل پارٹیز کانفرنس جو ایک stratigy بنائے اور ساتھ ان کو حکومت کو بھی اور ان کی ایڈمنسٹریشن کو بھی کیوں کہ یہ بش سے بہتر ایڈمنسٹریشن ہے۔ان کو ایک presentation تو دیں اور پھر ان کو ایک road map دیں۔ ہم ان کو ایک road map دیں کیوں کہ ان کے پاس اس وقت کوئی road map نہیں ہے۔ وہ ہمیں کہہ رہےہیں کیا کرو۔ اس وقت تو یہ حال ہے کہ جیسے اندھے کو guide کر رہا ہے۔کسی کو پتہ نہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں وہ Alison wondend کی بڑی اچھی کتاب تھی ، ایک بڑی اچھی line تھی۔اس نے کہا کہ when you don't know where you going, every road accident جب آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ کدھر جا رہے ہیں، کوئی راستہ نہیں پکڑ رہے کہ آپ پہنچ جائیں گے کیوں کہ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ جانا کدھرہے۔ آج کل وہ ہو رہا ہے۔

Madam Deputy Speaker: I will request everyone present in the Hall to switch their Telephones off and its make a disturbance me have sign whats that use of the telephone is strickly prohbited. Honourable Nishat Kazami.

Mr. Nishat Kazmi: Thank you very much Madam Speaker. Sir, I have…….question……..Si, would you think that Maulan Sufi Muhammad's……approach after they oppose to the Nizam-e-Adal and left the government and establishment no option……………..

جناب عمران خان: No option تو غلط ہے کیوں کہ options تو بہت تھے۔ اور option سارے exhaust کرکے پھرسے میں آپ کو کہتا ہوں as a principl. War is never a first option, war is always the last resolve جب سب options ختم ہو جاتے ہیں ، کوئی چارہ نہیں رہتا پھر بھی آپ planning سے کریں کہ اچھا اب میں یہ war کروں گا تو اس کے بے قصور شہریوں پر کیا concequances ہوں گے ۔کیوں aultimately جو terriorsim کی war آپ تب جیتیں گے جب لوگ آپ کے ساتھ مل جائیں ۔ اگر لوگ ان terrorists کو terrorists کہنا شروع کردیں گے تو آپ جنگ جیت جائیں گے۔اگر لوگ ان لوگوں کو freedom fighters کہیں گے جو آج افغانستان میں کہنا شروع کردیا ہے طالبان کو تو آپ جنگ نہیں جیت سکتے۔اس لیے آپ کہتے ہیں کہ میں کیا کرتا ۔ پہلے تو یہ نوبت آنی ہی نہیں چاہیے تھی ۔اس کو ہم نے بہت پہلے ہی ختم کردینا چاہیے تھا اور کبھی فوج کا استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا۔فرنٹئیر کانسٹیبلری ، یہ بنائی ہی اس لیے گئی تھی Para-Military Force اسی لیے، پولیس اور فرنٹئیر کانسٹیبلری کے ذریعے ہمیں اس issue کو solve کرنا چاہیے تھا۔اگر یہ ادھر تک پہنچ گیا اور eventually ایک peace deal ہوگئی تو peace deal کے بعد اگر voliation ہوئی تو میں کیا کرتا۔ میں سب سے پہلے تو ایک genuine facts finding mission بھیجتا ۔ کیوں کہ یہ صرف اے این پی اور صوفی محمد کی dealنہیں تھی۔ یہ پاکستان کی ایک deal ہونی چاہیے تھی۔ تو آل پارٹیز کو بٹھاتے ، ایک fact finding mission بھیجتے ۔پتا چلاتے اور اسے کہتے کہ آپ نے یہ ایک deal sign کی ہے اور اب آپ اس میں سے کیسے نکل رہے ہیں؟ اس میں علما کو بھی لے جاتے جو انہیں کہتے کہ مسلمان کے اوپر تو فرض ہے کہ آپ کا

جو معاہدہ ہے وہ آپ کے اوپر فرض ہے۔ہمیں دوسری طرف کا پتا نہیں چل رہا ۔بس ایک ٹی وی کے سامنے اس طرح اور میڈیا کے سامنے اس طرح بیٹھ کر کانفرنس ہوتی اور عوام کو پتا چلتا کہ ان کا stance کیا ہے وہ کیوں نکل رہے ہیں ان کو آپ corner کرتے ۔ اس سے ہونا کیا تھا کہ ساری عوام کو پتا ہونا چاہیے تھا کہ کیا issue ہے۔اس کے بعد پھر اگر ہم انہیں کہہ بھی دیتے کہ اگر آپ نے یہ violation کی تو پھر ہمیں military action لینا پڑے گا۔ جب ہم نے ان کو یہ کہنا تھا تو اس کے بعد پھر جب military action سے پہلے ہم اپنے سارے لوگوں کو وہاں سے avocate کرتے ۔ دیکھیں عوام ہے ، عورتیں ہیں ، بچے ہیں۔ سری لنکا نے بھی ابھی جو وہاں finally attack کیا ہے تو انہوں نے بڑا وقت دیا کہ آپ سب وہاں سے نکل جائیں حالانکہ انہوں نے بھی غلط کیا وہاں بھی trape ہوئے ۔ تو پہلے ان ساروں کو نکالتے اور پھر military action تو آپ لے ہی سکتے تھےآخر میں۔

Mr. Nishat Kazmi: very right to saying that how the government and the militant staratigy to put all those mines in the residential areas……………

جناب عمران خان: کیوں کہ میں تو بونیر گیا ہوں اور جن civilians سے ملا ہوں تو مجھے تو لوگوں نے کہا ہے تو انہوں نے تو کوئی mines کا مسئلہ نہیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پتا ہی نہیں تھا توپیں چلنی شروع ہو گیں heavy guns چلیں، ہمارے بچے dramatize ہوگئے ، آپ محسوس کریں کہ اتنی heavy gunship بچوں پر کیا اثر ہوا ہوگا۔میں تیرہ سال کا تھا جب انڈیا نے واہگہ بارڈر پر 1965 میں attack کیا ۔ مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ وہ جو shells آتے تھے اور جو شیشے ہلتے تھے حالانکہ ہم سے وہ بارڈر آٹھ نو میل دور تھی۔ یہ بے چارے وہاں گاؤں میں گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کسی گھر پر بم گر رہا ہے، آوازیں آ رہی ہیں تو آپ سوچیں کہ ان پر کیا گزر رہی تھی۔ آپ کی حکومت کی top priority اپنے civilians ہونے چاہیں۔ حکومت کو پوری کوشش کرنی چاہیے۔یہ کوئی collacture damage کا consept نہیں ہے آپ کے لیے collacture damage۔ تو امریکہ دوسروں کو مار کر کہتا ہے ۔ اپنے لوگوں کے لیے تو collacture damage کا کوئی consept نہیں ہے۔ تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے تھی کہ پہلے ان کی تیاری کرتے ، یہ کہنا کہ وہ پاکستان پر قبضہ کر رہے تھےیہ بالکل جھوٹ ہے ۔ میں نے آپ کو بتایا میں بونیر گیا ہوا تھا وہاں لوگوں نے بتایا کہ تیس چالیس طالبان لوگ یہاں آئے تھے۔ جس سے ساری دنیا میں شور مچ گیا کہ پاکستان کو takeover کرنے لگے ہیں ۔ ان کی کوئی capability نہیں تھی کہ وہ وہاں سے باہر oprate کرتے۔وقت تھا ان کو وہاں روک دیتے فوج وہاںبٹھا دیتےلیکن پہلے اپنے لوگوں کوavacate کرلیتے ، تیاری کرتے ، ان کے لیے campesبناتے، ان کے کھانے پینے کا بندوبست کرتے۔ آج وہاں کیا ہو رہا ہے سارے کیمپوں میں ۔ جو حالات ہیں اور لوگ جس طرح باہر بھاگے آ رہے ہیں، لوگوں سے بات تو کریں کہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی ایسی ایمرجنسی نہیں تھی کہ unfortunately وہاں کی عوام یہ سمجھتی ہے کہ امریکہ کی جنگ تھی وہاں سے ڈالرز مانگنے تھے اس لیے یہ سارا ڈرامہ کیا اور جلدی جلدی میں کیا اور کوئی فکر نہیں کی کہ وہاں بے چارے عوام پر کیا گزر رہی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Waqar Nayyar.

جناب وقار نیئر: Thank you Madam. Sir آپ سے دو سوال ہیں ۔ایک تو یہ ہے کہ you seen to have break and solution towards the problems accept that you know thing we do you planed to fight next election whenever تو government part of the rational process what sometime that ہیں پڑتے کرنے principl compromise کچھ they happen and even though is good, the compromise of swat principle that make sure that larger if you seen the country going to hail you can……….after that. Even if it means compromising were once you کا کہ foreign dependents ہے-------- جناب دوسرا یہ ہے کہ یہ جو ہمارا some importants hight rated substance in the gate اتنے جائیں چلے----اگر آپ become edacted to a substance when you saying want to getted of foreing aid and foreign تو سوات میں بڑا مشکل ہو جاتا ہے dependancy economically do you think کہ اتنا need quick action ہونا چاہیے---------------پھر--------

جناب عمران خان: دیکھیں الیکشن کا بائیکاٹ بڑا important تھا ۔کہ ہماری جماعت کایترہ سال پہلے main point ہمارے manifestoکا تھا کہ پاکستان میں Rule of law تب آئے گا جب independent judiciary ہوگی

تو اس کی کوئی بھی آج تک بات نہیں کرتاہم بار بار judicary کی بات کرتے رہے ہیں اور پھر جب 9 مارچ کو جب مشرف نے 2007 میں ایکشن لیا تو تحریک انصاف پہلی جماعت تھی جس نے اس کے اوپر stand لیا اور اس کے بعد ابھی پاکستان بار کونسل نے بعد میں اس پر stand لیا ۔ ہم سب سے پہلے اس کے خلاف نکلے اور میں نے قاضی حسین احمد اور چوہدری نثار کو پی ایم ایل اور جے یو آئی کو اکٹھا کیا ۔ ہم نے پریس کانفرنس کی ۔ ہم نے دوسال مسلسل اس کے لیے جدوجہد کی اس سے پہلے جب الیکشن آیا ۔ چیف جسٹس 20 جولائی کو restore ہوا اور تین نومبر کو مشرف نے ان کو ایمرجنسی کے بہانے چیف جسٹس اور ججوں کو نکالا تو اس وقت ساری جو movement تھی اور اے پی ڈی ایم کی پارٹیوں کا یہ خیال تھا کہ مشرف کے زیر سایہ الیکشن نہیں لڑنا چاہیے اور جب تک چیف جسٹس اور جج بحال نہ ہوں۔ اے پی ڈی ایم کی اس سے پہلے جولائی میں meeting ہوئی سوائے پیپلز پارٹی کے ساری پارٹیوں نے کہا کہ جب تک مشرف ہے ہمیں الیکشن نہیں لڑنا چاہیے۔ہم سب اس کے signies ہیں ۔ پھر اے پی ڈی ایم کی meeting ہوئی جس میں ساری پارٹیوں کے except پیپلزپارٹی اس میں صرف فضل الرحمٰن نے اور اے این پی نے کہا تھا کہ ہم الیکشن لڑیں گے باقی سب پارٹیوں نے including PML(N) نے کہا کہ ہم بائیکاٹ کریں گے کیوں کہ ججز جب تک بحال نہیں ہوتے تو ہم نے پورے ایک collation کے ساتھ الیکشن کا بائیکاٹ کیا اور ہم سب کا یہ خیال تھا کہ یہ الیکشن صرف ایک arrangement تحت کروائے جا رہے ہیں جس میں مشرف کو legitimize کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو وہ جو میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ پیپلز پارٹی کو ساتھ ملا کر اور ہم سب کا یہ خیال تھا کہ الیکشن سے democracy نہیں آئے گی اور آج اگر آپ دیکھ لیں تو ان الیکشن سے پاکستان نے کیا produce کیا۔ نہ اس ملک میں democracy آئی۔ یہ جس کو جمہوریت کہتے ہیں یہ جمہوریت نہیں ہے۔ اس کو آپ جمہوریت نہیں کہہ سکتے۔ ایک sitting Parliament فیصلہ کرتی ہے کہ ڈرون حملے نہیں ہونے چاہیں وہ بھی Resolution pass کرتی ہے تو اس سے ایک گھنٹے کے بعد ڈرون حملہ ہو جاتا ہے۔کوئی آگے بات نہیں کرتا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Parliament sovereign نہیں ہے ۔آج آصف زرداری نے جا کر agreements sign کر دیے transit trade کے انڈیا کو اجازت دے دی آنے کی ۔ اس نے کس سے پوچھا ہے ، اتنا بڑا step لیا ہے انڈیا کو اجازت دے دی ہے افغانستان میں transit trade کی اس نے کس سے پوچھا ہے؟ This is a policy change میں یہی آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اس پارلیمنٹ کا مجھے بتائیں کیا فائدہ ہے۔Parliament endorse کرتی ہے اتنے زور و شور سے نظام عدل آرڈیننس اور ہفتے اور دس دن کے بعد وہاں military action ہوجاتا ہے کہ جی انہوں نے اپنا معاہدہ توڑ دیا ہے۔میں صرف آپ کو یہ کہہ رہاہوں کہ یہ یاد رکھیں یہ Genuine democracy election میں نہیں ہے الیکشن کے ساتھ pre-requests ہے۔ آپ کا independent Election Commission, and Independent Judiciary کے بغیر اگر آپ الیکشن کروائیں گے توdemocracy نہیں آئے گی۔ الیکشن پوری دنیا میں ہوتے ہیں۔ موگابے کو دیکھیں چالیس سال ہو گئے ہیں اس کو الیکشن کرواتے ہوئے ، حسنی مبارک کو تیس سال ہوگئے ہیں الیکشن کرواتے ہوئے تو وہاں پر کون سی جمہوریت ہے؟ جمہوریت تب آتی ہے ۔ British Politician جو یو این نے بھیجا تھا بوسنیا میں الیکشن کروانے کے لیے اور جمہوریت لانے کے لیے اس نے الیکشن کروا دیے ۔الیکشن کے بعد انہوں نے statement دی کہ ہم نے الیکشن کروائے ہیں but we could not bring democracy in Bosnia اور اس نے ایک وجہ بتائی کہتا ہے کہ if we are elections without having rule of law جب تک آپ کا rule of law place نہ ہو جب تک election will not bring the democracy تو ہم نےmiss golden opportunity کی ۔ وہ پاکستان کے لیے ideal opportunity تھی پاکستان کو genuine democracy کی طرف جانے کے لیےاگر تب ہم چیف جسٹس کو restore کروا دیتے۔اور ابھی بھی میں یہ سمجھتا ہوں ، خیر ہم تو الیکشن لڑیں گے کیوں کہ ہماری ڈیمانڈ تھی چیف جسٹس کی وہ پوری ہوگئی لیکن الیکشن یہ جو آنے والی الیکشن ہے یہ میں آپ کی Youth Parliament کو بڑے واضح طریقے سے کہتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ کے سب سےdisable elections ہوں گے، کیوں ہوں گے؟ پہلی دفعہ independent Chief Justice جب آپ کی Judiciary independent ہوجاتی ہے تو اب logically election commission independent ہوگی۔ میڈیا پاکستان کا شاید ہی دنیا میں اتنا آزاد میڈیا نہ ہو جتنا پاکستان کا ہے ۔شاید ہی دنیا میں کوئی ایسا آزاد میڈیا ہو۔تو آپ کی ساری pre-requests so in place آ گئی ہیں independent judiciary, independent election commission, independent media تو آپ کی عوام جب ووٹ دینے جائے گی یہ پہلے کی طرح نہیں جائے گی جس طرح پچھلے الیکشن میں ہوا ہے۔ یہ پوچھے گی کہ عمران خان آپ کی کون سی economic policy ہے ، آپ کی foreign policy کیا ہے۔ آپ کی environment policy کیا ہے ۔جس طرح آپ نے کہا کہ ابھی aid سے ہم نکلیں گے ہم کیسے اس aid سے نکلیں گے یہ ان سب سے پوچھیں گے اب اور جب عوام ووٹ ڈالے گی تو ووٹر

کو پتہ ہوگا کہ میں ووٹ کیوں ڈال رہا ہوں۔ Provincial Autonomy کیسی ہونی چاہیے۔ بلوچستان کی کیا پالیسی ہے تو اس لیے یہ انقلاب آئے گا انشاء اللہ اس الیکشن میں۔ میں آپ کو آج predict کرتا ہوں کہ آنے والے الیکشن میں 1970s سے بڑا انقلاب آئے گا۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Farrukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ بہت شکریہ جناب آپ کا ۔ عرصے بعد کسی مخلص بندے کو سننے کا موقع ملا ہے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے دانیال صاحب کی وہ کتاب پڑھی ہوگی An enquiry into the Pakistan culture of power in the sub-continent اس خطے کے ساتھ ایک مسئلہ ہے کہ یہاں کے لوگ اگر پاور دیں گے تو وہ اسے استعمال کریں گے۔ کیوں کہ بے وقوف طالبان کی باتیں ، میں بے وقوف بولتا ہوں جو اس ایوان کے اندر بیٹھے ہیں وقت نہیں میں بیان کروں کہ اب وہ جو پاور کا ایک مزہ چکھ چکے ہیں ۔ سوات کے اندر آپ نے ان کو یہ پاور دی تو اس کا مزہ چکھ کر وہ بونیر میں داخل ہوئے۔کیا وہاں بھی بندوں کو hire کرتے ہیں۔انہوں نے ایک پاور کا مزہ چکھ لیا ہے تو وہاں ایک revolution لانے کی ضرورت ہے کیوں کہ وہ بے وقوف ہیں۔جیسے ------علم کی بنیادسے دل سے نہیں اتار سکے۔معلومات نہیں ملیں تو اس کے لیے کوئی strategy آپ کے پاس ہیں کیوں کہ ان کا mind set آپ کیسے change کریں گے۔

جناب عمران خان: میں نے آپ سے پہلے کہا کہ یہ کتاب میں نے نہیں پڑھی اور آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں کہ power کا ایک بڑا حصہ sub-contenant میں اور خاص طور پر پاکستان میں power کا viewsip ہے۔میں آپ کو صرف diverge کر رہا ہوں کہ مسلمان دنیا میں آپ کبھی یہ سوچیں کہ کیا وجہ تھی کہ سات سو سال تک مسلمان دنیا کی سپرپاؤر بنے رہے۔Top scientist مسلمان تھے۔اور پھر مسلمان decline کرگئے اور یورپ آگے چلی گئی۔ اس کی کیا وجہ تھی۔میری یہ تھیوری ہے کہ اگر آپ اس کی study کریں تو اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمان جو خلافت راشدہ تھا اس کے اندر بڑی democratic mind set تھی مسلمانوں کی ایک ganitarian society تھی ۔ پہلے چار خلیفہ میں سے دو عدالت میں جا کر کھڑے ہوئے اور حضرت علی کے ساتھ جاتے ہیں ایک یہودی شہری کے خلاف کیوں کہ قاضی کہتا ہے کہ آپ کے بیٹے کی گواہی میں قبول نہیں کرتا ۔ تو Rule of law جو تھا تو مسلمانوں کی دنیا میں باقی ساری contempary دنیا سے زیادہ ہوگئی اور Rule of Law ہوتا یہ ہے کہ جو قیادت ہے اس کو قانون کے نیچے لایا جائے۔یعنی کہ abslute power کسی کو نہ ملے۔ تو خلافت راشدہ کے بعد اب جو چودہ امیت کے خلیفہ آئے ان میں سے صرف چار اپنے بیٹوں کو خلیفہ بنا سکے۔ بہرحال check and balance تھا executive کے اوپر۔Unfortunately مسلمان دنیا میں تبدیلی لائے اور 1253 میں جب منگولینز نے بغداد کو برباد کیا۔ اس کے بعد سے اب تک دیکھیں کہ منگولین پھر وہ مسلمان ہوگئے ، پھر Turkish influence آگیا تو ہماری جو ---تھی وہ abslute ہونی شروع ہوگئی اور یورپ میں change آنا شروع ہوگیا۔ میگناکارٹر آیا انہوں نے اپنے ایگزیکٹیو کے اوپر checks and balances ڈالنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ French Revolution اور پارلیمنٹ کی revolution پھر American Constitution آگیا تو انہوں نے اپنے ایگزیکٹیوکو check and balances میں لائے اور ہماری بادشاہتیں بننی شروع ہو گیں۔ ہم دوسری چلے گئے اور وہ دوسری آگئے۔اور ان کی رائج ہوگئی اور ہم نیچے چلے گئے۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ساری مسلمان دنیا میں تین democracies ہیں ۔آپ کا یہ point بالکل ٹھیک ہے کہ ہم اس ملک میں پاؤر کو جب تک پاؤر کو کنٹرول نہیں کریں گے قانون کے نیچے نہیں لے کر آئیں گے ۔ اس لیے یہ جو چیف جسٹس کی movement تھی یہ پاکستان کی تاریخ کی سب سے seginfient movement ہے ۔آپ اس کے re-procation ابھی دیکھیں گے۔آگے آئیں گے۔ آپ نے یہ جو بات کی کہ کیسے defeet کریں گے ان کو electorly آپ یاد رکھنا کہ اس ملک کے لوگ کبھی بھی انتہاپسندی کو support نہیں کریں گے۔جب بھی آپ free and fair elections کروائیں گے یہ لوگ ہار جائیں گے۔کبھی الیکشن نہیں جیت سکتے۔اور یہاں کے لوگ جو ہیں ۔دیکھیں طالبان ایک preqular system تھا افغانستان میں جس کی پیداوار ہیں ۔اس ملک کے اندر نہیں ، یہاں کوئی sitituation ہی نہیں وہ یہ اور بات ہے کہ یہاں انتہاپسندی بڑھ رہی ہے جو طالبان ہیں ان کو کنفیوز نہ کریں۔redinize ہو رہی ہے سوسائٹی جیسے جیسے ہم کسی اور کی جنگ لڑ کر اپنے لوگوں کو مار رہے ہیں ابھی تو دس لاکھ لوگ نکلے ہیں، بے گھر ہوئے ہیں ان میں بڑی rediqulization آئے گی ۔ میں نے ان سے جو بات چیت کی ہے ، ان کے نوجوانوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہے۔کہ ہمیں استعمال کر رہے ہیں ڈالرز لینے

کے لیے۔ اگر لوگوں کا یہ خیال ہے اور آہستہ آہستہ بگڑ گئے اور بے روزگار ہوں گے ، ان کو کدھر سے روزگار ملے گایہ crime کی طرف جائیں گے ، انتہاپسندی کی طرف جائیں گے۔ اس لیے ہم جتنی جلدی اس میں سے نکلیں اور free and fair elections کی طرف جائیں ۔یہ جو انتہاپسندی ہے ختم ہو جائے گی۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Hamid Hussain.

جناب حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔میرا سوال international media کے حوالے سے ہے کہ جو war on terrorist میں پاکستانی میڈیا اور انٹرنیشنل میڈیا کا اہم کردار ہے۔جس طرح ابھی آپ نے مثال دی کہ بونیر میں صرف تیس ، چالیس لوگ آئے لیکن انٹرنیشنل میڈیا نے بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور نیشنل میڈیا نے بھی وہاں سے رپورٹیں لیں تو آپ کے ذہن میں کیا stratigy ہے کہ اس کو کس طرح counter کیا جائے ۔میں آپ کو چینل بتاتا ہوں جو کہ انٹرنیشنل میڈیا کے sources ہیں جو یہیں سے لوکل میڈیا کے resource persons ہیں جو وہاں رہتے ہیں وہ رپورٹ دیتے ہیں کیوں کہ انٹرنیشنل میڈیا کے جو corspondents ہیں وہ directly تو یہاں آنہیں سکتے اور انہوں نے یہاں پر لوگوں کو hire کیا ہوا ہے ۔پاکستانی میڈیا میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو کہ یہاں اسلام آباد کو خبر دیتے ہیں اور اسلام آباد سے پھر نیویارک اور سارے Western Capitals میں جاتی ہیں تو اس چینل کو روکنے کے لیے آپ کے ذہن میں کیا strategy ہے اگر آپ حکومت میں ہوتے تو آپ اس چیز کو کیسے روکتے۔ دوسرا میرا ایک چھوٹا سال سوال ہے جو کہ میری observation ہے ۔آپ یہاں آئے ہیں آپ کا بہت بہت شکریہ لیکن مجھے زیادہ خوشی تب ہوتی اگر پاکستان تحریک انصاف کا پنجاب کا صدر، سندھ کا صدر، یا اسلام آباد کا صدر یا کہیں کا بھی ہوتا اور یہاں ہم سے خطاب کرتا۔ میں جب بھی جناح سپر، آبپارہ یا ادھر ادھر ہم جاتے ہیں تو وہاں پر دیکھتا ہوں کہ کافی سارے کیمپس ہوتے ہیں مگر کسی کو وہاں نہیں دیکھا اور نہ ہی ٹی وی پر دیکھا ہے۔یہ رواج ہونا چاہیے کہ اگر پاکستان تحریک انصاف کےmanifesto کی ہم زیادہ دل سے قدر کرتےہیں تو اس trend کو reverse کرنے کے لیے آپ کے ذہن میں کیا بات ہے۔.Thank you

جناب عمران خان: دوسرے کا پہلے جواب دے دیتا ہوں ۔تحریک انصاف کی جو ٹیم ہے وہ نئے لوگ ہیں ۔اگر آپ change چاہتے ہیں تو آپ status co ساتھ ملا کر تبدیلی نہیں لاسکتے۔یہ contradiction in terms ہے یا تو آپ تبدیلی چاہتے ہیں یا پاؤر چاہتےہیں اور politics کے لیے آپ کو power politicians چاہیں جو known faces ہیں ۔تبدیلی کے لئے آپ کو نئے لوگ چاہیں۔ اب نئے لوگوں کو لوگ پہچانتے نہیں ہیں۔ ٹی وی چینلز ہمارے جو ہیں ان کی problem یہ ہے کہ viewer ship کی competition چلا ہوا ہے وہ ابھی بھی ان لوگوں کو لے کر آئیں گے جن کے face expression ہیں مثلا شیخ رشید کی ضمانت ضبط ہوگئی لیکن وہ ہر ٹی وی چینلز پر آئیں گےکیوں کہ وہ ان کی مجبوری ہیں کیوں کہ لوگ ان کو جانتے ہیں لیکن ہمارے جو لوگ ہیں وہ نئے لوگ ہیں ان کو وہ لیتے نہیں ہیں۔یہ ایک مسئلہ ہے اور ہم اس مسئلے کا حل نکال رہے ہیں انشاء اللہ اپنے لوگوں کو project کر رہے ہیں۔آپ نے کہا یہ بالکل ٹھیک ہے ایک پورا hysteria بنایا گیا ۔ دو چیزیں ہیں۔ ایک تو انٹرنیشنل گروپ بنا اور یہاں سے بھی اس کو پوری طرح اٹھایا گیاکہ جی طالبان آگئے ، طالبانائزیشن آگئی۔میں نے ایسے ایسے آرٹیکلز پڑھے ہیں ۔آج بھی ایک خاتون ناروے میں ہوتی ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ بڑا اچھا ہوا کہ پاکستانی فوج اب ٹھیک کام کر رہی ہے۔اور مار رہی ہے ان لوگوں کوپہلے تو پاکستان میں leadership نہیں ہےکیوں کہ جو آصف زرداری ہیں آپ نے بھی دیکھا انہوں نے امریکہ میں جا کر ایک statement دی ہے ۔ اس نے اتنی اتنی شرمناک statements دی ہیں لیکن ایک ان میں سے یہ تھی کہ مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ معاہدہ کام نہیں کرے گا اس لیے میں اس پر دستخط نہیں کر رہاجب آپ کا صدر خود ہی ایسی statement دیتا ہے تو آپ کیا aspect کرتے ہیں کہ میڈیا نے وہی pick کرنا ہے ۔یہاں کی لیڈرشپ ہوتی تو وہاں کھڑا ہو کر کہتا کہit is non of your business یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے ، ہمارے اتنے لوگ گھروں سے نکلے ہوئے ہیں، سوات میں بربادی آ گئی ہے۔ چالیس ارب روپے کا نقصان ہو گیا ہے ، سکول بند ہوگئے ہیں، لوگوں کی ساری financial assistance collapse کر گئی ہے۔ ہم خود امن کر رہے ہیں آپ کا اس سے کیا واسطہ ۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے چپ ہو جانا تھا۔ دوسرا ہمارا ایک problem ہے وہ ہے ہماری education system کہ انگلش میڈیم اور اردو میڈیم۔ انگلش میڈیم unfortunately ایک ایسا سسٹم ہے ۔اگر آپ لارڈ میکالے کی mission statement پڑھ لیں -1815 میں جب وہ انگلش لے کر آیا تھا تو اس انگلش میڈیم کا Specific مقصد تھا ۔ انگریز یہاں اپنے نوکر پیدا کرنے چاہتے تھےکہ جو ان کی ساری policies کو آگے بڑھائیں۔ اتنا بڑا ہندوستان تھا چار ہزار انگریزوں نے چالیس کروڑ لوگوں پر یہاں حکومت کی ہے۔ان کو intermediate چاہیے تھے اور اگر آپ اس کی mission statements پڑھ لیں تو وہ بڑی خوفناک ہیں۔ اس نے

کہا ہم ایسے لوگ چاہتے ہیں ۔یہ جو انگلش میڈیم ہے یہ ایسے لوگ produce کرے گا ، اور سوچ اور فکر سب ہماری ہوگی صرف وہ رنگ کے کالے ہوں گے۔باقی ہماری طرح کے ہوں گے coconut, white from inside, brown form outside یہ ان کی basically mission statements تھیں اور انہو ں نے وہ produce کردی ہیں۔یہاں بڑے سے بڑا coconut بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو وہاں مغرب سے آتا ہے یہاں طوطوں کی طرح بولنا شروع ہو جاتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

شور مچ گیا کہ سوات میں طالبان آگئے ، انہوں نے عورتوں کو کہا کہ برقعوں میں چلی جائیں یہ ہوگا وہ ہوگا پتہ نہیں کیا کیا چیزیں میں نے پڑھی ہیں۔کسی کو کوئی سمجھ ہی نہیں ہے کہ یہ phenomena کیا ہے ، کوئی اس پر تھوڑا سا ذہن لڑا لے، اس کی rout causes پر چلے جائیں ۔طالبان کی بھی کتنی قسمیں ہیں یہ کسی نے نہیں دیکھا۔ ایک ہی میں سب کو ڈال دیا۔انہیں یہ نہیں پتہ کہ مجرم بھی وہاں ان میں شامل ہو گئے ہیں ، باہر سے پیسہ چل رہا ہے ، ہمارے سارے دشمن بھی ہمیں یہاں دلدل میں پھنسا رہے ہیں۔انہوں نے بھی طالبان create کر دئیے ہیں کوئی سنٹرل کمانڈ تو ہے ہی نہیں ۔یا تو یہ نہ کہیں کہ سنٹرل کمانڈ بیٹھا ہوا ہے ان اور ان کو کنٹرول کر رہا ہے۔سارے طالبان کو۔جس نے پگڑی پہنی ہے وہ کہتا ہے میں طالبان ہوں۔میں طالبان ہوں ، میں جا کر لوگوں سے پیسے لے رہاہوں ، مار رہا ہوں ، جو مرضی ہے کروں کون روک سکتا ہے؟لیکن اس میں کئی قسم کے ہیں ۔تو اس لیے اتنا بڑا جو ہم نے scenario بنا دیا ہے پکڑ کر، پھر پوری تیاری کروائی، ہم نے دو ہفتے لگائے، دو ہفتے جو agreement کیا۔دوہفتے کے اندر sign نے Parliament نے sign کیا ، جو انہوں نے کیا ، اے این پی، سیکولر، لبرل گورنمنٹ نے سب کچھ فارغ کردیا اور آج آپ تماشہ دیکھ لیں ۔بڑی تالیاں بج رہی ہیں ، بڑا اچھا کام ہو رہا ہے آج، لیکن جا کر وہاں کے حالات تو دیکھیں ، کوئی خود بھی جا کر دیکھ لے، لوگوں سے تو پوچھیں کہ جن کو بچانے کے لیے military action ہے ان سے تو پہلے پوچھیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں وہ دونوں کو گالیاں نکال رہے ہیں۔فوج کو بھی برا بھلا کہہ رہے ہیں اور ان کو بھی برا بھلا کہہ رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Gul Bano.

Miss. Gul Bano: My question is regarding to Balochistan. And I hope as a leader you are also monitoring and analyzing the problem of Balochistan.

آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ بل۔ آگے جاری----

Nawas Sial

------جاری---

وہاں کی situation بہت خراب ہوتی جارہی ہے۔ In such spectrum one can't understand کہ یہ foreign involvement ہے ، وہاں کے لوگوں کی احساس محرومی ہے اور وہاں کے leaders کی personal interest ہے۔ جناب! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ہم کس طریقے سے وہاں کے مسائل کو بہتر انداز سے حل کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب عمران خان: اگر میں اس وقت پاکستان کیLeadership میں ہوتا تو میں در اصل سوات سے زیادہ بلوچستان پر توجہ دیتا۔ زیادہ danger بلوچستان ہے۔ ہم پاکستان کا سوچ رہے ہوتے۔ سوات کے جو لوگ ہیں ہم ان کو negotiations کے ذریعے سے کنٹرول کر سکتے تھے اور ان کے ساتھ negotiations کرتے رہتے اور کوشش کرتے رہتے کہ ان کو table پر لے کر آئیں۔ جو لوگ گلے کاٹ رہے ہیں ان کو ہم قاضی کورٹس میں present کر دیتے۔ وہ قاضی کورٹس کو تو مان گئے تھے، اسی میں ہم کہتے کہ کہاں گلے کاٹنا لکھا ہوا ہے، سکولز بند کرنا کہاں لکھا ہوا ہے۔ انہیں کے قانون ان پر لاگو کرتے۔ فرنٹیئر کی گورنمنٹ تو ابھی بھی کہہ رہی ہے کہ ہم نظام عدل کو enforce کریں ۔ ہم اسی نظام عدل کے ذریعے ہی trial کرتے ہیں لیکن یہ ملٹری ایکشن ، ہمیں بلوچستان کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے تھی۔ وہاں بلوچ ایریاز میں احساس محرومی کی انتہا ہے ۔ وہ پہلے rights کی بات کرتے تھے اور اب وہ آزادی کی کر رہے ہیں یہ بالکل ایسٹ پاکستان کی صورتحال ہے ، وہ مجھے بالکل یاد ہے، وہ بالکل rights سے شروع ہواتھا اور پھر آزادی پر چلے گئے۔ ابھی بھی انہیں بلوچستان پر concentrate کرنا چاہیے۔ ضروری یہ ہے ایک اور All Parties Conferenceبلوچستان پر ہو جائے۔ سب کو table پر لایا جائے بلکہ اگر بلوچستان کا میں immediate حل چاہوں گا تو میں بلوچستان کے اندر elections کرواؤں گا کیونکہ بلوچستان میں مکمل طور

پر APDM کا بائیکاٹ تھا۔ ان کی جو اصل پارٹیز تھیں وہ باہر بیٹھی ہوئی تھیں، ان کی اصل جو representative parties ہیں وہ اسمبلی میں بھی نہیں ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ نواز شریف اور پیپلزپارٹی یہ اکٹھے ہو کر بیٹھ جائیں تو مسئلے حل ہو جائیں گے ۔ بلوچستان میں تو سب اکٹھے بیٹھ گئے ہیں ، میرے خیال میں 48 میں سے 47 وزیر ہیں ، صرف ایک ہی اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے ، باقی تو سارے اکٹھے بیٹھ گئے ہیں لیکن مسئلے حل نہیں ہو رہے ، اکٹھے بیٹھنے سے مسئلے حل نہیں ہوتے ، issues کو resolve کر کے مسئلے حل ہوتے ہیں، اس لیے بلوچستان کی جو اسمبلی ہے دہ بلوچستان کے لوگوں کو represent نہیں کر رہی ہے۔ ہم nationalistsکو سنٹرل سٹیج پر لے کر آئیں ، ان کو ٹیبل پر بٹھائیں ، mainstream میں لے کر آئیں اور elections کے ذریعے لے کر آئیں، جلدی کریں کیونکہ مجھے خطرہ یہ ہے کہ آہستہ آہستہ جو بلوچ علاقے ہیں وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ ہم نے بنگلا دیش میں ایسی conditions create کی تھیں تو تب ہندوستان involve ہوا تھا۔ آج بھی ہم بلوچستان میں وہی conditions create کر رہے ہیں اور foreign hands پوری طرح involve ہے اور اگر ہم نے اس پر concentrate نہ کیا تو پھر بلوچستان آہستہ آہستہ ہمارے influence سے باہر نکل جائے گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: وقاص اسلم رانا۔

جناب وقاص اسلم رانا: جناب ! میرے خیال میں ہماری nation کی hypocrisy آج سامنے آئی ہے کہ پچھلے پانچ چھ سالوں سے ملٹری اپریشن جاری ہے ، پہلے وزیرستان میں اور پھر سوات میں لیکن یہی لوگ جو آج آرمی کو سپورٹ کر رہے ہیں ، انہوں نے پرویز مشرف کو severely criticize کیا کہ یہ اپریشن کیوں ہو رہا ہے لیکن اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ وہ turn ہو گئے ہیں ۔ اب اس سے اندازہ نہیں ہوتا کہ طالبان بہت زیادہ ہیں، جب تک اسلام آباد یا کراچی کو threat نہ ہو اس کی شدت کو محسوس نہیں کر سکتے ۔ میرے خیال میں ایک hypocrisy کا عنصر بھی ہمارے اندر ہے کہ جب فرنٹیئر میں اپریشن ہو تو کہتے ہیں کہ غلط ہو رہا ہے لیکن جونہی اسلام آباد اور کراچی threaten ہوتا ہے تو یکدم situation change ہو جاتی ہے ۔

جناب عمران خان: میں آپ کو compliment کرتا ہوں مآ شاء اللہ آپ کی Youth Parliament جس Parliament میں بیٹھا تھا اس سے زیادہ بہتر ideas آپ کے پاس ہیں، زیادہ nationalists ہیں ۔ دیکھیں ایک چیز یاد رکھیں کسی ملک نے بھکاری بن کر اور بھیک مانگ کر آج تک ترقی نہیں کی ۔ میرا experience cricket team کا تھا اور اگر میں اس کرکٹ ٹیم کو کہتا کہ آپ کچھ بھی نہیں ہیں، آپ تو غلام ہیں، آپ لڑ ہی نہیں سکتے ، آپ کچھ نہیں ہیں، باقی بڑی اچھی ٹیمیں ہیں تو پھر وہ ٹیم کیا لڑے گی۔ میں جب اٹھارہ سال کا تھا ، میں پاکستانی ٹیم کے ساتھ پہلی دفعہ انگلینڈ گیا ، میں بڑا excited تھا ، مجھ میں جنون تھا کہ ہم انگلینڈ میں جیت جائیں گے تو میرے سنیئر پلیئر نے مجھے کیا کہا ، کہتے ہیں کہ عمران تم کیا بات جیتنے کی کر رہے ہو۔ اگر ہم یہاں عزت سے ہار کر چلے گئے تو بہت achievement ہو گی۔ ہمارا جو منیجر تھا ، مجھے کبھی نہیں بھولتا ، اس نے تقریر کی ہے ، ایم سی سی پہلی دفعہ ہم لارڈز میں بیٹھے ہوئے تھے ، ایک کرکٹر بیٹھا تھا اس کے ساتھ نوایم سی سی کے ممبرز بیٹھے ہوئے تھے ، مجھے یاد ہے کہ ہمارا منیجر جو پرانا سول سروس آفیسر انگریزوں کا تھا ، تقریر کرتاہے ، کہتا ہے کہ آپ نے کرکٹ کے ذریعے ہمیں civilization سکھائی ہے ، کرکٹ ذریعے آپ نے ہمیں تہذیب سکھائی ہے۔ جناب! جب ایسی بات ہو تو پھر ہم نے ان کے خلاف کیا لڑنا تھا۔ مجھے بتائیں کہ پہلے ہی سے احساس کمتری کے مارے ہوئے جب ہم وہاں پہنچے ہیں تو جو ہم جیتنے لگتے تھے ، وہ ہار جاتے تھے کہ ہم انگریز سے جیتنے لگے ہیں اور گھٹنے ٹیک دیتے تھے ، یہی آج پاکستان کا حال ہے ۔ ہماری ساری self esteem ختم ہوگئی ہے ، خود داری ختم ہو گئی ہے ۔ باہرسے ، امریکہ سے جو کوئی آتا ہے ، ان کے پیروں میں گر جاتے ہیں ۔ ہمارا صدر وہاں جا کر جو حرکتیں کر رہا ہے ، یہ سوچیں کہ وہ کرزئی کو اٹھا کر ، اپنے پتلے کو بٹھا یا ہے اور اس کی security بھی امریکن ہے ، وہ آج آصف زرداری کے سامنے statesman نظر آ رہا ہے ۔ وہ اپنی حرکتوں سے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ بہت بڑا statesman ہے ۔ کبھی بھی کوئی ملک ایسے ترقی نہیں کر سکتا۔ مہاتر محمد ملیشیا کے اور ایک سنگاپور کے لیکیو نیو تھے ، یہ دونوں بڑے statesmen تھے ، آپ دیکھیں انہوں نے اپنے ممالک کو کیسے اٹھایا ۔ لیکیو نیو نے اپنی پہلی statement دی جب وہ سنگاپور کا وزیراعظم بنا کہ we will not accept foreign aid, mission statement دی کہ ہم aid کے اوپر rely نہیں کریں گے۔ جب Asian countries میں crisis آیا تو ساری East Asian countries IMF کے پاس گئیں سوائے ملیشیا کے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کے زور کے اوپر کھڑے ہوں گے اور وہ ہوئے ، سب نے predict کیا کہ ملیشیا collapse کر جائے گا لیکن قومیں کبھی collapse نہیں کرتیں جب تک عوام اور گورنمنٹ اکٹھے کھڑی ہوتی ہے تو قوم

کسی بھی crisis سے نکل جاتی ہے ، قوم تب collapse کرتی ہے جب اس کی elite collapse کر جاتی ہے ، یہ جو ruling elite آپ کے اوپر بیٹھی ہوئی ہے یہ قوم کو مروا دیتی ہے ، جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں ۔ مجھے بتائیں کہ پاکستانیوں کو پاکستانی ہونے کا اس وقت کیا pride ہے ؟ سوات کے اندر جو orchestrate ہوا ہے کہ پاکستان خطرے میں ہے ، اسلام آباد خطرے میں ہے، عورتیں بیچاری ڈر گئیں کہ ہم اپنا fashion نہیں دکھا سکیں گےکیونکہ طالبان آ جائیں گے، پتا نہیں یہاں کیا ہو جائے گا؟ یہ جو سانحہ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے، اب کوئی وہاں جا کر دیکھے تو سہی کہ کیا ہو رہا ہے ، کوئی عقل ہوتی ہے ۔ میں ابھی جب بنیر میں تھا تو بڑے لوگ آ کر مل رہے تھے ، ایک عورت بیچاری بڑی distress حال میں تھی ، پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہتی ہے کہ اس کا چھ مہینے کا بچہ تھا جب بمباری شروع ہوئی تو وہ سب گھروں سے نکلے ، اس نے بچے کو جلدی سے کمبل میں اٹھایا اور جب باہر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس نے کمبل ہی اٹھایا تھا لیکن بچہ وہی رہ گیا ۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنے لوگوں سے کر رہے ہیں ، یہ کس لیے کر رہے ہیں؟ کیا ہمیں کوئی اتنا بڑا خوف ہے کہ جناب! پیسے اور ڈالر نہیں ملیں گے۔ آصف زرداری نے جب وہاں land کررہا تھا تو اس کے ساتھ بمباری کو tie کرنا تھا ۔ اس سے پہلے جارج بش یہاں آیا ، مجھے بڑا فخر ہے کہ میری واحد پارٹی تھی جس نے جارج بش کے آنے پر مظاہرہ کیا اور کہا کہ یہ war criminal ہے ۔ باقی کسی پاکستانی پارٹی نے مظاہرہ نہیں کیا ۔ جیسے ہی جارج بش لینڈ کرتا ہے تو اس کو تحفہ کیا ملتا ہے؟ میرن شاہ پر بمباری کر کے یہ 150 لوگ مار دیتے ہیں ، کہتے ہیں کہ 140 value targets مار دیے گئے ہیں ۔ میں صرف یہ آپ سے اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اس سے اگر پاکستان بچنا ہوتا ہے یا ہم نے ترقی کرنی ہوتی تو اب تک کر چکا ہوتا ۔ یہ بھکاریوں کی طرح پچاس سال سے لگے ہوئے ہیں اور اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں ، ایسے کبھی ملک ترقی نہیں کرے گا جب تک خودداری ، self esteem اپنی اصلاح کریں ، اپنے means کے اندر رہیں ۔ Expenditure اور revenue کو balance کریں۔ پاکستانیوں کی طاقت پر کھڑے ہوں ۔ آپ کو کبھی موقع ملے تو ضرور شوکت خانم کینسر ہسپتال کو جا کر دیکھے۔ میں آپ سے یہ اس لیے کہتا ہوں کہ یہ ہسپتال آج سارے ایشیا کے اندر بہترین ہسپتال گنا جا تا ہے اور World Health Organization نے award دیا ہے ۔ جنیوا کے اندر a centre of excellence in service of humanity واحد دنیا میں ایک private cancer hospital ہے جو 70% مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے ۔ دنیا کے اندر ایک ارب روپیہ خرچ کرتا ہے ، صرف غریب مریضوں کے اوپر ہر سال خرچ کرتا ہے ،کوئی گورنمنٹ subsidy نہیں ہے ، یہی پاکستانی لوگ ایک ارب روپیہ دیتے ہیں ۔ 70 کروڑ کا ہسپتال بنا تھا ، ایک ارب روپیہ غریب لوگوں کے لیے ہر سال خرچ کرتے ہیں ، کہیں دنیا میں اس مثال نہیں ہے۔ یہ سارا ہسپتال پاکستانیوں نے بنایا ہے ، انٹر نیشنل سٹینڈرڈ کا ہسپتال ہے ، ریسرچ سنٹر ، پہلا ابھی research seminar کروایا اور war on terror کے باوجود ایسے ایسے باہر سے doctors اس کو attend کرنے کے لیے آئے میرے خیال میں مغرب کے اندر بھی کوئی سیمینار اتنا well attended نہیں ہو گا جو آج شوکت خانم میں ہوا ہے ۔

کہنے کی بات یہ ہے کہ یہاں سب کچھ ہو سکتا ہے اور انشاء اللہ جو میں نمل یونیورسٹی بنا رہا ہوں جس کو بریڈ فورڈ یونیورسٹی بیک کر رہی ہے ۔ میں آپ کو انشاء اللہ ثابت کر کے دکھاؤں کہ انٹر نیشنل لیول کی یونیورسٹی جو میں دیہاتی علاقے کے اندر بنا رہا ہوں ، وہ کسی شہر میں نہیں بنا رہا،آج ہم وہاں scholarship % 100 پر ہم وہاں پڑھا رہے ہیں ، ابھی جو ہم نے پہلا کورس شروع کیا ہے ، ادھر بیٹھ کر میانوالی کے دیہات میں کمزور طبقے کے لوگ وہاں بیٹھ کر بیڈ فورڈ یونیورسٹی کے technical diplomas لیں گے ، جدھر باہر جاکر کم از کم 15 لاکھ روپیہ سال کا خرچہ ہے ، وہ وہاں مفت لیں گے۔ ادھر ہی ہم انشاء اللہ ایک ماڈل سٹی بنائیں گے جو انٹر نشینل سٹینڈرڈ کی ہو گی اور صرف پاکستانیوں کے پیسوں سے بنائیں گے ۔ میں صرف آپ کو کہہ رہا ہوں کہ یہاں سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن پولیٹیکل will چاہیے اور commitment چاہیے۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کا ملک غریب ہے ، یا ہم بے بس بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم بھکاریوں کی طرح جب تک بھیک نہ مانگیں ، ہم نے یہ condition کر لی ہے کہ جب تک ہمیں امریکہ سے aid نہیں ملے کی ہم progress نہیں کر سکتے ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: معزز عبداللہ لغاری۔

جناب عبداللہ خان لغاری: شکریہ۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے گورنمنٹ کا view point دے دیا ہے کہ انہوں نے اعلان جنگ کیا ہے اور اس ساری situation کو مناسب وقت نہیں دیا ۔ یہاں majority میں آصف علی زرداری کو کوئی لیڈر نہیں مانتا ۔ آپ تھوڑی سی اس پر بھی روشنی ڈالیے کہ جب صوفی محمد صاحب آ کر یہ کہہ دیں کہ سارا کفر کا نظام ہے ، سب ادارے غیر آئینی ہیں اور ہمارا سلام ہی صرف اسلام ہے اور صرف وہی اسلام

رہے گا تو کیا وہ ایک extremism element کے طور پر کام نہیں کر رہے اور وہ ان طالبان کی بھی گارنٹی بھی نہیں دے رہے جن کی funding باہر سے آ رہی ہے اور اس کے elements بھی موجود ہیں وہ کل کہیں اور بھی جا کر بیٹھیں گے اور دوسری بات یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے آپ نے MQM کی organization کے خلاف ایک کیس دائر کیا تھا کہ اس کو terrorist organization کے طور پر project کریں تو جہاں آپ نے Chief Justice crisis کا مسئلہ حل کر دیا تو اس مسئلے کو کیسے حل کیا جائے گا؟

Madam Dy. Speaker: There is a lot of disturbance in the House, please the House be in order.

جناب عمران خان: لگتا ہے Parliamentarians کا stamina ختم ہو گیا ہے ۔ سب سے پہلے تو جو صوفی نور محمد کی statements ہیں وہ بہت غلط ہیں، کوئی بھی ہو جو تھوڑی بہت تعلیم رکھتا ہے اس کی تائید نہیں کر سکتا ۔ کوئی کسی کو بھی force نہیں کر سکتا چاہے وہ تعلیم کسی قسم کی بھی رکھے لیکن ایک معاہدہ جو ایک elected government نے sign کیا اور national parliament نے endorse کیا وہ آخر میں معادہ ہوا تو جب معاہدے کی terms پر بات ہم رکھ سکتے تھے ، اس کی statements کو discard کر دیتے ۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ میں جمہوریت کو مانتا ہی نہیں ہوں ، اس نے معاہدہ تو جمہوری حکومت سے ہی کیا ہے ، معاہدہ تو کیا، میں یہ believe کرتا ہوں کہ پوری کوشش کرنی چاہیے تھی کہ یہ اس کو اس معاہدے کے اوپر stick کرواتے ۔ آپ اس پر ٹائم لیں، اس کو کھینچیں لیکن ان کو stick کروائیں کیونکہ آپ کے پاس ہمیشہ ملٹری option available ہوتا ہے ۔ پاکستان کی سات لاکھ فوج ہے۔ پھر اس چیز پر آتا ہوں کہ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ was has never solved issue یہ آپ کی اپنی تاریخ ہے، ملٹری نے ابھی تک کوئی and military has never solved any issue. solve نہیں کیا، اس لیے end کوشش کرتے رہیں کہ ہم کہاں تک ان کو واپس لے کر آ سکتے ہیں ، وہ جو معاہدہ sign کیا ہے اسی پر لے کر آئیں اور جو break کرتا ہے اس کو معاہدے کے مطابق سزا دی جائے لیکن کوشش پوری کریں کیونکہ ہمارے پاس ہمیشہ option military action کا ۔ پھر میں کہتا ہوں اگر military action ضروری ہو جائے تو پہلے ہمیں civilians کا خیال رکھنا چاہیے۔ پوری provisions حاصل کریں، تیاری کریں کہ ہم ان civilians کو کدھر ٹھہرائیں گے ، ان کے ساتھ کیا کریں گے۔ ابھی ہم سوچ رہیں ، ایک بلین روپیہ ابھی allocate کیا ہے ، وہاں دس لاکھ لوگ گھر سے نکل آئے ہیں، کب تک کون ان کا دھیان رکھے گا، بربادی آ رہی ہے، وہاں بےروزگاری ہے، وہ سارا ایریا devastate ہو رہا ہے ۔ میں ان کی ساری strategy سے disagree کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں پوری طرح اسی صوفی محمد کو اسی معاہدے کے اوپر رکھنا تھا ، جتنی دیر ہم رکھ سکتے تھے۔

کل میں کراچی جا رہا ہوں ، چاردفعہ تو ایم کیو ایم والوں نے مجھے داپس بھیج دیا ہے ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے در اصل بہت بڑی contradiction ہے، میں نے Golden Brown کو لیٹر بھی لکھا ہے کہ آپ نے پاکستانی سٹوڈنٹس کو frivolous charges کے اوپر پکڑ لیا ، اس سے پہلے ہیتھرو کیس تھا اس میں بھی پاکستانی تھے جن کا تین چار سال بعد پتا چلا کہ وہ بے قصور ہیں اور ادہر Canadian Supreme Court الطا ف حسین کو اور اس کی پارٹی کو Terrorist Organization declare کر دیا ہے لیکن ان کو آپ نے وہاں رہنے کے لیے پاسپورٹ بھی دے رہے ہیں اور ان کا double standard میں نے expose کیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں فرق کرنا چاہیے کہ ایک ایم کیو ایم as a political party ہے اور ایک اس کا terrorist wing ہے ، ان میں ہمیں فرق کرنا چاہیے۔ MQM as a political party function کرنا چاہیے کیونکہ تمام parties کو یہ right ہونا چاہیے کہ وہ function کریں۔ میری والدہ کی ساری فیملی انڈیا سے 1947 میں ہجرت کر کے آئی تھی تو مہاجر ہونا کوئی بری بات نہیں ہے لیکن اگر کسی کے rights کی violation کی وجہ سے پارٹی بنتی ہے تو ہمیں ان کی پوری مدد کرنی چاہیے لیکن یہ جو terrorist wing ہے ، ایک طرف ہم terrorism کی جنگ لڑ رہے ہیں، دوسری طرف 12 May کو open terrorism ہوئی کراچی کے اندر ، سب کو پتا ہے ٹی وی کے سامنے کیا ہوا لیکن ان کے لیے ہمارا کوئی اور standard ہے ، ان کے متعلق ہم کوئی بات نہیں کر رہے ، عدالت میں وہ 12 May کا کیس آتا ہے، وہ عدالت کو physical attack کر کے وہ کیس ختم کروا دیتے ہیں ۔ یہ جو double standards ہیں rule of law, writ of government across the board ہونی چاہیے ، یہ selective نہیں ہونی چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: حرا بتول رضوی۔

محترمہ حرا بتول رضوی: آپ نے NUML یونیورسٹی کاذکر کیا ۔ آپ جب یونیورسٹی میں پڑھائیں گے تو language کونسی رکھیں گے کیونکہ ہماری جو youth ہے it has been divided into different languages ایک سیکٹر ہے جو انگلش میڈیم بن گیا ہے ، ایک اردو میڈیم بن گیا ہے ۔ Now the English Medium Society would rule over the Urdu Medium Society اور ہماری اردو اتنی pathetic ہو گئی ہے ، ہماری نیشن انگلش میڈم میں پڑھ رہی ہے ، ہمیں پتا ہی نہیں چلتا کہ ہم پاکستانی کس language میں اپنی دعا کے اندر بھی express کریں ۔ اللہ تعالی سے بھی ہم انگلش میں بات کر رہے ہوتے ہیں I mean what things are with going through اور یہ ایک education flaw ہے what will you do when you come into power, thank you.

جناب عمران خان: آپ نے بالکل ٹھیک نشاندہی کی ہے ، میں لارڈ میکالے کی بات کر رہا تھا ۔ یہ سسٹم ایک چھوٹی سی کلاس کے لیے بنایا تھا اور بد قسمتی سے انگلش کا standard ہونا چاہیے تھا as a source of higher education وہ کلاس divide کی علامت بن گئی ہے ۔ مشرف کے دور میں سب سے زیادہ enlightened moderation کے نام پر ایک pseudo westernization کو promote کیا گیا ہے ، کیونکہ pseudo westernization کے بھی بڑے پہلو ہیں۔ اگر west آگے بڑھی تو وہ اس لیے آگے نہیں بڑھی کہ وہ انگریزی بولتے ہیں اور وہ suit پہن لیتے ہیں ۔ وہ اس لیے آگے بڑھے کہ انہوں نے وہ کام کیے ، قانون کی بالادستی، جمہوریت ، quest for knowledge, freedom of expression یہ چیزیں جو تھیں وہ ان کی سوسائٹی کو propel کر گیئں۔ ہم اگر آج نیچے ہیں تو ہماری وہی چیزیں جن کے لیے ہم نے اپنے لوگوں کو بڑی دیر deny کیا لیکن superficially ہم نے کیا کیا ؟ اب ٹی وی کے اوپر مشرف کے دور میں daily show کیا ہوتی تھی؟ اس نے زبردستی انگریزی میں بولنا ہے ، یہ بتانے کے لیے کہ میں پڑھا لکھا ہوں اور پھر اردو میں آنا ہے یا اردو میں جان کر بولتے بولتے انگریزی کے الفاظ شروع کر دینے ہیں ۔ کئی سیاستدان میں نے دیکھے ہیں کہ وہ انگریزی کا قتل کرتے رہتے ہیں لیکن انگریزی بولنی ضرور ہے ۔ ہم میں احساس کمتری اتنی آ گئی ہے کہ self esteem تک نہیں رہی اور ہم کچھ اور بننے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آپ youth کے اندر دیکھیں کتنی confusion آ گئی ہے ۔ شوکت عزیز اور پرویز مشرف جو باہر سے foreign dignitaries آ رہے تھے ان کو پاکستانی culture دکھایا جا رہا تھا ۔ وہی کچھ اب بھی ہو رہا ہے ۔ وہ کیا پاکستانی کلچر ہے ؟ عورتوں کو جس fashion میں دکھایا جا رہے کہ یہ جی ہمارا کلچر ہے ۔ یہ pseudo enlightened moderation جو westernized تھی اس نے بڑا ہمارے کلچر کو نقصان پہنچایا ہے ۔ پاکستان میں اگر Fundamentalism بڑھی ہےتو اس میں بہت بڑا ہاتھ مشرف کی pseudo westernization کا تھا ۔ مجھے یاد ہے جب میں میانوالی میں خوشی ، غمی share کرنے کے لیے لوگوں کے پاس جاتا تھا ان کے حجرے میں تو لوگ مجھے کہتے تھے کہ عمران صاحب یہ ٹی وی پر کیا آ رہا ہے ، ہم اپنے بچوں کے ساتھ اب ٹی وی نہیں دیکھ سکتے۔ ان لوگوں کو embarrassment تھی ۔ میں اگر آکسفورڈ سے پڑھ آیا ہوں تو مجھے یہ right نہیں ہےکہ جو میں باہر سے سیکھ کر آؤں وہ یہاں میں لوگوں کے اوپر تھوپ دوں کہ یہ superior culture ہے ۔ مجھے sensitive ہونا چاہیے کہ میری عوام کیا سوچتی ہے ؟ ہمارا کلچر کیا ہے؟ ان کے کیا احساسات ہیں؟ اس ملک کے 80% آبادی کا کیا کلچر ہے ؟ میں یہ کہوں کہ جی میں تو لندن میں رہ کر آ گیا ہوں ، میں بتاتا ہوں کہ آگے بڑھنے کے لیے کیا کرنا ہے اور مشرف نے آتے ہی یہ کیا۔آپ شوکت عزیز کو دیکھ لیں اس نے کیا کیا؟ ابھی آپ آصف زرداری کو دیکھ لیں ۔پاکستان میں 80 فیصد لوگوں کو انگریزی نہیں آتی اور وہ Joint Parliament session میں انگریزی میں تقریر کر رہا ہے ۔ آپ کس کے لیے انگریزی میں تقریر کر رہے ہیں، مشرف بھی وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر اور اس سے پہلے جو ڈالر عزیز تھا وہ پورے بجٹ کی انگریزی میں تقریر کر رہا ہے ۔ مجھے یاد ہے میں کہیں باہر تھا ، میرے پاس پولیس والے آ گئے ، کہتے ہیں، عمران صاحب! آپ بتائیں تو سہی یہ کیا کہہ رہا ہے ، اس نے تنخواہیں بڑھائی ہیں یا نہیں ۔ وہ تقریر کر رہا ہے پاکستانیوں کے لیے لیکن بول رہا ہے انگریزی میں۔ یہ اپنے لوگوں کے لیے کتنی insult ہے ، آپ خود سوچیں کہ ہم اپنے لوگوں کو کتنا نیچے سمجھتے ہیں۔ آپ کوکوئی فکر نہیں ہے کہ عوام کو انگریزی نہیں آتی لیکن آپ نے انگریزی مارنی ہے، یہ بتانے کے لیے کہ میں بڑا پڑھا لکھا ہوں۔ اس کے لیے بڑا ضروری ہے کہ اپنے سلیبس کے synthesize کیا جائے۔ انڈیا 1965 میں ایک سلیبس لے آیا۔ ہمارا ابھی بی اے لیور اور او لیول چل رہا ہے۔ سب سے پہلے education میں reform ہونی چاہیے کہ ایک سلیبس ہو ۔

Madam Speaker: Now there are two last questions because we are sure that you will be really tired now. Yes, honourable Ahmed Javed.

جناب احمد جاوید: شکریہ محترمہ سپیکر، عمران خان صاحب آپ سے میرا ایک سوال ہے کہ میں آپ کی اپنی organization پر comments بھی چاہوں گا۔ میں اپنے گاؤں کی مثال دیتا ہوں کہ ابھی پاکستان تحریک انصاف کو بنے ہوئے 13 سال ہو گئے ہیں ۔ وہاں پر ہر بندہ چوہدری نثار کو تو جانتا ہے ، راجہ پرویز اشرف کوتو جانتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں پاکستان تحریک انصاف کے representatives کو نہیں جانتا ۔ جب الیکشن ہوتے ہیں تو ووٹ نواز شریف کے بندے کو بھی ملتے ہیں ، آصف زردار ی کو بھی شاید پڑتا ہولیکن ایک جو new face ہے اس کے مقابلے میں وہ چوہدری نثار اور راجہ پرویز اشرف کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ میرے خیال میں تحریک انصاف کو اگر identify کرنا ہو تو on the face of it آج ان identify کرنا مشکل ہے ۔پاکستان میں electoral politics is successful in my opinion اور اس میں successful ہونے کے لیے ہر حلقے میں، ہر تحصیل میں اور ہر یونین کونسل کے لیول پر ایک identifiable face ہونا چاہیےجو اس پارٹی کی نمائندگی کر سکے ۔ اس ہاؤس میں ہر بندہ اس کی تائید کرے گا کہ پاکستان میں one party politician makes himself shown on the television is Imran Khan یہ بات ہم اس floor پر کہہ سکتے ہیں because ہم پورے پاکستان کو represent نہیں کر رہے ۔ ہم یہاں پر middle class gentry سے آئے ہوئے ہیں لیکن آپ کی جو majority ہے وہ جب الیکشن میں ووٹ ڈالنے جاتی ہے تو وہ known politicians کو دیتی ہے ۔ کیا 13 میں تحریک انصاف نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟

جناب عمران خان: دیکھیں تحریک انصاف ایک new experiment تھا اور یہ وہ پارٹی تھی جس کو establishment کی طرف سے offer تھی کہ یہ past structure کا حصہ بنے ، نہیں بنی اور ایسا کبھی پاکستان میں نہیں ہوا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہماری پارٹی ابھی پانچ ماہ کی تھی ، الیکشن آ گئے ، ہم لڑے لیکن پارٹی برباد ہو گئی ۔ پھر دوسرے elections آئے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ۔ ہم مشرف کو سپورٹ کرتے رہے وہ آدمی جو کہ ایک بالکل fraud تھا ۔ جب ہم اس سے علیحدہ ہوئے تو نہ ہم گورنمنٹ میں نہ Opposition میں رہے ۔ ہمیں ایک سیٹ ملی اور ہمارا بڑا نقصان ہوا۔ اس تیسرے الیکشن کی ہماری تیاری تھی لیکن ہم ایک نظریے کی وجہ سے الیکش نہیں لڑے۔ اب 2008 کے بعد میری پارٹی نے membership شروع کی ہے اور ہماری membership اللہ کا شکر ہے بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور پہلی دفعہ پبلک میں اتنی زیادہ مقبول ہوئی اور especially from youth اتنے زیادہ لوگ آئے۔ اس membership کے اندر جو second phase ہے وہ یہ ہے کہ جیسے ہماری membership complete ہوگی ، پارٹی کے اندر elections کروائیں گے ۔ اس کو ایک genuine democratic party بنائیں گے تاکہ یونین کونس کے لیول سے لوگ اوپر آئیں لیکن تحریک انصاف کبھی بھی candidate based party نہیں بنے گی یعنی ہم اگر الیکشن جیتیں گے تو پارٹی کا جو election manifesto اور تحریک انصاف الیکشن جیتے گی۔ ہم candidate based party نہیں بننا چاہتے کیونکہ candidate based party کے بارے میں پاکستان میں یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ candidates اپنے آپ کو نیلام کر دیتے ہیں جب الیکشن جیت جاتے ہیں۔ لوٹا politics ہے یعنی اپنے حلقے کی politics تک محدود ہو جاتے ہیں، ایک نیشنل لیول کے اوپر کوئی politics نہیں ہوتی ۔ ذوالفقار علی بھٹو نے 1970 میں یہ سارا trend توڑ دیا تھا جو وہ کھڑا کرتا تھا Peoples Party کے ٹکٹ پر وہ unknown faces تھے لیکن ان کا جو ایک خواب دکھایا اس کو ووٹ پڑی تو تحریک انصاف بھی وہی پارٹی ہو گی۔ اگر ہمیں ووٹ پڑے گا تو وہ پارٹی کو ووٹ پڑے گا اور ہماری کوشش یہ ہے کہ جو ہم candidates لے کر آئیں گے وہ ہماری یونین کونسل اور جو ڈسٹرکٹ کے elected نمائندے ہیں وہ candidates کو choose کریں گے بجائے اس کے کہ عمران خان لوگوں کو ٹکٹ دے اور وہ وہی politics ہو جائے گی جو آج پاکستان میں ہے ۔ ہم پاکستان میں change لانا چاہتے ہیں اور پاکستان میں change اس وقت آئے گا کہ لوگ ہمارے manifesto کو ووٹ دیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر ملک صاحب۔
This would be the one last question because we are running out of time.

جناب ضمیر ملک: جناب! بات یہ ہے کہ جس طرح آپ نے justification دینے کی کوشش کی ہے 9/11 کے بعد یہ حالات خراب ہوئے تو 1951 میں لیاقت علی خان کو قتل کیا گیا ، اس وقت 9/11 بھی نہیں ہوا تھا ، القاعدہ

بھی نہیں آئی تھی ، یہی کے لوگ involve تھے ۔ اس کے بعد اور بھی بہت سے سیاست دان مرتے رہے اور ہم دھماکے بھی ہوتے رہے، کبھی ہم نے ہندوستان کا نام لگا دیا اور کبھی کسی اور کا جب کہ یہاں کے لوگ involve تھے اور آج ہم یہ کہہ رہے ہیں، justification دے رہے ہیں کہ 9/11 کے بعد فاٹاکے لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہے، ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ افغانستان میں کون لڑ رہا ہے؟ جناب ! افغانستان میں گورنمنٹ ہے ، وہاں یہ فاٹا کے لوگ ہیں ، سارے پاکستانی ہیں، طالبان ہیں اور عربی ہیں یہ لڑ رہے ہیں پھر ہم اس طرح کی justificationکیوں دیتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ sectarianism تھی 9/11 سے پہلے تو میں پھر یہی کہوں گا کہ sectarianism کا سیاستدانوں سے کیا تعلق تھا کہ اتنے سارے سیاستدان مارے گئے اور پھر آپ نے independent policyکا ذکر کیا۔ آپ یہ بتائیں کہ افغانستان نے ہمیں آج تک قبول نہیں کیا ، افغانیوں نے ہی قبول نہیں کیا۔ ادھر ہندوستان ہے ، چائنہ میں القاعدہ ایک moومنٹ چلا رہی ہے وہ اپنے ایک صوبے میں separate movement چلا رہی ہے۔ اگر ہم ایک independent policy لے کر چلتے اور امریکہ کو کہتے ہیں کہ بس آج کے بعد ہم اس جنگ میں آپ کا ساتھ نہیں دیں گے تو آپ یہ نہیں سمجھتے کہ چائناکے ساتھ جو ہمارے تعلقات ہیں وہاں پر بھی یہ القاعدہ جا کر کام کرے گی تو پھر چائنا بھی ہم کھو بیٹھیں گے اور ایران سے ہم تعلق رکھیں تو اچھا ہے ، اس کے بعد میں یہ بات کہوں گا کہ آپ نے کہا کہ دو wings ہوتے ہیں ، ایک پولیٹکل ونگ ہوتا ہے اور ایک terrorist wing ہوتا ہے ۔ آپ پولیٹکل ونگ سے ہیں ، آپ کو بات کرنی ہیں نہیں چاہیے۔ یہ جو ایم کیو ایم ہے آپ نے اس کے بارے میں کہ، ایم کیو ایم جو قائد ہیں جو اسرائیلی اور انڈیا کے مشترکہ permanent observer ہیں ان سے آپ کس طرح بات کریں گے؟ مطلب ہے کہ ان کی رابطہ کمیٹی میں جتنے لوگ ہیں سب پر cases ہیں ، سب قاتل ہیں کوئی حکیم سعید کا قاتل ہے ، کوئی کسی سیاسی شخصیات کا قاتل پھر آپ کس طرح ان سے جا کر بات کریں گے؟ آصف زرداری جب ان سے بات کرتا ہے تو آپ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے جا کر بات کی ۔ میرا خیال ہے جو ایم کیو ایم کے ساتھ اس وقت گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں ، میرے خیال ان کے ساتھ اس طرح مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ آپ ان کے لیے کیوں ایک اپریشن اور سخت رویہ کی بات کرتے ہیں؟

جناب عمران خان: آپ نے ایک سوال نہیں پوچھا بلکہ کوئی پانچ چھ سوالات اکٹھے پوچھ لیے ہیں ۔ ویسے مجھے آپ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ آپ کی بات کے مختلف answers ہیں ۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ قبائلی علاقے سے ہو رہا ہے۔ اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور فوج پاکستان میں بیٹھی ہوئی ہے۔ پاکستانی لوگ وہاں جا کر اس فوج کو شکست دے رہے ہیں ۔ ایک رپورٹ کے مطابق 70% افغانستان طالبان کے نیچے ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے یہاں فاٹا سے لوگ بھجواکر ان کو شکست دلوا دی ہے ۔ افغانستان میں terrorism نہیں ہے گوریلہ وار ہے ، گوریلہ warfare صرف تب کامیاب ہو سکتی ہے اگر پبلک کی سپورٹ ہو۔ اگر پبلک ساتھ نہ ہوتو کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ نے پھر یہ بات کی کہ یہاں 9/11 کے بعد سب کچھ ہوا ہے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ 9/11 سے پہلے کتنے خودکش حملے تھے؟ 9/11 کو چھوڑیں، 2004 میں جب ہم نے وزیرستان میں فوج بھیجی ہے اس سےپہلے آپ بتائیں پاکستان میں کتنے خود کش حملے تھے، کتنی جگہ لڑائی تھی۔ قبائلی علاقے میں جو اس وقت انتشار ہے وہ پہلے کتنی جگہ پر تھا؟

جناب ضمیر ملک: میرا مقصد ہے کہ اس سے پہلے بھی ایسے معاملات ہوتے رہے، خودکش حملے نہیں ہوئے، سیاسی leaders قتل ہوتے رہے ہیں، شیر پاؤ ، لیاقت علی خان تو وہ کون کرا رہا تھا ؟

جناب عمران خان: لیکن سکیل کی بات ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں خود کش حملے نہیں تھے۔ آپ دیکھیں کہ پاکستان کی ساری تاریخ میں جو دہشتگردی نہیں تھی ، وہ دو مہینوں میں ہو جاتی ہے ، سکیل بات ہے ناں، یہ کیسے ہو رہی ہے ؟ وہ تو manageable ہے ۔ اس کو تو آپ پولیس اور Intelligence کے ذریعے deal کر سکتے ہیں، فوج تو دہشتگردی کی جنگ کے اندر involve نہ ہوتی جو اب ہو رہا ہے اور سارا قبائلی علاقہ اس وقت کھڑا ہوا ہے اور یہ ایک نیا phenomena بن گیا ہے۔ پہلے پاکستان میں طالبان نہیں تھے ۔ 1996 سے لے کر 2001 تک افغانستان میں طالبان کی حکومت تھی ، اس وقت پاکستان میں تو کوئی طالبان نہیں تھے۔ سوات میں بھی صوفی محمد کی تحریک طالبان تو نہیں تھی ، یہ تو ایک نیا phenomena کھڑا ہو گیا ہے ۔ اس کا کوئی direct link ہے ، یہ کہنا کہ اس کا connection ہی نہیں ہے امریکن کے خلاف، یہ تو پھر facts کو deny کرنے کی بات ہے ۔ یہ تو سب کچھ آپ کے سامنے ہے، پاکستان میں دیکھ لیں بلکہ جب 2004 جب فوج بھیجی اس کے بعد بھی کوئی دو تین سال لگے اس انتشار کو یہاں تک پہنچنے کے لیے۔ وہ بھی اس لیے کہ ہم نے وہی حرکتیں کیں جو امریکن ہمارے لوگوں کے اوپر بمباری کی ہے ۔ آپ ایران دیکھ لیں۔ ایران القاعدہ کے بھی خلاف ہے ۔ طالبان کے بھی

خلاف ہے۔ ایران میں کیوں بمباری نہیں ہو رہی ؟ وہاں لوگ کیوں نہیں ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے؟ وہاں کیوں terrorism نہیں ہو رہی ۔ ان کا ا سارا border افغانستان سے touch کر رہا ہے کیوں کہ ان حکومت sovereign ہے ۔ ان کا جو احمدی نژاد ہے وہ امریکہ کے پاس جوتے پالش کرنے نہیں جاتا، بھیک مانگنے نہیں جاتا ۔ ان کی پبلک اور گورنمنٹ کے اندر پالیسی میں فرق نہیں ہے۔ یہاں آج پبلک کا poll کروا لیں ، امریکن نے جو خود poll کیا ہے کہ80 فیصد پاکستان کی آبادی امریکن کے خلاف ہے ، امریکن پالیسی کے خلاف ہے اور گورنمنٹ جا کر امریکہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ جب یہ dichotomy گورنمنٹ اور عوام کی سوچ کے اندر آ جاتی ہے تب problems آتے ہیں ۔ گورنمنٹ اگر عوام کو represent کرےتو پھر یہ تقسیم ختم ہو جائے گی۔ دیکھیں جو کوئی خود کش حملہ کرتا ہے ، وہ کیوں کرتا ہے ۔ میں ایک جگہ پڑھ رہا تھا کہ پیسے لے کر خود کش حملے کر دیتے ہیں ۔ یہ کوئی سوچ سکتا ہے کہ پیسے لے کر اپنے آپ کو آدمی مار دے، ضرور ان کا یہ brain wash کیا جاتا ہے کہ آ پ جب مریں گے تو جنت میں جائیں گے کیوں کہ آپ کافر کے خلاف لڑ رہے ہیں ، وہ کیوں پاکستانیوں کے خلاف کرتے ہیں اور فوج کے خلاف؟ کیوں کہ ان کا brain wash کیا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج امریکہ کی جنگ لڑ رہی ہے ۔ یہی بات عراق میں ہے ۔ عراق میں بھی تو عراقی پولیس اور فوج کو مار رہے ہیں ۔ اسی طرح افغانستان میں بھی افغانی پولیس او رفوج مار رہے ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے ذریعے امریکہ کو مار رہے ہیں اس لیے ہم جنت میں جائیں گے ۔ جس وقت آپ کی حکومت withdraw کر جاتی ہے war on terrorism, independent foreign policy بن جاتی ہے تو ان کی motivation ختم ہو جاتی ہے ۔ یہ تو اپنے لوگوں کو مار رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے کبھی خودکش حملے نہیں ہوئے تو آپ اگر foreign handہے بھی تو وہ بڑی limited terrorism ہے ۔ ایک بڑی اچھی static's آئی تھی کہ suicide attacks جو ہیں وہ صرف تین پرسنٹ ہیں total terrorism کے لیکن وہ جو damage کرتے ہیں وہ 60 to 70 percent ہے ۔ اس لیے آپ کو جو اصل خطرہ ہے وہ fanaticismجو پاکستان میں بڑھ رہی ہے اس سے ہے۔ یہ بڑھ بھی اس لیے رہی ہے کہ و ہ سمجھتے ہیں کہ ہم جب یہ کر رہے ہیں ، ہم جنت میں جائیں گے ۔ ہم جب تک withdraw نہیں کرتے امریکہ کی جنگ سے اور sovereign foreign policy نہیں بناتے تو یہ جو شدت ہے وہ ختم نہیں ہو گی ۔

Madam Dy. Speaker: I request the Leader of the House and the Leader of the Opposition to thank our guest.

Mr. Mohammad Essam Rehmani: Thank you honourable Speaker. Very honourable Mr. Imran Khan, the former MNA, Chief of Pakistan Tehrik Insaaf. Sir, allow me to thank him on behalf of my party and the members of this august Parliament for having him here and gave us his precious time to share with us on national issues. I assure you that your views were extremely thought provoking and the honourable Members of Youth Parliament have taken good impression from you. Thank you very much.

Madam Dy. Speaker: Now Leader of the House.

جناب احمد علی بابر (وزیر اعظم): محترمہ سپیکر ! بہت بہت شکریہ ۔ جناب عمران خان آپ کا بہت شکریہ کہ آپ یہاں آئے ہیں۔ میں تھوڑا سا آپ کو idea دے دوں کہ جب یہاں پر debates ہوتی ہیں ، ہم پالیسی لے کر آتے ہیں اور مختلف national issues کر آتے ہیں لیکن ایک چیز جو Blue Party and Green Party کے اندر common ہے کہ جب nationalism کے اوپر بات آتی ہے تو ان کے views وہی ہوتے ہیں جو کہ آپ نے بتائے ہیں اور ہم نے Pakistan کے national interest پر کبھی compromise نہیں کیا۔ ہم لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کسی بھی ملک کے اندر ملٹری اپریشن ایک last resort ہوتا ہے اور ہمیشہ negotiations ہماری option ہونی چاہیے۔ آپ کی تحریک انصاف کا main focal point عدلیہ کی آزادی اور independence of Judiciary ہے ۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ Green Party and Blue Party کے ممبران جو Standing Committee for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights کے ہیں ، انھوں نے ایک report تیار کی تھی کہ پاکستان کی judicial reform کس طرح آ سکتی ہے اور کس طرح عدلیہ کو آزاد کیا جا سکتا ہے ۔ کل وہ report Parliament میں پیش ہو گی اور انشاء اللہ ہم آپ پارٹی کو بھی مدعو

کریں گے کہ اس میں کیا loopholes ہیں اور اس کو کس طرح اور بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جناب ! آپ کو Leader of the Opposition اور میری طرف سے appreciation کے بعد ایک group photo آپ کے ساتھ ہمیں سٹیج کے اوپر چاہیے ۔

Madam Dy. Speaker: Honourable Prime Minister, we would like you and Mr. Essam Rehmani to come and present a souvenir to our honourable guest so that we can remember this happy day.

(At this stage group photo was taken)

Madam Dy. Speaker: Please be seated. The next item on the agenda is the resolution by Mr. Ahmed Noor.

Mr. Ahmed Noor: Thank you Madam Speaker. "This House is of the opinion that Youth Parliament of Pakistan strongly condemns the discriminatory decision of International Cricket Council which deprived Pakistan to World Cup 2011 and demands that ICC should take back the decision because terrorism is a universal phenomenon and should not be just to Pakistan".

میڈم سپیکر! انڈیا نے پاکستان کے خلاف ایک propaganda war شروع کی ہے اور جو کچھ لاہور میں ہوا اس کو base بنا کر ICC نے پاکستان کو درلڈ کپ کی میزبانی سے محروم کیا ۔ یہ تو ایک بہت بڑا غلط فیصلہ ہے جس کو Youth Parliament strongly condemn کرتی ہے اور demand کرتی ہے کہ اس فیصلے کو واپس لے لیں کیونکہ اس میں انڈیا کا بہت زیادہ ہاتھ ہے کیونکہ انڈیا نے پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے پروپیگنڈا شروع کیا کہ پاکستان کو economically diminish کیا جائے کیونکہ اس ورلڈ کپ سے ہم بہت زیادہ بجلی generate کر سکتے تھے۔ ہماری گورنمنٹ اور کرکٹ بورڈ کو چاہیےکہ ورلڈ کمیونٹی کو pursue کرے اور کرکٹ کے جتنے بھی countries ہیں جو 2011 کے ورلڈ کپ شامل ہونا ہے ان سے request کریں اور internally اس طرح سے step لے لیں کہ security کی condition صحیح ہو۔ اس معاملے کو pursue کیا جائے تاکہ ہم میزبانی کے اہل ہو سکیں۔ جناب! Terrorism صرف پاکستان میں نہیں ہو رہا ہے بلکہ یہ سری لنکا میں ہے ، انڈیا میں ہے ۔ یہ terrorism کسی جگہ پر بھی ہو سکتا ہے اسے صرف پاکستان تک محدود کرنا اس ملک کے ساتھ نا انصافی ہے ۔ ہم اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور demand کرتے ہیں کہ اس فیصلے کو واپس لیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی محترم راحیل شیر خان نیازی۔

جناب راحیل شیر خان: شکریہ میڈم سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس resolution کا basic purpose کیا ہے کیونکہ یہ بہت ہی vague اور faulty resolution لگ رہی ہے کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا جو گھر ہے اس میں آگ لگی ہوئی ہے لیکن پھر بھی آپ ہمارے گھر میں آئیں ، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور کھانا کھائیں۔ بنیادی طور پر اگر ہم اس situationکا analysis کریں کہ ICC نے کیوں ایسا فیصلہ کیا ہے؟ ہم یہ چاہ رہے کہ 2011 میں ورلڈ کپ ہمارے ملک منعقد ہو ۔ پہلے آپ دیکھیں کہ جو bomb explosions یہاں روز ہو رہے ہیں ، آپ کے اپنے بچے جو گھروں کے سامنے grounds ہیں وہاں پر جا کر کرکٹ کھیلنے کو تیار نہیں ہیں تو آپ جو international teams ہیں ان کو کیسے safety مہیا کر سکتے ہیں؟ سری لنکا کی ٹیم کے لیے آپ نے میڈیا پر بڑا اچھا بیان دیا تھا کہ ہم جو اپنے پاکستانی کھلاڑیوں کو سکیورٹی دے رہے ہیں وہ سری لنکا ٹیم کو بھی دیں گے۔ اس کے بعد ہم نے کیا دیکھا کہ ان کی پوری بس بھی گولیوں سے چھلنی ہو گئی ۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ لوگ بچ گئے لیکن ہم نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ۔ اس کے بعد تیسری بات یہ ہے کہ جی ابھی پاکستان جن crisis سے گزر رہا ہے ، میرا خیال نہیں ہے کہ this is a right time کہ ہم اس بات پر بحث کریں کہ اس طرح ہونا چاہیے اور اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے عمران خان نے ابھی بات کی کہ پاکستان کو پہلے اس چیز کو swap کر دینا چاہیے تھا کہ اگلا جو future میں ورلڈ کپ ہے اس کو پاکستان میں کرواتے۔ اب تو اس بات کو

سوچنا بھی ٹھیک نہیں تھا۔ ہم اس کے کہ ICC کو criticize کریں ہمیں اپنے ملک کا image بہتر کرنا چاہیے۔
شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ میڈم سپیکر! دنیا میں پاکستان کی جو صحیح میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ میڈم
سپیکر! دنیا میں پاکستان کی جو صحیح perceptions ہیں وہ propagate نہیں ہیں۔ ہمیں سری لنکا کو host
کرنے کی opportunity دی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے ہم اس دی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے ہم اس
opportunity سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکےاور ہمیں ایک last chance ملاتھا ، ہم نے وہ بھی گنوا دیا۔ آپ کا یہ
کہنا بجا ہے کہ ہمیں ICC سے expect نہیں کرنا چاہیے کہ وہ پاکستان میں world cup conduct کروائے گی
اور ہمیں ایسی demand بھی نہیں کرنی چاہیے۔ لہذا میں اس resolution کے movers سے request کروں
گا کہ وہ اس resolution کی wording change کریں اور یہ ICC and PCB سے demand کریں کہ وہ
اس ورلڈ کپ کو ٹرانسفر کر کے اسٹریلیا کر دے اور اگلا جو ورلڈ کپ آئے گا وہ ایشیا میں کروائیں۔ اب یہاں جو
discrimination آئی ہے کہ جو پاکستان میں matches ہونے تھے وہ اب انڈیا کے سپر د کر دیئے گئے ہیں۔ انڈیا
کی condition بھی کوئی پاکستان سے بہتر نہیں ہے وہاں بھی terrorism کے کافی واقعات ہو رہے ہیں۔ یہ چیز
ہے جس سے ہمیں discrimination نظر آتی ہے کہ پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے اور انڈیا کو میچ
دے دیئے گئے ہیں ۔ میرے خیال ہے PCB کو اب force کرنا چاہیے کہ ICC اپنا فیصلے کر تبدیل کر کے
اسٹریلیا کو ورلڈ کپ کی میزبانی دے ۔ آخر میں یہ کہوں گا کہ اس resolution کی wording کو بہتر کریں۔
شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت نہ تو ہمارا حق بنتا ہے after
what happened to Sri Lankan Team اور نہ ہی ہم اچھے لگتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ اس میں ICC کا
قصور ہے یا پاکستان کرکٹ بورڈ کا قصور ہے ۔ بات یہ ہے کہ جب ایک ٹیم کو آپ کو host کرنے کا موقع ملا تھا
اور ان کے اوپر ایک heinous قسم کا attack ہو چکا ہے جس طرح عمران خان صاحب کہہ رہے تھے کہ دنیا
کی کوئی ٹیم پاکستان میں آنے کو تیار نہیں ہو رہی تھی اور جہاں تک بات ہے اسٹریلیا ٹرانسفر کرنے کی ، یہ ورلڈ
کپ اور اگلا ورلڈ کپ move کیا جا سکتا اس کے لیے بھی ہمارا کیس کافی weak ہو چکا ہے cricket is not a
primary problem for us point in time and we should understand what had happened with
Sri Lankan Team. The concerned countries are also not with us. ہمیں اس کو open
heartedly accept کرنا چاہیے بجائے اس کے کہ PCB کو اس کا قصور وار ٹھہرائیں یا پاکستان کرکٹ بورڈ
officials کو یا ICC کو یا انڈیا کو بجائے ایسا کرنے کے we should have the openness and the
government accept کہ اس میں ہمارا قصور ہے۔ We are incapable in providing security to the
visiting teams and we have a problem of grown terrorism and we have a problem of cross border terrorism whether it be from India, whether it be from Afghanistan and until and unless we deal with these problems, we should not think of to host this world cup. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد نور صاحب۔

Madam Dy. Speaker: Now we are running out of time. We have to complete the discussion according to the list on the resolution.

Mr. Waqas Aslam Rana: Madan! Point of order, actually we have an amended form of resolution if you allow me I will read it.

Madam Dy. Speaker: Right.

"This House is of the opinion that Youth Parliament of Pakistan highly deplores the discriminatory decision of ICC which deprived Pakistan to host world cup 2011 and

requests that ICC should consider Australia to host world cup 2011 and provided a chance to Pakistan to host world cup 2015".

Madam Dy. Speaker: May I have the amended version of the resolution before I put it to vote?

Madam Dy. Speaker: No point of order, we don't have time, we have to end the session now. You can put forward your solution to your party and if the consensus is developed we can have an amended form but I already have an amended version and I don't have any information that they further want to amend this resolution.

جناب احمد نور: جناب مجھے بہت افسوس ہوا کہ پارلیمنٹیرین نے ایسی باتیں کیں۔ یہ تو پاکستان کو کچھ اس طرح سمجھ رہے ہیں کہ پاکستان under war ہے ۔ اگر ہم یہاں سے اس طرح کے views generate کریں تو پھر کل ہمارے پاس کوئی بھی نہیں آئے گا کیونکہ یہاں پر کوئی بھی investment نہیں کرے گا۔ یہاں پر جو foreign industrialists ہیں اس طرح ہم ان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ ہمارا ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ کیونکہ آپ کو ہمارے ملک میں terrorism کی وجہ سے خطرہ ہے۔ میڈم! Terrorismصرف پاکستان میں ہی نہیں یہ لند ن میں بھی ہو سکتی ہے ، یہ تو کہیں بھی ہو سکتی لیکن اس طرح کہہ کر ہم اپنے ملک کے interestکے خلاف بات کر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد نور صاحب پہلے آپ سب کی بات سن لیجیے then before I put it to vote you can always give clarifications. Yes, Niaz Mustafa.

جناب نیاز مصطفی: میڈم ! یہاں پر باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم under war ہیں ۔ کیا یہ officially طور پر accepted ہے کہ ہم لوگ under war ہیں؟ ہم امریکہ میں جا کر بتا رہے ہیں کہ ہم under war ہیں اور ہمیں پیسے دیں۔ ان کا President کہہ رہا ہے پھر بھی ان کو پتا نہیں ہے ۔ دوسری بات جو بڑ ی absurd قسم کی ہے وہ یہ نظر آ رہی ہے کہ کہہ رہے ہیں کہ ورلڈ کپ یہاں ہونا چاہیے تھا : وہ یہاں نہیں ہو رہا ۔ ہم اپنے لوگوں کو اور باہر سے لوگوں کو بلا کر مروا کر ملکوں کے ساتھ تعلقات خراب کرنا چاہتے ہیں ، اس طرح یہ اپنے ملک کا بیڑا بالکل غرق کرنا چاہ رہے ۔ ایک عام visitor یہاں آنے سے ڈرتا ہے جو پاکستان کا visit کرنا چاہتا ہے ۔ ہمارے اپنے politicians کو اتنی security فراہم کر دی گئی ہے اور ان اتنا threat ہے کبھی بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ پھر بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ پوری ٹیم لے کر یہاں آ جائیں۔ اس طرح تو ملکوں کے درمیان war شروع ہو سکتی ہے ۔ یہ جو سری لنکا مسئلہ بنا مجھے تو اس وقت بھی ایسے feel ہو رہا تھا کہ ہمارے diplomatic relations تا زندگی ہی ختم نہ ہو جائیں جب تک پاکستان اور سری لنکا ہے اگر ان کی ٹیم ماری جاتی ۔ ایسے موقعے پر اندر سے بھی ایسے الزامات لگنا شروع ہو جاتے ہیں کہ security کا انتظام مکمل نہیں تھا ۔ میڈم! ان حالات میں اس قسم کی demand کرنا اور وہ بھی Youth Parliament کے فورم سے یہ بہت افسوسناک ہے اور اس پر مزید بات ختم کر دینی چاہیے اور اس کے بارے میں کوئی اچھی resolution لانی چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ ۔ جی ماریہ اسحاق۔

محترمہ ماریہ اسحاق: میڈم! شکریہ ۔ اس resolution کے movers ہیں انہوں نے ایک اچھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں یہ سمجھ پا رہی ہوں کہ اگر پاکستان اس چیز کو condemn کرتا ہے تو کس چیز کو condemn کرے، کیا ICC association کو condemn کرے، سری لنکا کی ٹیم پر جو attacks ہوئے اس کو condemn کرے ۔ پاکستان میں جو حالات ہیں ان کو condemn کرے یا PCB کو condemn کرے۔ کرکٹ کی جو صورتحال ہے اس کے بارے میں دو تین دن پہلے یہ آیا تھا کہ جو cricketers ہیں ان کا morale بہت نیچے آ چکا ہے جس کی وجہ سے وہ matches ہار رہے ہیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ matches جیتیں تاکہ پتا چلے کہ ان کے اندر potential ہے کہ جتنا ان کے اوپر پیسہ لگایا جا رہا ہے اور انہیں security مہیا کی جا رہی ہے اور ان کا خیال رکھا جا رہا ہے وہ اس کے لائق ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ جو

terrorist attacks ہوئے تھے لائبرٹی کراس کے اندر ، پانچ گھنٹے تک بہت channels کے اوپر وڈیو چلا جا رہی تھی کہ وہ بھاگ رہے ہیں اور پھر ان کے متعلق مختلف خبریں آتی رہیں لیکن پولیس ان کو نہیں پکڑ پائی۔ یہ خبر بھی چلے کہ ان کے پاس bombs تھے یا کچھ اور بھی weapons ہیں ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہماری اپنی security agencies اس وقت کیا کر رہی تھیں۔ ایسے حالات میں جب ایک عام شہری بھی باہر جانے سے ڈرتا ہے ، اس کو یہ پتا نہیں کہ وہ باہر جا رہا ہے تو وہ واپس سلامت گھر آئے گا یا نہیں۔ ان حالات میں ہم کیسے expect کر سکتے ہیں کہ کوئی باہر سے ہمارے ملک کے اندر آئے گا تو سلامت رہے گا۔ یہاں جتنے بھی Youth Parliamentarians نے باتیں کی ، ان کا بھی یہی موقف تھا جہاں تک میں سمجھتی ہوں جو یہ matches ہو رہے ہیں ، میری معلومات کے مطابق سات matches پاکستان میں ہونے تھے وہ اب انڈیا میں ہوں گے اور یہ ساری investment اب انڈیا میں ہو گی ۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ جو 2015 میں matches ہو رہے ہیں یا جو اس کے بعد matches ہو رہے ہیں ان کے لیے ہماری strategies کیا ہیں۔ صرف کرکٹ ہی نہیں ہے بلکہ جو ہمارا مسئلہ ہے وہ national security, national interest in the long term کرکٹ کے علاوہ اور بھی بہت سے مسائل ہیں جن کے ساتھ ابھی پاکستان نے لڑنا ہے۔ شکریہ ۔

جناب وقاص اسلم رانا : میڈم! دونوں parties نے ایک consideration کے بعد ایک amended text ہے .that I will read out جو ابھی تک debate ہوئی ہے اس میں میرے خیال میں یہی کچھ کہا گیا ہے ۔

جناب عمیر ظفر ملک: میں ایک اور suggestion جو یہاں پر دینا چاہتےہوں وہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ swap اسٹریلیا کے ساتھ، ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ جو ہمیں rights revenue اکٹھا کرنے کے پاکستان میں ہیں وہی rights دبئی میں کھیل کر حاصل کر لیے جائیں تاکہ ہم اپنے revenue generate کر سکیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد بجار صاحب۔

جناب سفیان احمد بجار: میڈم سپیکر! اس change کے ساتھ یہ resolution تھوڑی سے زیادہ acceptable form میں آ گئی ہے لیکن میرا ابھی بھی یہی خیال ہے کہ جو راجہ صاحب نے recommendation دی ہے ہمیں تھوڑا سا near term کے اندر سوچنا چاہیے، long term کے اندر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ 2011 کی بجائے 2015 میں کر لیں لیکن پاکستان جیسے ملک میں خاص طور پر آج کل کے حالات میں آپ اتنی long term break نہیں رکھ سکتے، میرے خیال میں آپ کو pragmatic ہونا چاہیے اور آپ کو جو current suggestions آرہی ہیں ان کو forego نہیں کرنا چاہیے اور میرے خیال میں جہاں تک یہ بات ہے کہ آپ 2015 کے لیے کہہ رہے ہیں، ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا وہ ٹیمیں 2015 میں بھی پاکستان آنا چاہیں گی یا نہیں۔ پہلے بھی 1996 میں ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا نے سری لنکا جانے سے refuse کر دیا تھا تو پھر کیوں ہم اپنے آپ کو ایک embarrassing situation میں ڈال رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک alternative موجود ہے we successfully hosted a series against Australia recently. اس کے اندر ہماری اچھی revenue generate ہوئی ہے تو I think we should think over for alternative venue and we must consider this suggestion.

معزز ممبر: پوائنٹ آف آرڈر میڈم سپیکر! میں یہ propose کروں گا کہ resolution کے اندر ICC کے decision کو condemn ہمیں کسی صورت میں بھی نہیں کرنا چاہیے نہ اس کو discriminatory کہنا چاہیے۔ جب ایک ٹیم پر life threatening attack ہو جاتا ہے تو then you cannot say کہ ICC discriminatory attitude اپنا رہی ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ آپ کسی کو تھپڑ ماریں اور وہ آگے سے آپ کو کچھ کہے تو آپ کہیں کہ میرے ساتھ discrimination ہو گئی ہے۔ We should not behave immaturely, we should understand کہ اس کے concerns کیا ہیں اور یہ بڑے valid concerns ہیں and they have some reasons in this behalf تو ٹھیک ہے یہ دبئی والا option بھی کریں، دوسرا option بھی کریں لیکن ICC کے فیصلےکو condemn نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں condemnable or discriminatory کہنے کا نہ کوئی جواز ہے اور نہ مہذب قوموں کے ساتھ آپ اس طرح کا behaviour اختیار کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: میڈم سپیکر! مجھے بہت افسوس ہوا کہ ایک فاضل دوست نے کہا کہ 2015 میں پتا نہیں پاکستان کا کیا ہو گا تو یہ highly inspired western media کی وجہ سے ہے کہ پاکستان کو خطرہ ہے، پاکستان ٹوٹنے والا ہے میرے خیال میں یہ اسی پر believe کرتے ہیں۔ میڈم سپیکر! پاکستان کو کچھ نہیں ہونے والا۔ کسی چیز کو اتنا exaggerate نہیں کرنا چاہیے۔ میڈم سپیکر! ایک اور پوائنٹ جو وقار نیر صاحب نے اٹھایا کہ شروع ہی سے ICC آپ کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ سری لنکا ٹیم پر انڈیا نے attack کروایا اور اس کی behest پر ICC کو pursue کیا کہ پاکستان کو اس سے محروم کیا جائے اور اس میں انڈیا کی بہت lobbing ہے۔ اس لیے ہم request کریں گے اور اس کو condemn بھی کرنا چاہیے کیونکہ شروع ہی سے ICC نے ہمارے ساتھ کوئی اچھا behave نہیں کیا اور کئی موقعوں پر ہمارے ساتھ discriminatory attitude اپنایا۔ یہ بھی ہمارے خلاف ایک discriminatory decision ہے۔ ابھی ایشیا کپ اسٹریلیا میں ہونا چاہیے اور 2015 میں ہمیں منعقد کرنے کا موقع دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب معزز ممبر: پوائنٹ آ ف آرڈر میڈ م سپیکر! آپ کے پاس جو amended version آپ کے پاس پہنچا ہے ، اس بارے میں میں یہ request کرنا چاہوں گا کہ اس میں سے جو word 'discriminatory' ہے اسے squash کردیا جائے کیونکہ جو ممبران کا خیال ہے کہ discriminatory word controversial ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر Leader of the Opposition and Leader of the House agree کریں تو اسے squash کر دیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Dy. Speaker: Now I put the resolution to the House. It has been moved that "this House is of the opinion that Youth Parliament of Pakistan highly deplores the decision of ICC which deprived Pakistan to host world cup 2011 and request that ICC should consider Australia to host 2011 world cup and provide a chance to Pakistan to host Cricket World Cup in 2015."

(The motion was rejected)

Madam Dy. Speaker: The motion stands rejected. The next item on the agenda today is resolution by Ms. Sofia Saeed.

Ms. Sofia Saeed: I beg to move the following resolution:

"This House is of the opinion that Pakistan Cricket Board (PCB) should organize a number of tournaments on domestic level by involving sponsors, departments and all the concerned parties to save the whole structure of cricket".

یہ کرکٹ کا problem رہا ہے کیونکہ اس وقت کوئی بھی international team پاکستان میں آنے کو تیار نہیں ہے ۔ اب سری لنکا کی ٹیم کے اوپر attack کے بعد کوئی بھی ٹیم پاکستان آنے کو تیار نہیں ہے، ہم ان کو کوئی security کی assurance بھی نہیں دے سکتے ۔ بینادی طور پر جو کرکٹ کا ایشو ہے اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ ہم دبئی، ابوظہبی وغیرہ میں matches کھیل سکتے ہیں۔۔

Madam Dy. Speaker: Order in the House. Please listen to the mover of the resolution because then you have a lot of questions if you don't clearly listen to the mover at this moment again there would be unnecessary debate.

محترمہ صوفیہ سعید: کرکٹ ٹورنامنٹ کے لیے ایک solution تو یہ ہے کہ ہم دبئی اور ابوظہبی میں اسے organize کر سکتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم domestic level کے جو matches ہیں ان کو بھی organize کرنا چاہیے PCB کے through تو اس سے کھلاڑیوں کا اور پبلک کا morale بڑھ سکے گا۔ ہمارا مسئلہ تو یہ ہے کہ terrorism ہمارے گھر میں feed ہو رہا لیکن جتنا ہو سکے ہم کرکٹ کو اس سے بچانے کے لیے کچھ کریں اور اس طرح کے solution ہمیں ڈھونڈنے چاہییں ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی سید وقاص۔

سید وقاص احمد: میڈم ! کرکٹ کے حوالے سے جو بات ہوئی اس میں ایک suggestion یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان domestic سطح پر ٹونٹی ٹونٹی کا میچ ہو سکتا ہے ۔ اس کے بعد جو inter-departmental ہے اس میں suggestion یہ ہے کہ پی آئی اے ، واپڈا اور پاکستان کی بڑی بڑ ی companies ہیں ان کو chance دیا جائے کہ وہ آگے اپنے players لے کر آگے آئیں اور ایک incentive دیا جائےپاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کے جو main stars, players ہیں ان پر ایک compulsion ہونی چاہیے کہ وہ سال میں at least ایک دفعہ ان tournaments میں شریک ہوں، اس میں حصہ لیں تاکہ بہت سے sponsors آئیں ۔ اس کے علاوہ جو انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کی بات ہے ، وہ آپ دبئی کروائیں یا لندن میں تو پاکستان کو وہ advantage ہر گز نہیں ہو سکتا جو اس کی home series or home grounds پر ہو سکتا ہے ۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ اگر کرکٹ کے matches یہاں نہ ہوتے رہے اور باقی ٹیمیں نہ آتی رہیں تو ایک دن ایسا آئے گا کہ کرکٹ کی حالت وہی ہو جائے گی جو آج ہاکی کی ہے Almost it will go down, inter-departmental- میں schools, colleges even gross root level سے آپ کو اسے start کرنا پڑے گا ، channelise کرنا پڑے گا۔ میاں داد نے گورنمنٹ کو ایک advice کی تھی کہ میں ایک ایسا fool proof security system دینے کو تیار ہوں تو government should take his views into consideration and it may bring some good results.

میڈم ڈپٹی سپیکر : جی عمیر فرخ راجہ ۔

جناب عمیر فرخ راجہ: شکریہ میڈم سپیکر! اس resolution کے اندر بات کی گئی ہے to organize a number of tournaments on district level تو میں یہاں پر suggestion دینا چاہوں گا کہ اس وقت بھی جو district level پر tournaments ہوتے ہیں وہ department basis کے بھی ہوتے ہیں اور district basis دونوں پر ہوتے ہیں ۔ اس کے اندر آپ کے پاس ایک تو national cricket championship آتی ہے ، اس میں one day cricket بھی ہوتی ہے اور twenty – twenty matches بھی ہوتے ہیں ۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ یہ resolution تھوڑی سی vague ہے ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیا چاہتے ہیں ؟ گورنمنٹ کے علاوہ بھی کس طرح سے tournaments منعقد کرائے جائیں ، ان کی format کیا ہوگی اور وہ کیا purpose serve کریں گے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا جو district level کا جو standard ہے وہ سب کو پتا ہے ۔ اگر ہمیں international cricket کا exposure نہیں ملے گا ، اگر ہمارے کھلاڑیوں کو international cricket matches کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا تو پھر ہم اسی standard کے اندر محدود ہو کر رہ جائیں گے ۔ ماضی میں بھی دیکھا گیا کہ جتنے بھی great cricketers بنے ہیں وہ چھوٹی عمر سے ہی domestic level سے کھیلنا شروع کیا ہے اور وہ international cricket teams میں شامل ہوئے اور تبھی ان کے talents میں نکھار آیا ۔ ضرورت اس چیز کی ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ district پر concentrate کریں آپ ایسے طریقے اور option لے کر آئیں کہ آپ کے پاس زیادہ سے زیادہ international cricket matches کھیلنے کا موقع ہو چاہے وہ اپنے home پر ہو ، چاہے وہ کہیں اور ہو۔ اب تو ظاہری بات ہے کوئی بھی ٹیم پاکستان میں کھیلنے کی حامی نہیں بھرے گی لیکن دبئی ، ملیشیا اپنے grounds provide کر نے کی offer دے چکا ہے ، اس کے علاوہ جو پاکستان اور آسٹریلیا کی جو test series ہو رہی ہے وہ انگلینڈ کے اندر ہو رہی ہے اور اس کے کافی حد تک معاملات طے پا گئے ہیں اور جتنے بھی homes rights ہوتے ہیں وہ سارے ہمیں مل جائیں گے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس کے اوپر زیادہ concentrate کریں ۔ جہاں تک Pakistan Cricket League کی بات ہے تو جو ہمارے پرانے چیئرمین تھے ڈاکٹر نسیم اشرف انہوں نے بھی اسی طرز کا ایک فارمولا پیش کیا تھا ۔ آپ کے جو اپنے domestic players ہیں وہ تو پہلے ہی national twenty-twenty matches کھیل رہے ہیں اگر آپ پاکستان کرکٹ لیگ کے لیے کوئی نیا format بنا رہے ہیں تو اس کے لیے آپ کو نئی چیزیں پیدا کرنی پڑیں گی اس میں آپ کے international players کا ہونا ضرور ی ہے ۔ International team ویسے بھی آنے سے انکاری ہے تو ہمارے international cricket players کیسے آگے کھیل سکیں گے۔ یہ بات میں سمجھنے میں قاصر ہوں۔

Madam Dy. Speaker: Ms Sofia let them speak and put it to vote you can clarify all questions. Yes, Dr. Allah Ditta Tahir.

جناب اللہ دتہ طاہر: شکریہ میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو میں بات کرنا چاہوں گا کہ ہماری Green Party ممبران کو شاید کوئی نظر لگ گئی ہے کیونکہ انہیں ہر resolution vague نظر آتی ہے ۔ چلو کوئی بات نہیں اگر یہ vague ہے تو میں تھوڑا سا اسے clarify کرنے کی کوشش کروں گا کہ ایک تو اس میں domestic کی بات ہوئی ہے اور اس کو international سے connect نہ کیا جائے۔ چلیں domestic پر ہی بات کر لیتے ہیں کیونکہ international level پر آپ کہتے ہیں 2015 میں بھی ممکن ہے یا نہیں ۔ محترمہ سپیکر ! پاکستان کرکٹ بورڈ کے اندر جو activities ہیں اس میں domestic and international cricket کو deal کیا جاتا ہے ۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں further 5 categories ہیں ۔ میں ذرا سا اس کے متعلق بتانا چاہوں گا کہ ایک تو فسٹ کلاس ٹورنامنٹ ہوتے ہیں then one day and other tournaments, youth tournament, women cricket and school cricket ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ دوبارہ اپنا image بہتر کر سکیں اس کے لیے ہمیں international cricket کے لیے دوسروں ملکوں کی توجہ دوبارہ اس طرف دلائیں اور ہمیں اپنی domestic cricket کو ہر صورت میں up to the mark strong کرنا ہو گا۔ جہاں تک sponsors اور partners کو involve کرنے کی بات ہے تو مختلف قسم کے PCB already partners and sponsors کے ساتھ registered ہیں۔ اس میں advertising partners ہیں، جس میں ARY Digital ہے ، FM-107 اور ten sports ہے اور دوسرے ہیں ، advertising سے national Teem, Pepsi وغیرہ sponsors ہیں اور other sponsors ہیں جن میں ABN Amro, American Express, World Call ہیں ۔ اگر ہم مزید regional level پر کوئی set up بنائیں کہ دنیا کی نظریں دوبارہ ہم attract کر سکیں۔ ہمارا جو image خراب ہوا ہے اس کو بہتر کرنے کے لیے میں recommendations دوں گا جیسے Mobiling PCP کے ساتھ registered ہے اور جو دوسری cellular services ہیں جیسے Telenor, Warid, Zong ہے ان کو registered کیا جائے ۔ اس کے علاوہ نہ چند sponsors پر rely کیا جائے ، ہمارے ہاں textile group ہے fertilizer group and pharmaceutical group ہے ۔ اس کے علاوہ banking sector ہے ۔ ہمیں اس قسم کے اداروں سے sponsors لے کر اپنی domestic cricket کو strong کیا جائے اور اس کے بعد international level کی طرف توجہ دی جائے۔ ملکی حالات انشاء اللہ ٹھیک ہوں گے ۔ اگر ہم اس قابل نہیں ہیں کہ security reasons کی وجہ سے 2011 World Cup کو host نہیں کر سکتے ۔ اس سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ملک سے کرکٹ کو ملک سے بالکل ختم کر دیں جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ گلی میں جو بچے کھیل رہے ہوتے ہیں وہ اب نہیں ہیں۔ ہم کم از کم اپنی youth کو تو اس level پر promote کر سکتے ہیں۔ یہ میری recommendations ہیں ۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی نشاط کاظمی صاحب۔

جناب ایس ایم نشاط الحسن کاظمی: بہت شکریہ میڈم سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو یہاں پر کرکٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے ، میرے خیال میں یہ domestic structure کی بات ہو رہی ہے ۔ میرے خیال میں اس میں شک کرنے کی کوئی بات نہیں ہے انہوں نے بڑی اچھی resolution place کی ہے ۔ I have some additional comments کیونکہ میں کہنا چاہوں گا particularly in the case of involvement of sponsors. we cannot understand کہ PCB کا status کیا ہے ۔ PCB ایک institution ہے جس کو formally President of Pakistan patronize کرتے ہیں ۔ ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ جو بھی funds sponsors کی مد میں PCB لیتا ہے اس کا ایک proper audit ہونا چاہیے جس کو Public Accounts Committee کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ ہم یہ دیکھتے رہےہیں کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی کوئی monitoring نہیں ہے کسی بھی طریقے سے جہاں سے پیسے لیے جا رہے ہیں وہ کس طرح spend کیے جا رہے ہیں ، اس کا کوئی ریکارڈ بھی موجود نہیں ہے۔ اس میں further involvement of sponsors ہونا چاہیے۔ At the end in good faith it is absolutely Ok and everything will be in order. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی آفسانہ افسر۔

محترمہ آفسانہ افسر: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس قرار داد میں جہاں تک کرکٹ کو promote کرنے کے لیے جو domestic level پر اسے organize کرنے کی جو بات کی گئی، میرے خیال میں ہمیں اور tools کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا ۔ اگر ہم اسے promote کرنا چاہتے ہیں اور دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں کرکٹ کے لیے ایک environment ہے اور دوسری sports کے لیے تو اس میں ہم میڈا کو بھی as a tool use کر سکتے ہیں کیونکہ جب بھی کوئی match پاکستان میں یا پاکستان سے باہر organize ہوتا ہے تو ان matches کو channalise کیا جاتا ہے ، دوسرے ملکوں تک پہنچایا جاتا ہے تو اس میں بھی ایک perception develop ہو جاتی ہے ۔ ہم یہاں پر یہ perception develop کرنا چاہ رہے ہیں کہ کرکٹ کو as a game Pakistan سے ختم نہیں ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں ہم دوسری faculties کو بھی use کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی چوہدری عثمان احمد ۔

چوہدری عثمان احمد: میڈم سپیکر! بہت اچھا resolution آیا ہے ہم اس کی support کرتے ہیں ۔ تھوڑے سے کچھ ایریاز ہیں جن کو میں highlight کرنا چاہوں گا ، ایک تو ہماری کرکٹ میں جس چیز کو discourage کرنے کی ضرورت ہے دہ اداروں کی involvement ہے جس کی وجہ سے domestic cricket کو بہت نقصان ہوا ہے ۔ ہمیں regional cricket کو promote کرنا چاہیے۔ اس regional word کو اگر اس قرار داد میں incorporate کیا جا سکے تو کر لینا چاہیے۔. I will be personally very happy ابھی میرے ایک فاضل ممبر point out کر رہے تھے کہ اگر کوئی کمی ہے تو وہ regional cricket کی کمی ہے۔ ہماری Selection Committee کی accountability ہونی چاہیے ۔ کسی کا بھانجا؛ بھتیجا domestic cricket میں کھیلتا ہوا نظر نہیں آنا چاہیے اور اگر وہاں پہنچ جاتا ہے تو through proper channel, screening کے through اس کو نیشنل کرکٹ میں پہنچنا چاہیے ۔ عمران خان کی زبان کی بات ہے کہ انضمام کو میں نے personally لاہور کے کسی ground میں net practice کرتے ہوئے دیکھا and I just observe something within ten to fifteen minutes اور میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس کو کہا کہ you are playing next Cup World i.e. 1992. بہت سے لوگ میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ he is a tested player, he is blocked here آپ اس کو نہ آزمائیں لیکن اگر اس وقت عمران خان انضمام کو نہ پرکھتے by chance it was happened تو آج ہمیں ایک greatest player in the history of cricket آج available ہی نہ ہو سکتا۔اسی طرح مصباح الحق ایک ایسا ورلڈ کلاس پلیئر ہے جو اتنی late stage of his age national cricket میں inter ہو سکا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا domestic level پر جو recommendations ہیں اس میں transparency نہیں ہے ۔ دوسرا ہماری پاکستان کے سٹیڈیم کا بہت فقدان ہے ۔ اگر ہم یہاں سے کچھ کلومیٹر پر بنے ہوئے پنڈی سٹیڈیم کا حال دیکھ لیں تو ہمیں شرم آئے گی کہ ہمیں اسے international cricket stadium کہتے ہیں۔ میرے نالج میں ملتان کرکٹ سٹیڈیم کے علاوہ پچھلے دس سال کے اندر کوئی کرکٹ سٹیڈیم construct نہیں ہوا جب کہ PCB کے بڑے بڑے Chairmen کے نام شامل ہیں۔ تیسرا میں یہاں Geo Supper کی contribution کو ضرور acknowledge کروں گا جو انہوں all domestic sports کو support کیا ہے اسے live دکھا کر اور recording show کر کے اور especially domestic cricket کو، regional cricket کو اس نے promote کیا ۔ تھوڑا سا unfortunate ضرور لگا ، پاکستان اور آسٹریلیا کی کرکٹ series کو نہیں دکھایا گیا، انڈین پریمیر لیگ کو expose زیادہ کیا گیا ، اس سے ہماری expectations کچھ زیادہ تھی ۔ بہرحال اس کی contribution اپنی جگہ پر ہے ۔ شکریہ۔

Madam Dy. Speaker: Now I put the resolution before the House. It has been moved that “this House is of the opinion….

Ms. Sofia Saeed: Point of clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی مس صوفیہ۔

محترمہ صوفیہ سعید: میڈم سپیکر: میں دو تین points پر بات کرنا چاہوں گی ۔ ایک بات تو یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ departmental cricket کو نہیں ہونا چاہیے، آپ تھوڑا سا focus سے deviate کر گئے ہیں ۔ اس قرار داد کے ذریعے کرکٹ میں جو flaws ہیں ان کے متعلق ہم بات کر سکتے ہیں۔ یہاں پر domestic cricket کی بات ہو رہی تھی تو یہ ایک essential exercise ہے ۔ اگر آپ departmental cricket کی بات کر تے ہیں تو ہاکی بھی آپ کے ملک میں اسی لیے ختم ہوئی کہ آپ نے departmental hockey کو ختم کر دیا۔ آپ نے neutral grounds کی بات کی کہ وہاں matches کراتے ہیں تو ہمیں proper home rights series کے ملتے ہیں اور monetary benefits بھی ملتے ہیں۔ ابھی جو ہماری series میں gap آیا تھا وہ صرف اسی لیے تھا کہ ہم expect نہیں کر رہے تھے کہ بی ٹیمز پاکستان نہیں آئیں گی جس کی وجہ سے ساری homes series cancel ہو گئی تھیں۔ اب تو یہ clear ہو گیا ہے کہ کوئی ٹیم پاکستان نہیں آئے گی تو ہم پہلے سے series کو neutral venues پر organizeکر کے رکھیں گے۔ لہٰذا اب series neutral venues پر ہوں گی اور ہم ان سے monetary benefits بھی حاصل کریں گے۔ اس سپورٹ کو popular بنانے کے لیے اور اس کا جو pattern ہے اس کو intact کرنے کے لیے جو چیز بہت اہمیت کی حامل ہے وہ crowd کی involvement ہے ۔ ابھی ہمیں اس کی ضرورت ہے ۔ ابھی جو domestic level کے ٹورنامنٹس کے لیے twenty – twenty cricket tournaments یہ بہت اہم tournaments ہیں اس کو media پر بہت زیادہ expose کیا جائے اور ان کو commercial level پر منعقد کروائیں اور کچھ نئے tournaments introduce کروائیں تو اسے سے ہم اپنے crowd کو attract کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Dy. Speaker: Thank you Sofia. Now I put the resolution before the House. It has been moved that “this House is of the opinion that Pakistan Cricket Board should organize a number of tournaments on domestic level by involving sponsors, departments and all the concerned parties to save the whole structure of cricket.”

(The motion was carried)

Madam Dy. Speaker: The resolution is adopted. The last item on the agenda today is a calling attention notice by Mr. Usman Ali.

Mr. Usman Ali: I invite the attention of the honourable Prime Minister to allow the non custom vehicles for shifting IDPs of Swat and to leave the premises of Malakand agencies on temporary basis by issuing them emergency passes.

میڈم سپیکر! آج کل جو IPDs کا معاملہ چل رہا ہے اور ان کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہاں پر transport available نہیں ہے اور in Swat and Malakand 80% vehicles were non custom paid جو کہ سوات اورمالاکنڈ ایجنسی میں illegally move کرسکتے تھے مگر مالاکنڈ کے ایریے سے باہر نہیں نکل سکتے تھے ۔ اب چونکہ ایک نئی صورتحال develop ہو گئی ہے تو میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ ان کو emergency passes issue کر کے مالاکنڈ سے باہر نکلنے کی اجازت دی جائے۔ اس سے یہ ہو گا کہ لوگوں کو وہاں سے باہر نکلنے میں آسانی ہو گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ گاڑیاں سوات میں رہ گئیں تو طالبان یا تو ان پر قبضہ کر لیں گے اور اگر قبضہ نہیں کریں گے تو اس operation میں ان کے damage ہونے کا بھی خطرہ ۔ میں حکومت سے یہی کہوں گا کہ وہ اس ضمن میں وہاں کے لوگوں کو help out کریں۔ شکریہ۔

Madam Dy. Speaker: I would request the Youth Prime Minister to make a brief statement about this.

Mr. Ahmed Ali Babar: Thank you Madam Speaker.

میں اپنے بھائی عثمان علی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنے بڑے اہم ایشو کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی کہ سوات سے باہر نکلنے کا واحد ذریعہ transport ہے اور non custom paid vehicles کا پاکستان کے لاء کے مطابق ایسی گاڑیاں move نہیں کر سکتیں لیکن اس صورتحال میں جب لوگوں کو life threat ہے اور ان کی

زندگی خطرے میں ہے تو میں اس کے حق میں ہوں اور یہ بات میڈیا پر بھی آ گئی ہے کہ ان لوگوں کو اس ضمن میں اجازت ملنی چاہیے اور وہ گاڑیاں مالاکنڈ ڈویژن سے باہر لے کر جا سکیں تاکہ ان کی زندگی بچ سکے۔ شکریہ۔

Madam Dy. Speaker: With this, session is adjourned till 10.00 A.M. tomorrow i.e. 10th of May 2009. This is announced by the Secretariat that immediately after this all of the committees have their meetings.

[The House was adjourned to meet again at 10.00 a.m. on 10th of May 2009]